سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2003

جمعۃ المبارک، 21۔ مارچ 2003

(یوم الجمع، 17۔ محرم الحرام 1424ھ)

چودھویں اسمبلی : ساتواں اجلاس

جلد 7

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ساتواں اجلاس

جمعۃ المبارک' 21 مارچ 2003

جلد - 7

نمبر شمار		صفحہ
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2-	ایجنڈا	3
3-	ایوان کے عہدے دار	5
4-	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	9
5-	چیئرمینوں کا پینل	10
6-	امن عامہ کی صورتحال پر عام بحث کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 231 کے تحت قاعدہ 32 کی معطلی کی تحریک	12

سرکاری کارروائی

7-	امن عامہ پر عام بحث	16
8-	مرحومین کے لئے دعائے مغفرت	55
9-	امن عامہ پر عام بحث ---(جاری)	56
10-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	151

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

11 مارچ 2003

No . PAP-Legis-1(36)/2003/444 . The following Order , made by the Speaker , Provincial Assembly of the Punjab , is hereby published for general information -

"In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I, **Ch Muhammad Afzal Sahi, S*peaker***, Provincial Assembly of the Punjab , do hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 21 March 2003 at 3 00 p m at Assembly Chambers, Lahore "

Dated Lahore,
the 11 March 2003

(CH MUHAMMAD AFZAL SAHI)
Speaker

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 21 ۔مارچ 2003

(سہ پہر 3-00 بجے)

1۔ سوالات (محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2۔ سرکاری کارروائی

امنِ عامہ پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

1 - ایوان کے عہدیدار

(1)	جناب سپیکر	،	چودھری محمد افضل ساہی
(2)	جناب ڈپٹی سپیکر	،	سردار شوکت حسین مزاری
(3)	قائد ایوان	،	چودھری پرویز الٰہی
(4)	قائد حزب اختلاف	،	جناب قاسم ضیاء

2 - چیئرمینوں کا پینل

(1)	سردار حسن اختر موکل	،	پی پی - 180
(2)	جناب محمد عظیم گھمن	،	پی پی - 131
(3)	راجہ ریاض احمد	،	پی پی - 65
(4)	محترمہ نسیم لودھی	،	ڈبلیو - 298

3 - کابینہ

(1)	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی/ وزیر قانون و پارلیمانی امور*
(2)	جناب محمد ارشد خان لودھی	:	وزیر زراعت
(3)	چودھری محمد اقبال	:	وزیر خوراک
(4)	سید اختر حسین رضوی	:	وزیر محنت و افرادی قوت
(5)	میاں عمران مسعود	:	وزیر تعلیم
(6)	چودھری ظہیر الدین خان	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
(7)	جناب گل حمید خان روکھڑی	:	وزیر مال۔ ریلیف و اشتمال
(8)	ڈاکٹر محمد شفیق چودھری	:	وزیر آبکاری و محصولات
(9)	جناب مناظر حسین رانجھا	:	وزیر کالونیز
(10)	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر کانیں و معدنیات
(11)	چودھری عامر سلطان چیمہ	:	وزیر آبپاشی و قوت برقی
(12)	رانا شمشاد احمد خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ
(13)	کرنل (ریٹائرڈ) ملک محمد انور	:	وزیر امداد باہمی

یہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB-II/2-3/2002 مورخہ 31۔ جنوری 2003' وزارت قانون و پارلیمانی امور کا ئی چارج دیا گیا

(14)	جناب خادم حسین وٹو	
	المعروف محمد اختر خادم	: وزیر زکوٰۃ و عشر
(15)	جناب حسین جہانیاں گردیزی	: وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
(16)	ڈاکٹر طاہر علی جاوید	: وزیر صحت
(17)	مخدوم اشفاق احمد	: وزیر تحفظ ماحولیات
(18)	جناب محمد اجمل چیمہ	: وزیر صنعت
(19)	سید رضا علی گیلانی	: وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
(20)	سید ہارون احمد سلطان بخاری	: وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
(21)	جام محمد ہاشم گیجہ	: وزیر بہبود آبادی
(22)	ڈاکٹر اشفاق الرحمان	: وزیر جنگلات و ماہی پروری
(23)	سردار حسنین بہادر دریشک	: وزیز خزانہ
(24)	میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر سیاحت
(25)	چودھری شوکت علی بھٹی	: وزیر ثقافت و امور نوجوانان
(26)	سردار نعیم اللہ خان شاہانی	: وزیر کھیل

4 ۔ ایڈووکیٹ جنرل

سید شبر رضا رضوی

5 ۔ ایوان کے افسران

(1)	سیکرٹری	:	ڈاکٹر سید ابو الحسن نجمی
(2)	ایڈیشنل سیکرٹری-I	:	جناب سعید احمد
(3)	ایڈیشنل سیکرٹری-II	:	جناب قدیر حسین قیصر
(4)	ڈپٹی سیکرٹری (قانون سازی)	:	ملک مقصود احمد

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس)

جمعۃ المبارک' 21 - مارچ 2003

(یوم الجمع' 17- محرم الحرام' 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم٥

بسم اللہ الرحمن الرحیم٥

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا
نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم
بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم
منہا کذلک یبین اللہ لکم ایتہ لعلکم تہتدون ﴿۱۰۳﴾ ولتکن
منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون
عن المنکر واولئک ہم المفلحون٥

پارہ ,4' سورۃ آل عمران آیات, 103' 104

اور اللہ کی رسی سب مل کر مضبوط تھامے رہو اور باہم نااتفاقی نہ کرو اور اللہ کا یہ انعام اپنے اوپر یاد رکھو کہ جب تم (باہم) دشمن تھے تو اس نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی سو تم اس کے انعام سے (آپس میں) بھائی بھائی بن گئے اور تم دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا' اس طرح اللہ اپنے احکام کھول کر سناتا رہتا ہے تاکہ تم راہ یاب رہو٥ اور ضرور ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت رہے جو نیکی کی طرف بلایا کرے اور بھلائی کا حکم دیا کرے اور بدی سے روکا کرے اور پورے کامیاب یہی تو ہیں٥

وماعلینا الاالبلاغ٥

چیئرمینوں کا پینل

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز۔ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

(اس مرحلہ پر رانا ثناء اللہ خان ایوان میں تشریف لائے تو معزز ممبران حزب اختلاف نے ان پر گل پاشی کر کے ان کا استقبال کیا)

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ قواعدِ انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے چار معزز اراکین پر مشتمل بحسبِ ترتیب و تقدیم ذیل صدر نشینوں کی جماعت تشکیل فرمائی ہے۔

1۔ سردار حسن اختر موکل پی پی- 180

2۔ جناب محمد عظیم گھمن پی پی- 131

3۔ راجہ ریاض احمد پی پی- 65

4۔ محترمہ نسیم لودھی ڈبلیو- 298

جناب سپیکر: جی' رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ جناب سپیکر! شعر ہے کہ،

بول کہ لب آزاد ہیں تیرے

بولنے سے پہلے ڈرتے ہیں کہ کہیں اس کے بعد ہم سب ممبران کا حال بھی رانا ثناء اللہ خان جیسا نہ ہو۔ میں اس موقع پر چند اشعار پیش کروں گا۔

اپنی ہی آواز کو بے شک کان میں رکھنا
لیکن اس ایوان کی خاموشی بھی دھیان میں رکھنا
میرے جھوٹ کو کھولو بھی اور تولو بھی تم
لیکن اپنے سچ کو بھی میزان میں رکھنا

کل تاریخ یقیناً خود کو دہرائے گی
آج کے اک اک منظر کو پہچان میں رکھنا
بزم یاراں کی شمشیر لہو میں تر ہے
رزم ہے لیکن تلواروں کو میان میں رکھنا

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، جناب والا! یہاں کوئی مشاعرہ نہیں ہو رہا۔ یہاں پر کام کی بات کریں۔

جناب سپیکر، پلیز۔ آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں) آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ ملک صاحب! تشریف رکھیں۔ کیانی صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ شیخ صاحب! آپ بھی بیٹھیں۔ آرڈر پلیز۔ جی' رانا صاحب! مختصر کریں۔ (قطع کلامیاں)

رانا آفتاب احمد خان:

اس دریا سے آگے سمندر بھی ہے
وہ جو بے ساحل ہے دھیان میں رکھنا

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ آپ رول 234 کے تحت رولز معطل کر کے کیونکہ لاء اینڈ آرڈر کی بات ہے اور اس وقت جس صوبے میں آپ کے وزراء' ہمارا آپ چھوڑیں' رانا ثناء اللہ کی قربانی بھی رائیگاں نہیں جائے گی' مگر آپ دیکھیں کہ آپ کے وزراء کے گھروں تک پر فائرنگ ہو رہی ہے' آپ کے وزراء کی گاڑیاں چھینی جا رہی ہیں' یہاں کے ایوان کے معزز ڈپٹی سپیکر کے بھانجوں کو اغوا کیا جا رہا ہے' جہاں پر یہ قتل وغارت کہ رضا ربانی کے۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! ان باتوں پر تو بعد میں بات ہو گی پہلے اصل بات کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، براہ مہربانی اس ایوان کے رولز معطل کرکے' وقفہ سوالات کو معطل کرکے صرف لاء اینڈ آرڈر پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، آپ یہ چاہتے ہیں کہ آج صرف لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو اور کوئی دوسرا بزنس

نہ ہو؛ اس سلسلے میں، میں وزیر قانون سے رائے لینا چاہوں گا کہ وہ اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔

امنِ عامہ کی صورتحال پر عام بحث کے لئے قواعدانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 کی معطلی کی تحریک

رانا آفتاب احمد خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 کو معطل کرکے امن عامہ کی صورتحال پر عام بحث کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 کو معطل کرکے امن عامہ کی صورتحال پر عام بحث کی اجازت دی جائے۔"

وزیر قانون: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کا اجلاس اپوزیشن کی requisition پر طلب کیا گیا ہے۔ اپوزیشن نے جو requisition دی تھی اس میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ صوبے میں امن و امان کی صورتحال پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ قواعد کے مطابق آپ نے اجلاس طلب کیا۔ اس سے پہلے جس طرح کہ ہمیشہ پارلیمانی روایات کے مطابق یہ ہوتا رہا ہے کہ اجلاس سے پہلے جناب خود قائد حزب اختلاف اور وزیر قانون کی آپس میں میٹنگ کرواتے ہیں اور اس میں ہاؤس کا ایجنڈا طے کیا جاتا ہے۔ یہاں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح میرے بھائی رانا آفتاب صاحب فرما رہے تھے کہ صوبے میں امن و امان کی یہ صورتحال ہے۔ میں سمجھتا ہوں

کہ صوبے میں امن و امان کی جو صورتحال ہے وہ بنیادی طور پر جو بھی حکومت وقت ہو اس کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کرے۔ پوری دنیا میں یہ سلسلہ چل رہا ہے کہ کبھی بھی کوئی بھی حکومت میں عوام کی بات نہیں کرتا' اپوزیشن کی بات نہیں کرتا۔ کوئی بھی حکومت کبھی بھی یہ نہیں کہتی کہ ہمارے صوبے میں امن و امان کی صورتحال بہت بہتر ہے اور مزید بہتری کی گنجائش نہیں ہے۔ میں نے ہمیشہ اس ایوان کے floor پر یہ بات کہی ہے کہ بہتری کی گنجائش ہر وقت موجود ہوتی ہے ۔ جناب سپیکر! میں نے آپ کی موجودگی میں لیڈر آف دی اپوزیشن کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ آپ نے امن و امان کی صورتحال پر بحث کے لئے اجلاس بلایا ہے لہذا اجلاس کا کورم پورا کرنا یہ بنیادی طور پر اپوزیشن کی ذمہ داری ہے کیونکہ یہ ان کا requisitioned اجلاس ہے لیکن اس کے ساتھ ہی میں نے انہیں اس بات کا یقین دلایا تھا کہ ہم اپنی ذمہ داری سے بھاگنے والے لوگ نہیں ہیں ۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہے۔ اس صوبے کے عوام کے جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری حکومت کی ذمہ داری ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہر حالت میں اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں گے ۔ میں نے ان کی موجودگی میں یہ عرض کیا تھا اور میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ اگر آپ اس مسئلے پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ جتنا ٹائم چاہیں گے ہم آپ کو وہ ٹائم دینے کے لئے تیار ہیں ۔ اس لئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اخلاقی طور پر یہ حوصلہ رکھتے ہیں کہ جتنی بھی تنقید کی جائے ہم اس تنقید کو برداشت کریں گے اور تنقید کا مثبت طور پر جواب دیں گے۔ یہ میں نے عرض کیا تھا۔

جناب سپیکر! چونکہ لاء اینڈ آرڈر کے لئے اجلاس طلب کیا گیا ہے اس پر وہ بحث کرنا چاہتے ہیں لیکن اس وقت میں نے آپ کی موجودگی میں ایک اور بات بھی کہی تھی۔میں نے کہا تھا کورم پورا کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ آپ کے ساتھ تعاون کرنا ہماری ذمہ داری ہے جس کا عملی طور پر آپ ثبوت دیکھ سکتے ہیں کہ پوری حزب اقتدار کے اراکین

اس وقت یہاں موجود ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت تک یہ تمام حضرات یہاں پر موجود ہوں گے جس وقت تک اس معزز ایوان کے تقدس کو برقرار رکھا جائے گا۔ میں نے آپ کی موجودگی میں یہ گزارش کی تھی کہ There is a big question mark کہ quorum is related with decorum. اگر تقدس برقرار رہے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ کورم بھی پورا رہے گا اور ہم ہر تنقید کو سننے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی موجودگی میں ایک فیصلہ ہوا تھا اس پر سرتسلیم خم کرتے ہوئے میں قائد حزب اختلاف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز کریں ان کی طرف سے بھی اراکین اپنی رائے اور تجاویز دیں گے۔ ہماری طرف سے بھی ممبران اپنی رائے اور تجاویز دیں گے۔ آخر میں، میں wind up کروں گا اور میں اپنے ایوان کے تمام بھائیوں کو، تمام اراکین کو، اپنی بہنوں کو، معزز خواتین کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ حکومت اپنے اسی عزم اور اسی ارادے کے ساتھ آگے بڑھنا چاہتی ہے کہ ہم نے اس تمام ہاؤس کے معزز اراکین کی رائے کو ترجیح دینی ہے اور ان کی آراء سے اس صوبے کے نظم ونسق کو آگے چلانا ہے۔بہت، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد،جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ آپ پہلے رولز معطل فرمالیں یا میں بات کروں۔

جناب سپیکر، آپ! تشریف رکھیں۔ پہلے مجھے بات کر لینے دیں۔ پھر اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔

شیخ اعجاز احمد، درست ہے۔

جناب ارشد محمود بگو،پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ اتنا بڑا واقعہ پنجاب میں ہوا ہے کہ رانا ثناء اللہ جو ڈپٹی اپوزیشن لیڈر ہیں، مجھے بڑا افسوس ہے آپ کی سٹیٹمنٹ اخبارات میں آئی تھی اور آپ نے اس واقعہ کی مذمت کی تھی لیکن وزیر قانون جو

یہ سمجھتے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی بحث کا رخ کس طرف جانے گا' میں سمجھتا ہوں کہ ان کو چاہئے تھا کہ یہ رانا ثناء اللہ جو اس ہاؤس کے ڈپٹی اپوزیشن لیڈر ہیں ان سے اظہار افسوس کرتے اور اس floor پر یہ کہتے کہ ہم ان لوگوں کو جنہوں نے یہ حرکت کی ہے ان کے خلاف قانونی کارروائی بھی کریں گے اور اپنے بھائی کا ساتھ بھی دیں گے۔مجھے بڑا افسوس ہے کہ وزیر قانون نے اس حوالے سے کوئی بات نہیں کی۔

وزیر قانون:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی' فرمائیے!

وزیر قانون:جناب سپیکر! میری استدعا یہ ہے کہ معزز رکن میرے انتہائی قابل احترام بھائی ہیں اور تجربہ کار آدمی ہیں۔ اس وقت بات صرف قواعد کو معطل کرنے کی ہوئی تھی اور اپوزیشن کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ رولز کو معطل کیا جائے۔ میں اس بات کے جواب میں بات کر رہا تھا' جب میری اپنی بات کرنے کی باری آئے گی تو میں اپنے جذبات کا اظہار اس وقت کروں گا۔

جناب سپیکر:جب وہ اپنی تقریر wind up کریں گے تو اس وقت۔۔

وزیر قانون:میں اپنے جذبات کا اظہار اس وقت کروں گا لیکن رہی بات یہ کہ رانا صاحب کے متعلق سپیکر صاحب کا بیان آیا ہے' میں نے بھی خود رانا صاحب کو فون کرکے ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا تھا۔میری خود وقوعہ کے دوسرے دن جس دن اخبارات میں میں نے پڑھا اس وقت میری ان سے بات ہوئی تھی۔ یہ علیحدہ بات ہے' اس پر میں بعد میں بات کروں گا لیکن اب میری آپ سے گزارش ہوگی کہ بجائے اس کے کہ جس مقصد کے لئے اجلاس بلایا گیا ہے اس طرف آئیں اگر پوائنٹ آف آرڈرز میں الجھتے رہے' سوال جواب ہوتے رہے تو وقت گزر جائے گا۔ آپ رولز کو معطل کروا کر بحث کا آغاز کرائیں تاکہ کارروائی کو آگے چلایا جا سکے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ ابھی رانا آفتاب احمد خان کی طرف سے جو تحریک پیش کی گئی تھی اس پر وزیر قانون نے بھی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ تحریک یہ تھی کہ رولز معطل کر کے آج صرف لاء اینڈ آرڈر پر بحث کی جائے۔ کوئی اور بزنس take up نہ کیا جائے تو میں ایوان کی رائے لینا چاہوں گا یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 کو معطل کرکے امن عامہ کی صورتحال پر عام بحث کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

سرکاری کارروائی

امن عامہ پر عام بحث

جناب سپیکر، رولز معطل کئے جاتے ہیں اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز کیا جاتا ہے۔ جی، شیخ صاحب! آپ پہلے فرمائیں۔ شیخ صاحب کو میں نے پہلے floor دیا تھا۔

شیخ اعجاز احمد، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ہاؤس کی رائے کا احترام کرتے ہوئے رولز کو معطل فرمایا۔ آج جو اسمبلی کے سامنے سارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں ان سے میں گزارش کرنا چاہوں گا، جو ہمارے ساتھی ٹریژری بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ آج اس اسمبلی کے وقار کے لئے اور پنجاب میں چلنے والی اس اسمبلی کی عمر کو دوام بخشنے کے لئے تعصب کی عینک اتار کر، یہ سوچ کر کہ ہم نے اپنے بھائی کے ساتھ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر کے ساتھ اور ہماری پارٹی کے جو پارلیمانی لیڈر ہیں ان کے ساتھ جو ہونے والا وقوعہ ہے اس کی اجتماعی طور پر، اس مسئلے پر میں سمجھتا ہوں کہ جو ہمارے ساتھی یہاں پر تشریف فرما ہیں ان کے فون بھی اظہار یکجہتی کے لئے آتے رہے ہیں۔ آج بھی انہوں نے باہر کھڑے ہو کر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ ہم اس

واقعے کی بڑی مذمت کرتے ہیں کہ پنجاب کے اندر ہونے والا یہ واقعہ بڑا شرم ناک' بڑا بھیانک اور ہولناک واقعہ ہے۔

جناب سپیکر۔ شیخ صاحب! آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

شیخ اعجاز احمد۔ جناب والا! میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ جناب نے رولز suspend کر دیئے ہیں اور اب بحث کے لئے سلسلہ چل نکلا ہے تو لاء اینڈ آرڈر کے معاملے میں سب سے اہم ترین issue ہمارے بڑے بھائی رانا ثناء اللہ خان صاحب کا ہے۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ پہلے انہیں floor دیا جائے تاکہ وہ اپنے ساتھ ہونے والے واقعے کو ہاؤس کے سامنے لائیں اور اس کے بعد معاملہ آگے چلے۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جی' فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پنجاب کا معزز ہاؤس in session ہے۔ رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا متحدہ مجلس عمل اس پر بھرپور احتجاج بھی کرتی ہے اور ان کے ساتھ بھرپور ہمدردی بھی کرتی ہے۔ انشاء اللہ ابھی اس اجلاس کے اندر اس پر تفصیلاً بحث بھی ہو گی اور یہ ساری باتیں آئیں گی۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت عراق کے اندر امریکہ کی بدترین دہشت گردی شروع ہے اور پوری دنیا کے اندر اس پر شدید احتجاج ہو رہے ہیں۔ یہ بالکل غیر مناسب ہو گا کہ صوبائی اسمبلی کے اس اجلاس کے اندر اس حوالے سے کوئی بھی بات نہ آئے تو میں یہ بھی تجویز کروں گا کہ آج اس ہاؤس کی طرف سے امریکہ کی دہشت گردی کے حوالے سے متفقہ قرارداد منظور ہونی چاہئے اور اجلاس کے بعد آپ کی قیادت میں مسجد شہداء تک ایک احتجاجی مارچ بھی ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ۔ میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ آپ لاء منسٹر صاحب سے چیمبر میں ان سے مل لیں اور بیٹھ کر طے کر لیں کہ اس بارے میں حکومت کا موقف کیا

ہے۔ اب میں قاسم ضیاء صاحب کو دعوت خطاب دیتا ہوں اور تمام اراکین اسمبلی سے میری گزارش ہے کہ جو معزز اراکین اسمبلی بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اپنے نام کی چٹ مجھے بھجوا دیں۔

محترمہ شمیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی بی بی! آپ فرمائیں۔

محترمہ شمیم اختر، جناب سپیکر! میرا نام شمیم اختر ہے اور میرا تعلق نیشنل الائنس سے ہے۔ آج اس ہاؤس کے floor پر کھڑے ہو کر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ فرد واحد کے ساتھ جو ہوا ہے اس کے لئے اتنا احتجاج کیا گیا' پورے پنجاب کے اخبارات ان کی خبروں سے بھرے ہوئے تھے تو کیا ہمارے ملک میں اور کوئی issue نہیں ہے؟

معزز ممبران حزب اختلاف، شیم شیم

جناب سپیکر، جی' شکریہ' آپ تشریف رکھیں۔ جی' قاسم ضیاء صاحب!

(اس مرحلے پر مسلم لیگ (ن) کی معزز خواتین اراکین نے کھڑے ہو کر بولنا شروع کر دیا)

محترمہ! تشریف رکھیں' میں نے اپوزیشن لیڈر کو floor دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں پلیز۔ آپ تشریف رکھیں پلیز۔ جی' قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o شکریہ' جناب سپیکر! میں راجہ بشارت صاحب اور حکومتی بنچوں کا اس بات پر مشکور ہوں کہ انہوں نے رانا صاحب کی بات پر agree کیا کہ جس سلسلے میں آج ہم نے اجلاس بلایا ہے اس پر بحث شروع کی جائے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ سمیت پورے معزز ایوان سے معذرت خواہ ہوں کہ ایسے موضوع پر گفتگو کے لئے آپ کو زحمت دی کہ جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہے اور ہو بھی کیسے سکتا ہے؛ کیونکہ جہاں مارشل ہوگا وہاں لاء نہیں ہوگا اور جہاں لیگل فریم آرڈر ہوگا وہاں کسی آرڈر کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسی لئے تو عرض کیا ہے کہ اس بدنصیب سر زمین بے آئین میں لاء اینڈ آرڈر کا تو وجود ہی نہیں اور ہم اس پر گفتگو کرنا

چاہتے ہیں۔ عرض کیا ہے،

نثار میں تیری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

اور جو سر اٹھانے اسے کچھ نادیدہ ہاتھ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ جو ان کا سیاسی کانا ہو وہ تو ٹھیک ہے لیکن جو رانا ہو اورجو ان کے پول کھول دے یہ اسے اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اسے 22 زخم لگاتے ہیں اور ان زخموں پر کیمیکل چھڑکتے ہیں اور ایک نیا محاورہ ایجاد کرتے ہیں۔ پرانا محاورہ تھا "زخموں پر نمک چھڑکنا" اور 2003 کا نیا محاورہ ایجاد کیا جاتا ہے "زخموں پر کیمیکل چھڑکنا"۔ سر کے بال اتار دیئے جاتے ہیں۔ مونچھیں اور بھنویں کاٹ دی جاتی ہیں۔ بھائی ثناء اللہ! کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ شکر کرو صرف بال اتارے ہیں ورنہ سر یا کھال بھی اتار سکتے تھے۔ نذر نیاز دو کہ صرف مونچھیں اور بھنویں کاٹی گئی ہیں ورنہ تو گردن بھی کٹ سکتی تھی۔ جہاں نہ لاء ہو اور نہ آرڈر، میں معزز ایوان کو کہنا چاہوں گا کہ وہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے اور کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔

میری بہن ابھی کہہ رہی تھیں کہ "فرد واحد"، میں اپنی بہن سے کہوں گا کہ آپ اس معزز ایوان کی رکن ہیں۔ یہ زخم میرے دوست رانا ثناء اللہ کو نہیں دراصل جمہوریت کو لگائے گئے ہیں جو بے چاری پہلے سے ہی زخمی ہے۔ سچ پوچھیں تو بال اور بھنویں اس ایوان کے نوچے گئے ہیں اور اگر ذرا گہرائی میں جا کر سوچیں تو معلوم ہوگا کہ انہی نادیدہ ہاتھوں نے جمہوریت کی آنکھیں اور ہاتھ بھی کاٹ دیئے ہیں۔ ایک ہاتھ اتار دیا، ایک ٹانگ کاٹ دی اور پھر اس پر یہ بھی کہتے ہیں کہ اب ناچ کے دکھا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب! میں اس معزز ایوان میں اپنے بھائیوں اور بہنوں سے کہوں گا کہ یہ سب کچھ فطری ہے کیوں کہ وہاں لاء اینڈ آرڈر بد سے بدتر ہی ہوگا جہاں آئین کو کھلونا سمجھ کر توڑ مروڑ دیا جائے کیوں کہ اعلیٰ ترین سطح پر جب آئین ٹوٹتا ہے تو

نیچے عوام ٹریفک سگنل توڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جب اُوپر بیٹھے اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہیں تو نچلی سطح پر تجاوزات کا کلچر جنم لیتا ہے۔ میں یہاں یہ کہوں گا کہ جب آئین میں ملاوٹ کی جائے تو وہاں کھانے پینے کی اشیاء سے لے کر زرعی ادویات میں بھی ملاوٹ ہوتی ہے اور نتیجے میں لاء اینڈ آرڈر مذاق بن کر رہ جاتا ہے۔

جناب سپیکر! کہاں کا لاء اور کیسا آرڈر؛ شہروں اور دیہاتوں میں جنگل کا قانون ہے۔ لاٹھی اور بھینس ہمارا حقیقی دستور ہے لیکن یاد رکھیے کہ طویل اور تاریک رات کی بھی سحر ضرور ہوتی ہے۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا آئین اور قانون نافذ کرنے والوں کے لئے بالآخر اسے حرکت میں آنا پڑتا ہے۔ جس کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے اس کی ضرب سے بہت کچھ زیر و زبر ہو جاتا ہے۔ بات کو ذرا آگے بڑھاتے ہوئے آج میرے بھائی وزیراعلیٰ صاحب نہیں آئے، انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ صوبہ جرائم میں سب سے سبقت لے گیا۔ یہ اخباری تراشہ اور ساتھ ہی یہ ڈویژن وائز کرائم رپورٹ۔ اس رپورٹ میں دیئے گئے data کے مطابق پنجاب سب سے آگے ہے۔ اس لئے میں کہنا چاہوں گا کہ 633 قتل صرف اس پچھلے دو مہینوں میں اس صوبہ پنجاب میں ہوئے ہیں جس میں سب سے زیادہ میرے وزیراعلیٰ صاحب کے اپنے ڈویژن کے قتل ہیں۔ یہ کرائم رپورٹس اور اخباری تراشے سب کچھ کہتے ہیں۔ میرے بھائی اور بہن یہاں کہتے ہیں کہ ایک عام آدمی کا مسئلہ ہے۔ ہم تو پورے پنجاب کے مسئلے کی بات کرتے ہیں لیکن پنجاب وارداتوں کے لحاظ سے سر فہرست تو ہوا لیکن واقعی سر فہرست ہونا بھی چاہئے تھا کیونکہ کنگز پارٹی بنانے والوں سے لے کر قتل و ڈاکوں تک اور اس کے علاوہ پٹیریاٹ ایجاد کرنے تک سر فہرست پنجاب ہے اور ہونا بھی چاہئے کیونکہ آخر سب سے بڑا صوبہ ہے۔ میں اپنی بہنوں اور بھائیوں سے جو حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہیں۔ ان سے کہوں گا کہ ہمارے رونے چھوڑیئے، آپ کا اپنا کیا حال ہے؛ ایک منسٹر کی گاڑی دن دیہاڑے چھن جاتی ہے۔ دوسرے منسٹر کے گھر فائرنگ ہوتی ہے۔ ڈپٹی سپیکر کے بھانجے اغواء ہوتے ہیں اور آپ کا المیہ یہ ہے کہ آپ تو ماتم بھی نہیں کر سکتے۔ آپ تو یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ سیکرٹری وزراء کو گھاس

نہیں ڈال رہے اور کبھی ڈال بھی دیں تو یہ گھاس سبز نہیں سوکھی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر میں کہوں کہ اس میں سیکرٹریوں اور صوبائی سیکرٹریوں کا کوئی قصور نہیں اور ہو بھی کیسے سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کے سامنے سجدہ کرنے کو تیار نہیں۔ میں حکومتی بنچوں کی بے حیثیتی، بے وقعتی اور بے چارگی دیکھ سکتا ہوں۔

میں حکومتی بنچوں پر بیٹھے اپنے عزیز اور فاضل بھائیوں بالخصوص راجہ بشارت سے گزارش کروں گا کہ ذرا ہمت کریں، آپ لوگ ہمت کریں کہ ملازموں کے سہارے اور بیساکھیوں کی بجائے اپنے عوام پر اعتماد کریں۔ ان پر انحصار کریں اور ان کی لاج رکھیں۔ راجہ صاحب آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ اس ایوان کے ہر رکن کا استحقاق میرا استحقاق ہوگا۔ تو حضور! کیا رانا ثناءاللہ کے زخموں کی ٹیسیں آپ نے محسوس کیں؟ کیا آپ اس ایوان میں کھڑے ہو کر اس اعلان کی جرات رکھتے ہیں کہ یہ رانا صاحب کی نہیں بلکہ راجہ بشارت کی توہین تھی، اس ایون کی توہین تھی اورسب سے بڑھ کر یہ کہ چودہ کروڑ عوام کی توہین ہے۔ میں ایک دفعہ پھر وزیراعلیٰ صاحب کو مبارک باد دینا چاہوں گا کہ انھوں نے واقعی سو فیصد درست کہا تھا کہ وہ سب کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ وہ واقعی ساتھ لے کر چل رہے ہیں کہ نہ ان کے ساتھی محفوظ ہیں اور نہ ہمارے ساتھی محفوظ ہیں۔

جناب سپیکر! اگر میں یہاں پر قومی سطح پر "لاء اینڈ آرڈر" کی بات کروں تو مجھے اپنی قائد محترمہ بے نظیر یاد آتی ہیں جنھوں نے سندھ میں، کراچی میں امن کا مسئلہ حل کیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف: [***************************************

***]

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 22 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف ، جناب سپیکر! جب کنٹرول ان کے ہاتھوں میں ہو گا جن کے اپنے نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں ہوں تو لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا اپنا اور دوستوں کا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے جس پر میں آپ سب بہن بھائیوں سے معذرت خواہ ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ خدارا! آج ایک معزز رکن کے ساتھ ایسا ہوا ہے کل کو آپ کی بھی باری آ سکتی ہے۔ آئیے! مل کر اس ایوان کی بالادستی کے لئے، عوام کی بالادستی کے لئے کام کریں۔ میں اس کے ساتھ پھر یہ کہوں گا کہ میں بار بار سوچتا ہوں اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث کیسے کروں اور کیا کروں کہ جب ملک میں قانون ہی نہیں ہے۔ میں آپ سب کا مشکور ہوں اور اپنے بہن بھائیوں کو یہ بھی جتانا چاہوں گا کہ ایوان میں آنا ہی کافی نہیں ہے۔ یہ بھی سوچیں کہ اس ایوان میں بیٹھ کر اگر کسی ایک دوست کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم سب کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اگر آپ کے ساتھ کچھ ہو گا تو ان زخموں پر بھی مرہم ہم رکھنے کو تیار ہیں۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب رانا ثناء اللہ خان!

محترمہ نسیم لودھی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، بی بی!

محترمہ نسیم لودھی، جناب سپیکر! آج کل گرمیاں ہیں اور پانی کی بے حد ضرورت ہے۔ میں آپ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ مین فیروز پور روڈ پر اچھرہ شاپنگ سنٹر واقع ہے جس میں دو سے زیادہ ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب! (نعرہ ہائے تحسین)

رانا ثناء اللہ خان ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں اس ایوان میں بحث میں حصہ لے سکوں جس کا آغاز قائد حزب اختلاف جناب

قاسم ضیاء صاحب نے کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس موقع پر میں یہ ضروری خیال کرتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ میں اس صوبے میں ہونے والے کسی ظلم اور زیادتی کا ذکر کروں یا میں اس صوبے سے متعلق امن و امان کی بات کروں۔ میں اظہار یکجہتی کروں گا عراق کے ان لاکھوں کروڑوں مسلمانوں سے جو آج ظلم و ستم کا شکار ہیں۔ جس طرح اس ملک میں ایک سپر پاور عوام الناس پر ظلم وستم کر رہی ہے اسی طرح عراق میں دنیا کی سپرپاور ان لاکھوں کروڑوں غریب، بے گناہ اور معصوم مسلمانوں پر ظلم کر رہی ہے۔ جس طرح سپرپاوروں کا سپرپاوروں سے رشتہ ناتا ہے اسی طرح ایک مظلوم کا بھی دوسرے مظلوم کے ساتھ رشتہ ہے۔ اس لئے ہم عراق کے کروڑوں مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ تُو غیب سے اپنی مدد بھیج اور مظلوم اس دنیا کے جس خطے پر بھی ہیں انھیں سرخرو کر اور ظالم اس دنیا کے جس خطے میں جہاں جہاں موجود ہیں انہیں نیست و نابود اور برباد کر۔

آوازیں، آمین۔

رانا ثناء اللہ خان ، جناب سپیکر! دوستوں کو ایسے ہی دھڑ کا لگا ہوا ہے کہ جیسے میں اپنے متعلق بہت زیادہ بات کروں گا۔ میں اپنے متعلق زیادہ بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر! جس طرح ظالم حکمرانوں کے ظلم کرنے کے اپنے اپنے ہتھکنڈے ہوتے ہیں اسی طرح حق آواز کہہ کر ظلم سہنے والے مظلوموں کے بھی اپنے اپنے صبر کے پیمانے ہوتے ہیں۔ وہ پیمانے مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ میں اپنی دہائی دوں یا میں اپنی بات کہانی کے طور پر پیش کروں۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ کسی زندہ انسان کے جسم کو تیز دھار آلے سے کاٹنا بربریت ہے، ذہنی پستی ہے اور ایسا گند ہے کہ اس سے زیادہ اور پستی کوئی نہیں ہو سکتی۔ حکمران اس دنیا میں پہلے اپنی تسکین کے لئے یہ کیا کرتے تھے کہ وہ خونخوار درندوں اور بھیڑیوں کے سامنے اپنے خلاف بات کرنے

والوں کو ڈالا کرتے تھے اور ان سے ان کے جسم کو چیرایا کرتے تھے اور خود لطف اندوز ہوا کرتے تھے لیکن آج کے حکمرانوں نے ان جانوروں کا کام بھی انسانوں سے لینا شروع کر دیا ہے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! میں اس سے زیادہ نہیں کہوں گا۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ مجھے بڑی اذیت ہوئی۔ خدا کی قسم اس ٹارچر کے تین چار گھنٹے' جب مجھے ان کے پہلے زخم کی تکلیف ہوئی تو میں نے اللہ سے رجوع کیا اور اس کے بعد میں ایک ہی کلمہ پڑھتا رہا۔ اللھم انی اعوذ بک من الظلم۔ (اے اللہ! مجھے اس ظلم سے پناہ دے۔) پھر خدا کی قسم! مجھے تین چار گھنٹے وہ اذیت نہیں ہوئی جو وہ مجھے دینا چاہتے تھے۔ اس حوالے سے تین سرجنز نے میرا میڈیکل کیا ہے اور میرے جسم پر جو زخم ہیں ان کی میڈیکولیگل رپورٹ پیش کی ہے۔ میں خود نہیں بیان کرتا۔ میں وہ میڈیکل رپورٹ اور اپنی درخواست جو پہلے بھی کئی دفعہ پریس میں چھپ چکی ہے' اس کے علاوہ وہ پٹی جو انہوں نے میری آنکھوں پر باندھی ہوئی تھی اور جب وہ رات کے دو بجے مجھے سروس روڈ پر دھکا دے کر گئے تو انہیں اتنی جرات نہیں ہوئی کہ پٹی اتار کر دھکا دے دیں کہ شاید میں کہیں انہیں دیکھ نہ لوں' میں یہ تینوں چیزیں آپ کے سپرد اور پیش کرتا ہوں تاکہ یہ ریکارڈ میں رہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ظلم سہنے والے مظلوموں کے صبر کے پیمانے مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ میں اس سلسلے میں اس سے زیادہ بات کروں۔ بعد میں کہا گیا کہ رانا ثناء اللہ نے حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ کا حوالہ دیا تھا تو اس نے یہ بہت بڑا جرم کیا تھا۔ یہ سارا معزز ایوان جو یہاں پر تشریف فرما ہے' میں اس معزز ایوان کے ہر رکن سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ ایک public document نہیں ہے؟ کیا اسے notify نہیں کیا گیا؟ کیا اس کا ہر لفظ جو notify ہوا' جو publish ہوا' اسے اس گورنمنٹ کی sanctity حاصل نہیں ہے؟ اگر وہ رپورٹ ایک public document ہے تو اس کا حوالہ دینا کہاں کا جرم ہے؟ کیا یہاں پر ہیر یا وارث شاہ کے حوالے دیئے جائیں گے؟ اگر ان ایوانوں میں public document کے حوالے نہیں دیئے جا سکتے تو پھر یہاں پر کس چیز

کے حوالے دیئے جا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! یہاں پر یہ بھی کہا گیا کہ آپ نے ریٹائرڈ فوجیوں کی نو کری کے متعلق بات کی تھی۔ میری تحریک التوائے کار کا نمبر 9 ہے۔ کیا میری وہ تحریک التوائے کار آپ کے چیمبر سے in order نہیں ہوئی؟ میں تو کہتا ہوں کہ ان ا-یجنسیز والوں کو آپ اپنے چیمبر یا ڈپٹی سپیکر صاحب کے ساتھ بٹھا دیں۔ جو چیز وہ چاہیں کہ اس ہاؤس میں discuss ہو سکتی ہے اسے آنے دیں۔ جو چاہتے ہیں کہ discuss نہیں ہو سکتی اسے نہ آنے دیں لیکن جب اگر وہ in order ہو گئی تو اس ہاؤس میں discuss ہوئی اور میں نے 18 آدمیوں کی ایک لسٹ پیش کی کہ یہ لوگ فوج میں نو کری کرتے رہے' وہاں سے تنخواہیں لیتے رہے' وہاں سے پلاٹ لئے' وہاں سے پنشن لی اور اب یہ 35 ہزار سے لے کر 60 ہزار کی نوکری کر رہے ہیں۔ جب کہ اس ملک کا ڈبل گریجویٹ -/3500 روپے کی نوکری لینے کے لئے ہاتھوں میں ڈگری لئے پھر تا ہے لیکن اسے نو کری نہیں ملتی۔ مجھے بتایا جائے کہ میں نے جو محمود الرحمن کمیشن رپورٹ کا حوالہ دیا۔ کیا اس جیسے 500 حوالے اس کتاب میں اور موجود نہیں ہیں؟ کیا میں نے اپنی طرف سے کوئی بات کر دی ہے؟ TEVTA آج بھی موجود ہے۔ آپ کہیں کہ وہاں آدمی تو آٹھ تھے اور رانا صاحب! آپ نے اٹھارہ بنا دیئے۔ آپ جھوٹ بول رہے ہیں' اس لئے آپ نے بڑی زیادتی کی۔ اگر یہ دونوں باتیں درست ہیں تو پھر یہ سچ ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر یہ کلمۂ حق ہے۔ اگر کلمۂ حق ہے تو پھر بلند ہو گا۔ یہ سر کے بال اتاریں یا سر اتاریں' یہ کلمۂ حق تو بلند ہو کر رہے گا۔ میرے جسم پر 22 کٹ لگا کر یہ سمجھتے ہیں کہ کلمۂ حق اور سچ کہنے سے کوئی رک جائے گا۔ تاریخ میں تو لوگوں کے 22 ' 22 ٹکڑے کئے گئے لیکن اس کے باوجود سچ مٹ نہیں سکا تو 22 کٹ سے سچ کیسے مٹ سکتا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنے کی جسارت چاہوں گا کہ یہ بھی کہا گیا کہ رانا ثناء اللہ فوج پر تنقید کرتا ہے۔ میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ آپ پہلے دن سے' جس دن سے اس اسمبلی کا حلف ہوا ہے' اس دن سے ریکارڈ اٹھا لیں۔ جب بھی فوج کا ذکر آیا تو

میں نے پہلے یہی بات کہی کہ ہم فوج کا بطور ادارہ احترام کرتے ہیں۔ میں نے ساتھ یہ الفاظ بھی استعمال کئے کہ ہم فوج کے ہر افسر اور ہر جوان کا جو سرحدوں کی حفاظت کے لئے سربکف ہے' اس کا احترام کرتے ہیں اور اس کو سلام پیش کرتے ہیں لیکن ہم فوج کے سیاسی کردار کی مذمت کرتے ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میں ان ہاتھوں کا جو بندوق اٹھا کر میرے ملک کی حفاظت کرے' احترام کر سکتا ہوں لیکن جو نشتر اٹھا کر میرے جسم پر زخم لگائے ان کا احترام نہیں کر سکتا۔ یہ میری مجبوری ہے۔ میں منافقت نہیں کر سکتا۔ فوج ایک ادارہ ہے۔ یہ میرے جواز کی commitment ہے' یہ میری قیادت کی commitment ہے کہ ہم فوج کے سیاسی کردار کی مذمت کرتے ہیں۔ اگر کسی کو اس بات کا مغالطہ تھا کہ ہم اپنے اس مؤقف سے ہٹ جائیں گے تو میں آج ایک ہزار مرتبہ یہ کہتا ہوں کہ ہم فوج کے سیاسی کردار کی مذمت کرتے ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے معزز اراکین کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ یہ کونسا معرکہ ہے کہ کسی کو زخم لگائے جائیں۔ ایک آدمی کو اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی باندھی جائے' اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی جائے اور اس کے بعد اس پر تشدد کیا جائے۔ میں تو ان لوگوں کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ کتنے حوصلہ مند اور کتنے بہادر لوگ تھے۔ میں خود کو اتنا بے حوصلہ نہیں سمجھتا لیکن اگر میرے سامنے کوئی آدمی لایا جائے جس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہو' جس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی باندھی ہو اور مجھے کہا جائے کہ تم اس کو ٹھڈا لگاؤ یا اس پر تشدد کرو۔ تو مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں بلکہ ٹھڈا لگانے سے پہلے میں خود گر جاؤں گا لیکن یہ کونسا معرکہ ہے کہ deface کیا جائے۔ رانا ثناء اللہ کے سر کے بال قلم کرنا کونسی بڑی بات ہے؟ یہ معرکہ تو تب ہوتا کہ آپ محمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ بنانے والے جنرل ازوڑہ سنگھ کی بھی مونچھوں کو کاٹتے۔ اس کی مونچھیں رانا ثناء اللہ سے بڑی تھیں لیکن وہ آپ کو نظر نہیں آئیں۔

[***]

جناب سپیکر، ان کے یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور صحافی حضرات سے بھی گزارش ہے کہ اخباروں میں یہ الفاظ شائع نہ کریں۔

رانا ثناء اللہ خان، لیکن ہمارا کیا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ایک رانا ثناء اللہ کیا،یہ تو یہاں پر 14 کروڑ کی بھی مونچھیں مونڈ سکتے ہیں۔14 کروڑ کے بھی بال کاٹ سکتے ہیں۔لیکن یہ کوئی معرکہ نہیں ہے۔ وہ انڈین تھا،لیکن ہمارا جرم صرف یہ ہے کہ ہم پاکستانی ہیں۔ہم پاکستانی قوم نہیں،اپنے حکمرانوں کی رعایا ہیں۔اس لئے یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ جو سلوک وہ کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔لیکن میں اس سلسلے میں ایک آخری بات ان حکمرانوں سے گزارش کروں گا کہ وہ کس طرف جا رہے ہیں؛ ہم اپنے ہمسایہ ملک ایران سےسبق سیکھیں۔ وہاں پر ساواک بھی یہی کچھ کرتی تھی۔ وہ بھی لوگوں کو اٹھا لیتی تھی۔ ٹارچر کرتی تھی اور رات گئے دور پھینک آتی تھی تاکہ شہنشاہ کا اقتدار بلند رہے اور وہ طول پکڑے لیکن آخر میں ساواک اپنے ملک میں قبر کے برابر بھی جگہ حاصل نہ کر سکی۔ جو لوگ نشہ حکمرانی میں اس قسم کے ہتھکنڈوں پر اترتے ہیں تو پھر ان کے لئے اسی ملک کی زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس قدر دور نہ جائیں کہ وہ اپنی قبروں کو اس ملک سے باہر منتقل کر لیں۔

جناب سپیکر! آخر میں پنجاب حکومت سے متعلق میں مختصر سی بات کرنا چاہوں گا۔ پنجاب حکومت آج اس سلسلہ میں جو بھی موقف اختیار کرتی ہے،میرے ساتھ اب تک ان کی جو بات ہوئی ہے، چودھری پرویز الٰہی صاحب نے ٹیلی فون پر میرے ساتھ بات کی، انہوں نے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ آپ کی میرے ساتھ بات ہوئی، راجہ بشارت صاحب کی بات ہوئی اور بہت سے دوست ہیں جن کی مجھ سے بات ہوئی لیکن میں ان کے

---

* بحکم جناب سپیکر! الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

نام قصداً نہیں لینا چاہتا۔ ان لوگوں کی بات سے مجھے یہ تاثر ملا کہ وہ یہ فرما رہے تھے کہ ہمارا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں۔

جناب سپیکر! executing agency تو کوئی بھی ہو سکتی ہے لیکن یہ حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ' یہ ریٹائرڈ فوجیوں کا مسئلہ' یہ تو کل کی باتیں ہیں۔ یہ باتیں تو ابھی آخری اجلاس میں discuss ہوئیں۔ یہ سلسلہ تو تقریباً پچھلے دو ماہ سے چل رہا تھا۔ اگر آپ اپنے سیکرٹریٹ میں تھوڑی سی investigation کریں تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ یہاں سے کون اسمبلی کی proceedings کی ٹیپ حاصل کرتا رہا ہے۔ اگر لاء منسٹر صاحب اپنی منسٹری اور ہوم ڈیپارٹمنٹ سے پتا کریں تو انہیں پتا چل جائے گا کہ کون قانونی ماہرین سے مشورے کرتا رہا ہے کہ بتائیں کہ اس کے متعلق کوئی پرچہ درج ہو سکتا ہے یا کوئی قانونی کارروائی ہو سکتی ہے؟ یہ وہاں پر فیصل آباد میں جو وہاں کی مقامی انتظامیہ ہے' وہاں پر DPO سے پوچھ لیں کہ کس نے اسے کہا تھا کہ رانا ثناء اللہ کا ریکارڈ اکٹھا کرو اور اس میں سے کچھ نہ کچھ نکالو؟ کس نے اسے کہا تھا کہ اس کے شب و روز چیک کرو اور دیکھو کہ کسی جگہ سے وہ پکڑے جا سکیں؟ کس نے انہیں کہا تھا کہ وہ تمام معاملات جو نیب تین سال تک کھنگال کھنگال کر آخر تھک ہار کر بیٹھ گئی ہے ان کو دوبارہ retake کرو تو ساری بات سامنے آ جاتی ہے۔ اگر پنجاب حکومت میں ہوم سیکرٹری کا عہدہ نہیں ہے اور ہوم سیکرٹری پنجاب حکومت سے علیحدہ کوئی چیز ہے تو پھر شاید میں ان کی بات کا یقین کر لوں لیکن اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً ایسا نہیں ہے تو اتنی معصومیت سے کہہ دینا کہ ہمارا اس واقعہ سے بالکل سرے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے' ہمیں پتا ہی نہیں ہے۔ تو پھر یہ بات بنتی نہیں۔ جیسے میرے بھائی نے کہا کہ "بول کہ لب آزاد ہیں تیرے"' چلو اتنا ہی بول دیں کہ "لب نہیں ہیں آزاد ہمارے"۔ اتنا تو کہا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں' میں یہ گزارش کروں گا کہ کیا وہ شخص جس نے میرے اس واقعہ کی تردید کی اور کیا خوبصورت تردید کی ہے۔ اس نے کہا کہ رانا ثناء اللہ پر تشدد نہیں ہوا۔ کیوں نہیں ہوا؟ فرماتے ہیں کہ اگر ہوتا تو وہ گھر بیٹھ جاتے۔ یہ مشیر وزیراعلیٰ پنجاب ہے' اور کس سے

متعلق ہے؟ انسانی حقوق سے متعلق؟

آوازیں، شیم شیم۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! کیا انسانی حقوق سے متعلق ایک ایسا مشیر رکھنا یہ بھی میرا گناہ ہے؟ اور کیا انہوں نے اس مشیر سے یہ پوچھنے کی جسارت کی کہ بھائی--- میں محترم وزیر قانون سے کہوں گا کہ کم از کم ان سے ان لوگوں کی لسٹ ہی لے لیں جن لوگوں سے متعلق اسے پتا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

رانا ثناء اللہ خان، [*************************************]

جناب سپیکر، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں اور پریس والوں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ ان الفاظ کو اخبار میں شائع نہ کریں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ جو مشیر وزیراعلیٰ ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیراعلیٰ پنجاب اسے مشیر رکھنے کے تو ذمہ دار ہیں۔ میں محترم وزیر قانون اور حکومت پنجاب سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ شاید میں انہیں کسی امتحان میں ڈالنا چاہتا ہوں۔ میں ان سے مطالبہ کروں گا کہ کسی تھانے کے محرر سے کہو کہ وہ ایک کاغذ کا پرزہ لکھ کر نیچے سائن کر کے مجھے دے دے اور بعد میں ان کو اس کا کہیں نہ کہیں جواب دینا پڑے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ سچ کہنے کی سزا ہے۔ یہ اس ایوان میں اپنا نکتہ نظر بیان کرنے کی سزا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس ایوان میں بات کرنا جرم ہے اور اگر یہ حکومت اور آپ اس ایوان میں بات کرنے کا تحفظ نہیں کر سکتے تو پھر میں یہ سمجھتا کہ ان ایوانوں کو تالا لگا دینا چاہئے۔ ہم ان ایوانوں میں اظہار رائے کی آزادی کے لئے لڑتے رہے ہیں، جدوجہد کرتے رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جدوجہد کرتے رہیں گے لیکن چاہے آپ

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میرے arguments اور میری دلیل کو ایک طرف رکھ دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر. آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

رانا ثناء اللہ خان. اگر ایسا بھی ہے کہ یہاں پر کوئی ایسی بات ہوئی ہے جو رولز کے مطابق نہیں تو کیا اس کی سزا ٹارچر کرنا ہے؟ میں وزیر قانون سے یہ سوال کروں گا کہ جناب راجہ صاحب! ٹارچر تو اس آدمی کی سزا بھی نہیں ہے جو ٹارچر کرتا ہے تو پھر کیونکر ایسے لوگوں کو بے نقاب نہ کیا جائے جو ایسا جرم کریں؟ میں اس واقعہ کی ایف آئی آر اس ملک کے اس صوبے کے کروڑوں عوام کے ذہنوں اور ان کے دلوں میں درج کروانا چاہتا ہوں اور اس ایف آئی آر کی پیروی اس ایوان کے معزز اراکین سے جو اس ایوان میں اظہار رائے کی آزادی کے ضامن ہیں اور اس صوبے کے ان طبقات سے اور اس ملک کے ان طبقات سے ، صحافی بھائیوں سے ، وکلاء برادری سے اور اس معزز ایوان کے اراکین سے یہ گزارش کروں گا کہ اس مقدمے کی تفتیش ، اس مقدمے کی پیروی وہ لوگ کریں کیونکہ یہ کسی تھانیدار کی تفتیش کرنے کا معاملہ نہیں ہے کہ کوئی تھانیدار تفتیش کر کے جائے۔ اب ڈی پی او سے کہا جا رہا ہے کہ رپورٹ کر کے بھیجو۔ ڈی آئی جی سے کہا جا رہا ہے کہ رپورٹ کر کے بھیجو۔ وہ بے چارے کیا رپورٹ کر کے بھیجیں گے؟ کیا وہ یہ لکھ کر بھیجیں گے کہ جناب یہ سارا کیا دھرا آپ کا ہے؟ یہ ایسی بات نہیں ہے۔ میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہم اللہ کے فضل سے اپنے موقف پر قائم ہیں ، اپنے موقف پر قائم رہیں گے اور یہ بات کہ اس واقعہ میں جو لوگ ملوث ہیں ان لوگوں کا مقدمہ درج کرنا ، ان لوگوں کو بے نقاب کرنا یہ ہمارے لئے ضروری نہیں ہے ، یہ ان لوگوں کے لئے ضروری ہے جن کی صفوں میں وہ بیٹھے ہیں۔ یہ حکومت کے لئے ضروری ہے۔ اگر حکومت خود چاہتی ہے کہ وہ اس معاملہ سے خود کو بری الذمہ کرے تو پھر وہ اپنے اور ان کے درمیان line draw کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرسکتی تو پھر وہ وقت ضرور آئے گا جب وقت کا پہرہ بدلے گا اور پھر سچ کو سچ لکھا جائے گا اور مجرم سامنے آئے گا اور یہ فیصلہ اس

ملک کے ایوان کریں گے اور ان کا جو فیصلہ ہو گا وہ فیصلہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں مشکور ہوں ان تمام صاحبان کا کہ ٹریژری بنچز سے بھی اور اپوزیشن بنچز سے بھی جنہوں نے اس واقعہ پر میرے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث ہے کہ ظلم کو ہاتھ سے روکو۔ اگر ہاتھ سے نہ روک سکو تو زبان سے روکو۔ اگر زبان سے بھی نہ روک سکو تو پھر اسے دل سے برا سمجھو۔ میرے جو بھائی اس طرف بیٹھے ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں میرے ساتھ جو بات کی ہے میں ان کا بھی بے حد ممنون ہوں اور آخر میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ محبت گولیوں سے نہیں بوئی جاتی ' وطن کا چہرہ خون سے نہیں دھویا جاتا ' ظلم جب بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے ' خون ٹپکے گا تو انشاء اللہ جم جائے گا اور سرخرو ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر۔ جناب ارشد محمود بگو!

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ! میرے خیال میں تمام معزز اراکین نے تقریر کے لئے نام دیئے ہیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی ہے ۔ رانا صاحب نے بات کی ہے ۔ ادھر سے بھی کسی معزز رکن کو سنا جائے تو تھوڑا سا balance ہو جائے گا ۔

جناب سپیکر۔ یہ متحدہ مجلس عمل کے پلیٹ فارم سے بات کرنا چاہتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جی' ٹھیک ہے۔

جناب ارشد محمود بگو۔ جناب سپیکر ! میں بابائے صحافت مولانا ظفر علی خان کے اس شعر سے لاء اینڈ آرڈر کی situation پر بحث کا آغاز کرتا ہوں ۔ جب ان کے اخبار کو بند کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ

دل بند ' نظر بند ' قلم بند ' زبان بند
کرتے ہو محمد کی غلامی کے نشاں بند

سیالکوٹ کے ایک شاعر نے دوسرے مصرعے میں بڑی اچھی طرح لگائی ،

دل بند، نظربند، زباں بند، قلم بند

جمہور کے اس دور میں انداز بیاں بند

جناب سپیکر! تاریخ کا بڑا مشہور مقولہ ہے جو غالباً چرچل نے بولا تھا اور اس نے کہا تھا کہ جو تحریک یا جس کام کا آغاز تشدد سے کیا جاتا ہے اس کا انجام بھی تشدد سے ہوتا ہے۔ مجھے بڑا افسوس ہوا ہے کہ میری کچھ بہنیں سمجھتی ہیں کہ آج موقع ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب ہمارے سامنے بیٹھے ہیں۔ آج ان سے ہم نے اگلے پچھلے بدلے لینے ہیں لیکن میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ تاریخ سے سبق حاصل کریں۔ تاریخ سب سے بڑا واعظ ہے۔ پچھلے دور میں جن لوگوں نے اس طرح کے ظلم کئے' اس طرح کی کارروائیاں کیں تو ان کا انجام یہ ہے کہ کچھ جیلوں میں پڑے ہیں' کچھ کہیں اور پڑے ہیں۔ یہ تاریخ کا المیہ ہے۔ جو لوگ جمہوریت کو تار تار کرنے کے لئے ایسے کام کرتے ہیں ان کو تاریخ سیاہ حروف سے لکھتی ہے۔ راجہ بشارت صاحب سے شروع میں جو کچھ میں نے کہا تھا وہ اس لئے کہا تھا کہ ٹیلی فون پر اتنا ہی کہہ دینا کہ رانا ثناء اللہ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے' کافی نہیں ہے۔ ان کا برسر اقتدار گروپ سے تعلق ہے۔ ان کو چاہئے تھا کہ آج اس floor پر بتاتے کہ کن لوگوں نے رانا صاحب کی اس طرح تذلیل کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تذلیل رانا ثناء اللہ کی نہیں ہوئی بلکہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے 371 میں سے ہر ممبر کی ہوئی ہے۔ مجھے پھر شاعری کی زبان استعمال کرنی پڑتی ہے بہاول پور کے ایک شاعر نے کہا تھا کہ،

بن گیا ہو جس جگہ قانون بنیے کی دکان

چند سکوں کے عوض انصاف بکتا ہو جہاں

خانقاہوں میں چھپے بیٹھے ہوں حق کے پاسباں

جس جگہ ہو راہزنوں کی صف پہ میر کارواں

اے ابابیلو! وہاں پہ برق گرنی چاہئے

پتھر برسنے چاہئیں، کنکر برسنے چاہئیں

جناب سپیکر! اگر آج ہم نے اس واقعہ کو صرف رانا صاحب کی حد تک جانا تو میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ڈاکٹر جاوید صاحب کے گھر میں فائرنگ کا جو واقعہ ہوا ہے' اس کی بھی ہمیں تکلیف ہے' ہم اسے بطور طنز یا بطور taunt بیان نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے جن جن بھائیوں کے ساتھ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال میں زیادتی ہوئی ہے۔ میں سیالکوٹ سے کل آیا ہوں' لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال یہ ہے کہ وہاں ایک گلی میں تین ڈاکوؤں نے تین لوگوں سے موٹر بائیک چھین کر ان کے گھر میں ڈاکہ ڈالا اور سارے زیورات لوٹ کر لے گئے۔ یہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے۔ آپ آج کے اخبارات پڑھ لیں کہ ایک خاتون کو ڈاکہ مارنے سے مزاحمت پر قتل کر دیا گیا اور اس کے خاوند کو زخمی کر کے سارا مال و اسباب لے کر چلے گئے۔ جناب سپیکر! میں جناب راجہ بشارت صاحب سے درخواست کروں گا کہ ہم بڑی اچھی طرح جانتے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو کس طرح سے ٹھیک کیا جاتا ہے۔ یہ کس طور پر بتائیں کہ حکومت اس لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو ٹھیک کرنے کے لئے یہ کچھ کر رہی ہے؟ میں ایک بار پھر اس واقعہ کے متعلق وزیراعلیٰ سے' راجہ بشارت اور وزراء سے درخواست کروں گا کہ اس کو رانا ثناء اللہ کا واقعہ نہ سمجھیں بلکہ اس کو اس کے حتمی انجام تک پہنچانے کے لئے وہ اگلے سیشن میں اس فورم پر بتائیں کہ کن لوگوں نے یہ واقعہ کیا ہے اور حکومت نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

Thank you very much

جناب احمد ملک ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ملک صاحب!

جناب احمد ملک ، جناب والا! سب سے پہلے میں راجہ بشارت صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ کتنی پیاری اور میٹھی باتیں کرتے ہیں ۔ ہر آدمی اسے پسند کرتا ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ وہ جو بات کرتے ہیں اس پر عمل بھی کر کے دکھائیں ۔ ایک طرف ہم سے ہمدردی show کرتے ہیں کہ رانا صاحب آپ کے ساتھ تشدد ہوا' ظلم ہوا۔ کیا کارروائی

کی؛ یہاں ہمارے قائد ایوان چودھری پرویز الہیٰ جو اقتدار کے مالک بنے بیٹھے ہیں جو کہ یہاں موجود نہیں ہیں' مجھے ان سے شکایت ہے کہ وہ سب کے وزیراعلیٰ ہیں۔ ہم نے ان کے مخالف ووٹ ڈالا لیکن آج وہ اس پورے ہاؤس کے وزیراعلیٰ ہیں۔ انہوں نے ہمارے لئے کیا کیا ہے؟

"دشمن مرے تے خوشی نہ کریے سجناں دی مر جانا"

آج ہماری باری ہے' ہم آج مرے ہیں' کل آپ کی باری ہو گی پھر آپ برداشت کریں گے۔ جناب سپیکر! یہ ہمارا گھر ہے اور اس گھر میں کوئی بات کرے' کوئی discussion کرے' ہمیں یہ حق ہے کیونکہ یہ گھر ہمارا ہے۔ گھر کو اگر جنت بنانا ہے تو بنائیں کیونکہ یہ ایک اچھی بات ہے۔ برے کو برا کہیں' اچھے کو اچھا کہیں۔ اگر کوئی برا کام کرتا ہے تو اسے کہیں کہ یہ بُرا ہے اور عملی طور پر یہ کر کے دکھائیں۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ بی بی! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی باری بھی آئے گی۔ جی' محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد: شکریہ' مہربانی۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ہمارے بھائی رانا ثناء اللہ خان کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے' جو زیادتی ہوئی ہے اور آج وہ اس ایوان میں موجود ہیں۔ خدا کی قسم اٹھا کر کہہ رہا ہوں پتا نہیں جو حکومتی ایوان میں ہیں' ان کو شرم آ رہی ہے یا نہیں لیکن میرا سر شرم سے جھک رہا ہے کہ ہمارے ایک ساتھی کے ساتھ ایک ایسا سلوک ہوا ہے جو کسی جانور کے ساتھ بھی نہیں ہوتا اور یہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کو موقع دیا جائے گا' آپ کھل کر بات کرنا۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کی کارروائی انتہائی خوشگوار ماحول میں چل رہی ہے۔ اگر میرے بھائی نے بات کرنی ہے تو آپ ان کو موقع دیں کہ وہ اپنی

تقریر کر لیں لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر اس طرح بات نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!

محترمہ نسیم لودھی: جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ رانا صاحب کے ساتھ اس طرح کا سلوک ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی اپنی لگتی پھبتی ہو کہیں خاندانی جھگڑے ہو سکتے ہیں' علاقائی جھگڑے ہو سکتے ہیں۔ عام طور پر یہ باتیں دیکھنے میں آئی ہیں کہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ ملک میں بہت ظلم بھی ہوتے ہیں۔ عورتوں کے ساتھ بھی زیادتی ہوتی ہے۔ مردوں کے ساتھ بھی زیادتی ہوتی ہے۔ رانا صاحب تو اس ایوان کے ایک معزز رکن ہیں۔ ان کے لئے تو سب بول رہے ہیں۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے' آپ پچھلے اوراق اٹھائیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اگر کسی نے یہ بھی کہا ہے کہ جناب وزیراعظم آپ نے ہمیں کہا تھا کہ روٹی ' کپڑا اور مکان ملے گا لہذا ہمیں مکان مہیا کئے جائیں۔ یعنی جب انھوں نے اپنے لئے مکان کا تقاضا کیا تو اس وزیراعظم نے خود 24 لوگوں کو لاڑکانہ میں گولی مروا دی۔ اس وقت امن و امان کہاں گیا تھا؟ مجھے افسوس ہے کہ آج ایک رکن کو تھوڑی سی تکلیف پہنچی ہے تو واویلا کیا جا رہا ہے۔ ہمیں بھی اس پر افسوس ہے لیکن اس کے لئے ہمارے وزیراعلیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ہم اس کی تحقیقات کروائیں گے۔ جس کسی نے بھی یہ زیادتی کی ہے اسے سزا دی جائے گی لیکن یہ چیزیں اتنی جلدی سامنے آنے والی نہیں ہیں' اس کے لئے وقت درکار ہوتا ہے۔ یہاں جب انسانی حقوق کی بات کی جاتی ہے تو رانا صاحب بھی اپنی زبان پر تھوڑا کنٹرول رکھا کریں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ صبا صادق: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز ' آرڈر پلیز۔ آپ سب تشریف رکھیں۔ میں نے floor محترمہ نسیم لودھی کو دیا ہے۔ آپ کو بات کرنے کا پورا پورا موقع دیا جائے گا۔

محترمہ نسیم لودھی: رانا صاحب خواتین کے ہوتے ہوئے نازیبا الفاظ منہ سے نکالتے ہیں

جو کہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہاں مائیں' بہنیں بیٹھی ہوتی ہیں۔ میں آپ سے یہ بات بھی کہوں گی کہ پولیس کی اصلاح کی جائے' محکمہ پولیس کی طرف توجہ دی جائے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے بھی اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہو گی تو اس کا ازالہ ضرور کیا جائے گا۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان : جناب سپیکر ! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی' کرنل صاحب !

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان : جناب سپیکر ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو کچھ بھی ہوا ہے یہ غیر انسانی فعل ہے۔ اس پر ہمیں شور کر کے ایک دوسرے کو چپ کرانے کی بجائے' تجزیہ کرنا چاہئے۔ اس بابت انکوائری کی جائے اور حقائق سے ہاؤس کو آگاہ کیا جائے۔ یہ صرف رانا صاحب کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ پورے ہاؤس کے ساتھ ہوا ہے۔ ہم سب اس ہاؤس کے ممبر ہیں۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ !

محترمہ فرزانہ راجہ : جناب سپیکر ! مجھے آج یہاں پر بات کرتے ہوئے بڑا دکھ اور افسوس ہو رہا ہے کہ حزب اقتدار کی طرف جو ہماری خواتین بہنیں اور بھائی ہیں' ہم ان کی بہت عزت کرتے ہیں انہوں نے آج جس طرح بے صبری کا مظاہرہ کیا ہے وہ مناسب نہیں ہے۔ ہم تو یہ توقع کر رہے تھے کہ وہ یکجہتی کا مظاہرہ کریں گے اور رانا صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا اس پر ہمارے ساتھ وہ بھی افسوس کریں گے۔ یہ صرف رانا ثناء اللہ کے ساتھ نہیں بلکہ پورے ایوان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ یہ ہمارے معزز رکن ہیں' ہمارے ساتھی ہیں' بھائی ہیں۔ ہم یہاں سب ایک گھر کی طرح ہیں' ہم لوگ یہاں پر ایک خاندان کی طرح ہیں۔ اگر اس میں کسی کو دکھ درد' تکلیف پہنچتی ہے تو ہم سب کو اس میں برابر کا شریک ہونا چاہئے' نہ کہ ہمیں اس پر خوشی منانی چاہئے۔ نہ ہی ہمیں اس پر ہنسنا چاہئے' نہ یہ کہنا چاہئے کہ ان کے ساتھ ٹھیک ہوا ہے۔ مجھے اس بات پر بے حد افسوس ہے۔ بہر حال یہ سوال ہم

سے بار بار پوچھا جا رہا ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب کا تعلق تو مسلم لیگ (ن) سے ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی ان کے لئے کیوں آواز بلند کر رہی ہے؟ ان کے لئے کیوں آواز اٹھا رہی ہے؟ تو میں کہوں گی کہ ہمارا ایک ہی موقف رہا ہے' ایک ہی جواب ہے کہ چاہے کوئی آدمی پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتا ہو' مسلم لیگ (ن) سے ہو' مسلم لیگ (ق) سے ہو یا اس کا تعلق ایم ایم اے سے ہو' جس کے ساتھ بھی زیادتی ہو گی پاکستان پیپلز پارٹی کے لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے اور ان کے لئے آواز بلند کریں گے کیونکہ یہ سبق ہمیں قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو اور ہماری قائد بے نظیر بھٹو نے دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں ہمیشہ یہ کہتی رہی ہوں اور آج بھی کہوں گی کہ کسی کو یہ غلط فہمی یا خوش فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ اپوزیشن بنچز کے لوگ ہمیشہ اپوزیشن بنچوں پر ہی بیٹھے رہیں گے اور حکومتی ارکان ہمیشہ حکومتی سیٹوں پر ہی بیٹھے رہیں گے۔ یہ ایسی بات نہیں ہے بلکہ جب بھی کوئی فیصلہ کریں تو یہ سوچ سمجھ کر کریں کہ اگر آپ اپوزیشن کے بنچز پر بیٹھے ہوتے اور ایسا واقعہ یا سانحہ آپ کے ساتھ ہوتا تو آپ کیا محسوس کرتے' آپ کے خیالات کیسے ہوتے اور آپ کیسے شور مچا رہے ہوتے؟ ہمیں ایک مثال قائم کرنی ہے کہ سیاست دان ملک کی عوام' قوم کا دکھ درد بانٹنا چاہتے ہیں' ان کی بہتری چاہتے ہیں۔ یہ آپس میں نہیں لڑتے اور نہ ہی ایک دوسرے کا مذاق اڑاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں وزیر قانون اور آپ سے یہ مطالبہ کروں گی کہ جن لوگوں نے رانا ثناء اللہ کے ساتھ زیادتی کی ہے انھیں بے نقاب کیا جائے اور اس کے ذمہ دار لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور یہ ثابت کیا جائے کہ یہ حکومت ایک با اختیار حکومت ہے۔ کسی کی کٹھ پتلی نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ چوہدری خضر الیاس ورک صاحب!

چوہدری خضر الیاس ورک: بسم اللہ الرّحمٰنِ الرّحِیم۔ جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ رانا صاحب کے ساتھ جو واقعہ ہوا اس بارے میں اپوزیشن کی

طرف سے قرار داد پیش کی گئی کہ سب کارروائی روک کر رانا صاحب کے حوالے سے بات کی جائے۔ آپ نے اس حوالے سے اپوزیشن کی بات سنی۔

جناب والا ! میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ امن و امان کی صورتحال پنجاب میں تھوڑی سی خراب ہے۔ پورے ملک بلکہ پوری دنیا میں ہی امن وامان کی صورتحال خراب ہوتی رہی ہے۔ امریکہ کے صدر قتل ہوئے لیکن وہاں جمہوریت کو چلنے کا موقع دیا جاتا رہا۔ سویڈن جو کہ ایک ویلفیئر سٹیٹ ہے اس کا وزیر اعظم قتل ہوا لیکن جمہوریت وہاں بھی چلتی رہی۔ مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ کارروائی کسی ایسے تیسرے فریق نے کروائی ہے جو جمہوریت کو چلتے نہیں دیکھ سکتا۔ حکومتی اور اپوزیشن بنچز کی طرف سے جس قسم کے ردعمل کا اظہار کیا گیاہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ جمہوریت کی گاڑی چلتی رہے۔ رانا صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے یہ ان لوگوں کا کیا دھرا ہے جو ملک سے باہر بیٹھے صرف ایک ہی بات کی تاڑ لگائے ہوئے ہیں کہ یہ حکومت ناکام ہو اور جو بارہ ارب ڈالر جنرل مشرف صاحب نے خزانے میں جمع کئے ہیں ان کو لوٹنے کے لئے وہ دوبارہ آ جائیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ آرڈر پلیز ۔ آرڈر پلیز۔ آپ سب تشریف رکھیں ۔ انھیں اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

چودھری خضر الیاس ورک : جناب والا ، اس واقعہ کو بنیاد بنا کر اپوزیشن نے اجلاس بلوایا۔ ہم سب نے ان کی بات سنی تو میرا خیال ہے کہ اس پر کافی باتیں ہو چکی ہیں۔ اب امور حکومت کے حوالے سے بھی بات کی جائے۔ اس واقعہ کی ہم سب مذمت کرتے ہیں۔ رانا صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے یہ اچھا نہیں ہوا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارا یہ موقف بھی ہے کہ یہ کسی ایسے فریق کی طرف سے کیا گیاہے جو کہ باہر بیٹھے پیسے کے زور پر سیاست کرتے رہے ہیں۔ یہ سب انہی کا کیا دھرا ہے۔ اسی کے ساتھ میں اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ جناب رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ رانا ثناء اللہ والا واقعہ کوئی عام واقعہ نہیں ہے۔ انھوں نے جو تفصیل بیان کی ہے میں اس میں نہیں جاؤں گا۔ میں سب سے پہلے Constitution کا Preamble پڑھوں گا جو کہ بہت ضروری ہے۔ آرٹیکل 4 میں آتا ہے

> "4. **Right of individuals to be dealt with in accordance with Law, etc.** (1) To enjoy the protection of law and to be treated in accordance with law is the inalienable right of every citizen Wherever he may be, and of every other person for the time being within Pakistan."

اس کے بعد آپ آرٹیکل 66 پر آجائیں۔

> "66. **Privileges of Members, etc. (1)** Subject to the Constitution and to the Rules of Procedure of Majlis-e-Shoora (Parliament), there shall be freedom of speech in Majlis-e-Shoora (Parliament) and no member shall be liable to any proceedings in any court in respect of anything said or any vote given by him in Majlis-e-Shoora (Parliament) and no person shall be so liable in respect of the publication by or under the authority of Majlis-e-Shoora (Parliament) of any report, paper, votes or proceedings."

جناب سپیکر! اگر رانا ثناء اللہ صاحب نے یہاں پر کوئی ایسی بات کی تھی ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ چیلنج نہیں ہو سکتی تھی۔ This can not be discussed. آپ کی

پروسیڈنگ کی کاپی جانا This is a breach of privilige of the House دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو وقوعہ ہوا ہے under the law ایف آئی آر 154 کے تحت mandatory ہے اور یہ رجسٹر ہونی ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ سب نے کہا ہے کہ وقوعہ ہوا ہے۔ کس نے کیا؛ زید نے کیا' بکر نے کیا یا کسی ایجنسی نے کیا؛ But if it is still not traced مگر اس کی جو ایف آئی آر درج ہونی ہے اس کو کسی طریقے سے بھی stop نہیں کر سکتے۔ Pakistan Criminal Law General 1992 میں جسٹس اجمل میاں نے کہا ہے؛

> "Law requires the officer incharge of the police station to reduce into writing the information given to him in the event of commission of a cognizable offence. Petitioners have made a written report disclosing the commission of the cognizable offence Station House Officer, therefore, was bound under law to record the report."

جناب سپیکر! یہاں پر اس کی دوسری رولنگ آتی ہے۔

> "Officer Incharge of a Police Station was under legal obligation to enter information disclosure."

آپ دیکھیں کہ وقوعہ کے بعد آج تک اس کی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی تو Where does lie the sanctity and authority of the Government? میں نے یہاں پر ایک دفعہ بات کی تھی جس پر "نیشن" اور "ڈیلی ٹائمز" نے Who rules the Punjab? آرٹیکل لکھا تھا اس میں انھوں نے رانا صاحب سے بھی کہا تھا کہ He should be watchful. He already had a lesson. مگر جو under the Constitution and Law of Criminal Procedure Code میں جو بنیادی right ہے' آپ ایف آئی آر

درج نہیں کر رہے جس پر عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ کے فیصلے ہیں۔ اگر آپ اس کی ایف آئی آر درج نہیں کرتے تو How can you proceed further? میں کہتا ہوں انھوں نے ایک ایف آئی آر درج کی ہے Whether that is right or wrong? آپ اس کو درج کر کے اس کی investigation کریں اور Then you can proceed further باقی رہ گیا یہاں پر بات کرنا۔ انھوں نے بات کی ہے۔۔۔

If it was derogatory, you are not supposed to provide the information. Even the courts can't challenge that

جناب سپیکر! آگے لاء اینڈ آرڈر کی بات آ جاتی ہے۔ ہمیں بڑا افسوس ہے کہ وزیر صحت کے گھر پر فائرنگ ہوئی اور انھوں نے کہا کہ فوراً دس آدمی trace کر لئے گئے ہیں۔ ثناء اللہ بھی ایک انسان ہے۔ اس ایوان کا تین دفعہ رکن رہا ہے۔ اس کا گناہ صرف یہ ہے کہ ہم لوگ lower middle class کے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کسی جرنل کا بیٹا ہوتا تو یہ آج تک زمین ہلا دیتے۔ اگر کسی بیوروکریٹ کے بچے کے ساتھ ہوتا تو آپ ایکشن لیتے۔ یہ نہ دیکھیں۔ یہ مکافات عمل ہے۔ ایک شعر ہے،

ہم تو گلشن سے چلے جائیں گے صحرا میں مگر
تم پر جب وقت پڑے گا تو کدھر جاؤ گے

جناب سپیکر! یہ جذبات کی بات نہیں ہے۔ یہ اصول کی بات ہے۔ آپ ایک وقوعہ کی ایف آئی آر درج نہیں کر رہے' اس کی تفتیش نہیں کر رہے۔ رانا صاحب کو نہیں پتا میں ان کے علم میں اضافے کے لئے عرض کرتا ہوں کہ 8 بجے پولیس کے ڈی پی او کی کال intercept ہوئی ہے اور اس نے کہا ہے کہ ہمارے arrangements مکمل ہیں۔ ایس ایچ او پیپلز کالونی اور ایس ایچ او سول لائنز کو کہا گیا ہے کہ تم پرانے میئر ہاؤس میں رابطہ کرو۔ جناب! وہاں کون بیٹھتے ہیں' پتا کیا جانے؛ ہمیں threatening calls آتی ہیں۔ رانا اعجاز صاحب کہتے ہیں کہ یہ ڈرامہ ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا لائیو سٹاک میں لکھا ہوتا ہے artificial insemination۔ رانا اعجاز صاحب political artificial insemination

کی پیداوار ہیں۔ یہ کوئی الیکشن جیت کر نہیں آئے۔ آپ دیکھیں کہ کوئی بھی جمہوری آدمی جو جمہوریت پر یقین رکھتا ہے وہ ایسی بات نہیں کرتا۔ ہر آدمی نے اس پر دکھ کا اظہار کیا ہے۔ رانا ثناء اللہ سے ہمارا سو اختلاف ہو سکتا ہے مگر جب جمہوریت کی بات آتی ہے جب قانون کی بات آتی ہے تو آپ بات نہیں کرتے۔ آپ دیکھیں کہ وزیر صحت کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ جس وزیر کی گاڑی چھینی گئی تھی میں نے اس کی شکل نہیں دیکھی۔ اگر شکل دیکھ لوں تو بڑی خوشی ہو گی۔ اگر ہیں تو اپنی شکل دکھا دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ بات کریں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کو on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ اس کی تفتیش کرائیں کہ یہ گاڑی کیسے چھینی گئی؟ اس کے کیا محرکات تھے؟ یہ وہاں کیا کرنے گئے تھے؟ کیا وجہ تھی؟ گاڑی پر نمبر کس کا تھا؟ گاڑی کس کی تھی اور کون تھا؟ ڈپٹی سپیکر کے بھانجے اغوا ہو گئے ہیں۔ ہماری پارٹی کے سیکرٹری جنرل سینیٹر رضا ربانی کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ ان کے بہنوئی بینک سے پیسے لے کر نکلے ہیں تو وہ قتل ہو گئے ہیں۔ میں نے اس دن کہا تھا کہ یہ پنجاب کی پولیس They are dacoits in uniform. اور آج آپ اس وقت دیکھیں کہ آج بھی آپ کے ہوم سیکرٹری نے یہاں پر تشریف لانا پسند نہیں فرمایا۔ لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی ہے اور یہاں پر آئی جی بھی نہیں آئے۔ آپ کلرکوں کی بادشاہی کر رہے ہیں۔ میں اب بھی کہتا ہوں کہ آپ اپنے اختیارات لیں۔ اختیارات آپ نے استعمال کرنے ہیں۔ جب تک آپ کی writ of Government, authority establish نہیں ہو گی' وہ آپ نہیں کر سکیں گے۔ [*************
********************************]* اس میں آپ خود فیصلہ کریں۔

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اختیار کوئی نہیں دیتا۔ آپ کو اختیارات چھیننے پڑیں گے۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ بھی اختیار چاہیں اور بے بسی کا مظاہرہ بھی کریں؟ اب آپ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال دیکھیں کہ صوبے میں average پندرہ سے بیس گاڑیاں چھینی جا رہی ہیں۔ 80 فیصد کیسوں کی رجسٹریشن نہیں ہو رہی۔ آپ انصاف کی بات کرتے ہیں۔ آپ گاڑیوں کی بات کرتے ہیں۔ آپ چوہدری ظہیر صاحب اور ڈاکٹر شفیق صاحب کی ڈیوٹی لگائیں کہ کیا ڈی پی او فیصل آباد چوری کی گاڑیاں استعمال نہیں کرتا؟ کیا پولیس والوں کے پاس چوری کی گاڑیاں نہیں ہیں؟ ان کی down custom paid گاڑیاں نہیں ہیں؟ آپ مجھے اس کا انچارج بنائیں میں آپ کو پکڑ کر دیتا ہوں اور آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ یہ لوگ جنہوں نے قانون کی بالادستی کے لئے لڑنا ہے' رانا ثناء اللہ نے ایک سزا کاٹ لی ہے' اور کوئی ہو گا' قاسم ضیاء' راجہ ریاض چلے جائیں گے مگر اس ادارے نے رہنا ہے اس ادارے کو مضبوط کریں۔ آپ دیکھیں کہ آج انہوں نے کیا کہا ہے کہ رانا ثناء اللہ کے ساتھ کسی کی ذاتی دشمنی ہے بہت اچھی بات ہے۔ اگر کوئی ذاتی دشمنی ہے تو ان لوگوں کو پکڑیں اور ان کو expose کریں۔ اس میں رانا ثناء اللہ بھی expose ہوں گے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ حکومتی بنچز کو افسوس ہوا ہے یا یہ مذمت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ above آ کر اس مسئلے پر سوچیں کیونکہ آپ جب تک اپنے ساتھیوں کا خیال نہیں کریں گے تو آپ کا بھی نہیں ہو گا۔ کل یہ آپ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگ ہمیں چھوڑ کر ادھر چلے گئے ہیں in terms of "لوٹا" جو بھی ان کو کہتے ہیں' میں تو ان کو نہیں کہتا۔ انہوں نے اپنی وفاداریاں بدلی ہیں' جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں رہے یہ آپ کے ساتھ بھی نہیں رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ (قطع کلامیاں) جی' خانزادہ صاحب! آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ بی بی! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے خانزادہ صاحب کو floor دیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کیا میں بیٹھ جاؤں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں کافی بات ہو گئی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ، جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں سب سے پہلے آپ کی وساطت سے رانا صاحب سے مخاطب ہوتا ہوں کہ جو آپ کے ساتھ ہوا ہے میں اس کی مذمت بھی کرتا ہوں اور مجھے اس کا بڑا دکھ بھی ہے۔ میں رانا صاحب کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اس سے جو دکھ آپ کے بچوں اور خاندان کو پہنچا ہو گا' میں اس میں بھی آپ کے ساتھ شریک ہوں۔ میں ہاؤس میں ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں سب سے پہلے ہاؤس کے decorum and etiquettes maintain کرنے ہوں گے۔ worthy Speaker ہمیشہ یہی اپیل کرتے رہتے ہیں کہ سپیکر کو موقع دیں کہ وہ اپنے آپ کو express کر سکیں۔ ہم جو یہاں پر آتے ہیں اور ادھر بیٹھے ہیں ہم ایک دوسرے کے ideas لینا چاہتے ہیں۔ آج یہاں پر جو ہماری بحث ہو رہی ہے یہ لاء اینڈ آرڈر پر ہے لیکن لاء اینڈ آرڈر سے ہم بالکل wrong track پر چل پڑے ہیں

**]

****

[***] (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ، آپ میری بات سنیں [**********] میں نے اس کو study کیا ہے۔

آوازیں، کیا study کیا ہے؟

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ، [*********************] (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے)

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 45 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ، آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ میری بات تو سنیں۔ میری بات سنیں۔ جناب! مجھے بولنے دیں۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جناب قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف،جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست سے کہنا چاہوں گا کہ ابھی بڑی خوبصورتی سے انہوں نے کہا کہ بات لاء اینڈ آرڈر پر چل رہی تھی اور بات اس طرف ہم لے گئے۔ تو میں یہ کہوں گا کہ وہ اپنے گریبان میں جھانکیں' ذرا دیکھیں خود انہوں نے کیا کہا ہے۔ دوسرا میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ نے کافی الفاظ حذف کرائے ہیں جو بات ثابت نہیں ہوسکتی آپ یا تو آج ثابت کریں کہ ملک کس نے توڑا تھا تو میں آپ کو بالکل نہیں کہوں گا۔۔۔(قطع کلامیاں) [**********************************

****

**]

جناب سپیکر،پلیز۔ تشریف رکھیں' بات ہو گئی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان ،جناب سپیکر! ہم بڑے صبر و تحمل سے بات کر رہے ہیں اور ہم out of rules نہیں جا رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر یہ بنگلہ دیش کی بات شروع کریں گے تو بہت سے لوگ یہاں پر بے نقاب ہوں گے۔ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ان الفاظ کو آپ کارروائی سے حذف کر دیں ورنہ اسی پر بحث شروع ہو جائے گی۔

جناب سپیکر، محمود الرحمٰن کمیشن کے حوالے سے جتنی بھی باتیں معزز اراکین نے اس معزز ایوان میں کی ہیں میں وہ سب کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ ،جناب سپیکر! میں یہاں پر پھر ابھی اگر آپ کہتے ہیں تو جو بات انہوں نے کی ہے میں اس کا جواب دینا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر، نہیں۔ اس کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ ، جو بات انہوں نے کی میں اس کا جواب دے رہا تھا۔

جناب سپیکر، اس کا حوالہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ ، اگر وہ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے میں آگے چلتا ہوں اور امن عامہ پر بات کرتا ہوں۔ امن عامہ کی جب ہم بات کرتے ہیں' لاء اینڈ آرڈر ایسی چیز ہے جو کسی صوبے یا ملک میں مکمل طور پر درست نہیں ہوتی ہے۔لاء اینڈ آرڈر کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ لاء اینڈ آرڈر کے لئے نئے نئے ideas دریافت کرنا ہوتے ہیں اور تب کہیں جا کر آپ کا لاء اینڈ آرڈر ٹھیک ہوتا ہے۔ اس وقت جو لاء اینڈ آرڈر ہے آپ لوگوں نے اخبارات بھی پڑھے ہوں گے' میگزین میں بھی پڑھا ہو گا کہ چودھری پرویز الہیٰ صاحب نے سب سے زیادہ صوبے میں جس بات کو ترجیح دی ہے وہ امن عامہ کو دی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو پنجاب کا لاء اینڈ آرڈر ہے وہ باقی صوبوں سے بہتر ہے۔صوبہ سرحد' سندھ' بلوچستان جتنے بھی صوبے ہیں ان سے ہمارا لاء اینڈ آرڈر بہتر ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ہماری حکومت نے جس طرح لاء اینڈ آرڈر کو priority دی ہے' انشاء اللہ جلد آپ دیکھیں گے کہ یہ جو وارداتیں ہوتی ہیں مجھے اس پر دکھ ہے اور میں اس کی مذمت کرتا ہوں' جتنی بھی وارداتیں ہوتی ہیں میں ان سب کی مذمت کرتا ہوں لیکن انشاء اللہ آپ دیکھیں گے' ہم نے ہر قسم کی وارداتوں کو کنٹرول کرنا ہے اور اسی ہاؤس میں ہم نے آپ کو ثابت کرنا ہے کہ دیکھیں آج لاء اینڈ آرڈر اچھا ہے یا برا ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں' میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت جب ہم اس ایوان میں امن عامہ پر بات کر رہے ہیں اور discussion کر رہے ہیں میرے خیال میں اس وقت عراق پر سکڈ میزائل'بی 52 بمبار اور بی 1 بمبار بمباری کر رہے ہیں۔ میں اپنے

ہاؤس کی اجازت سے اس کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور سخت مذمت کرتا ہوں۔ امریکن عراق پر جو بمباری کر رہے ہیں اس کی مذمت کرتا ہوں' السلام علیکم۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ میرے خیال میں نماز عصر کا وقت ہو گیا ہے۔ پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس کو ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے 15 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز عصر کے 15 منٹ کے وقفہ کے بعد

جناب سپیکر 5 بج کر 10 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جناب ملک اصغر صاحب!

ملک اصغر علی قیصر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے اور رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ جو واقعہ ہوا اس کے حوالے سے پنجابی کے شعر آپ کی نذر کرنا چاہتا ہوں کہ،

ربا سچیا! توں تے آکھیا سی بندیا' جا اوئے! جگ دا شاہ ایں توں
ساڈیاں نعمتاں تیریاں دولتاں نے' ساڈا نائب تے عالیجاہ ایں توں
اس لارے تے ٹور کدی پچھیا ای کہ ایس نمانے تے کیہ بیتیاں نیں
کدی سار وی لئی او رب سائیاں تیرے شاہ نال جگ کیہہ کیتیاں نیں
کتے دھونس دھتکار سرکار دی اے' کتے دھاندلی مال پٹوار دی اے
ایویں وچ بڈاں دے جان میری' جیویں پھاہی وچ کونج کرلاؤندی اے
مینوں شاہی نئیں چاہی دی رب میرے' میں تے عزتاں دا ٹکر منگناں واں
مینوں لوڑ نئیں محلاں تے ماڑیاں دی' میں تے جیون لئی نکر منگناں واں

جناب سپیکر! آج یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے سیشن چل رہا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے اندر جو لاء کا لفظ ہے وہ انگریزی ڈکشنری کا نہیں بلکہ عربی ڈکشنری کا ہے جس کا مطلب ہے "نہیں ہونا"۔ یہ اس صوبے کے اندر

قانون نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر کچھ ہے تو وہ صرف آرڈر ہے جو پتا نہیں کہاں کہاں سے دیا جا رہا ہے اور کیسے کیسے اس پر عمل درآمد ہو رہا ہے؟ کیونکہ اگر لاء نام کی کوئی چیز ہوتی تو ہیلتھ منسٹر صاحب یہ بیان نہ دیتے کہ ایک وزیر کے گھر پر فائرنگ ہو رہی ہے۔ اگر ایک وزیر جس کے اپنے گارڈ ہیں' گورنمنٹ کی سکیورٹی ہے' اس کے گھر پر فائرنگ ہو رہی ہے تو عام آدمی کا کیا حال ہوگا؟ دوسرا جیسا کہ میرے ساتھیوں نے یہاں پر واقعات بیان کئے ہیں اور رانا ثناء اللہ کے ساتھ ہونے والا واقعہ اس بات کو درپردہ کہا جا رہا ہے کہ ہم نے ان لوگوں کو جو اپنی زبان سے حق بات کہتے ہیں' حق کا کلمہ کہتے ہیں' ان کو ایک پیغام دیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہم اس قائد شہید ذوالفقار علی بھٹو کے ماننے والے ہیں جس نے حق بات کی اور سولی پر چڑھ گئے اور آج اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب تک اس منہ میں زبان ہے' ہم حق بات اور کلمۂ حق کہتے رہیں گے۔ رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ جیسا کہ ماضی میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ ہوتا رہا ہے' اگر یہ لوگ ہمیں گولیاں بھی مارنا چاہیں تو ہم خوش دلی سے اپنا سینہ ان کے آگے کھول دیں گے۔ اگر حق بات کہتے ہوئے ہمیں موت بھی آ جائے تو ہم سمجھیں گے کہ ہم سرخرو ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ حبیب جالب نے کہا تھا کہ،

محبت گولیوں سے بو رہے ہو
منہ وطن کا لہو سے دھو رہے ہو
گماں تم کو کہ رستہ کٹ رہا ہے
یقیں مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو

جناب سپیکر! جب میاں نواز شریف کی حکومت توڑی گئی تھی تو اگر اس وقت ان کے کارکن سڑکوں پر آتے تو میں سمجھتا ہوں کہ establishment اور ایجنسیوں کو کبھی یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ آج پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ایک وفادار ساتھی کے ساتھ ایسا کرتے اور اگر انہوں نے واقعی اپنے وفادار ساتھی پالے ہوتے تو پھر بھی ایسا نہ ہوتا۔ ہم

انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان پیپلز پارٹی کے لوگ' جو محترمہ بے نظیر بھٹو کی قیادت پر یقین رکھتے ہیں کہ جو بندہ بھی اس اسمبلی کے اندر اور اس اسمبلی کے باہر کلمہ حق کہے گا' جو بھی حق و صداقت کی صدا بلند کرے گا ہم انشاء اللہ تعالیٰ دامے درمے' قدمے سخنے اس کے ساتھ ہوں گے اور میں اپنے بھائیوں سے بھی گزارش کروں گا کہ یہ دَور آتے جاتے رہتے ہیں۔ یہ مکافات عمل ہوتے ہیں۔ آپ کو رانا ثناء اللہ صاحب نے اپنی جو پٹی دی ہے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو سنبھال کر رکھنے گا کہ پتا نہیں آنے والے وقت میں وہ پٹی کن کن آنکھوں کی زینت بنے گی۔ میں ایک اور شعر کہتا ہوں کہ۔

تم سے پہلے جو ایک شخص یہاں تخت نشیں تھا
اس کو بھی اپنے خدا ہونے کا اتنا ہی یقیں تھا

آج جو بیجا جائے گا وہ کل کو کاٹا جائے گا۔ جیسا کہ ٹریژری بنچ سے میرے ایک بھائی نے کہا کہ جمہوریت کو بدنام کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور انہوں نے اشارہ دیا کہ اس میں شاید پنجاب حکومت کا کوئی دخل نہ ہو۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ایسی کوئی بات ہے تو اس کو کس نے روکنا ہے؟ ظاہر ہے حکومت کے ایوانوں میں جو لوگ بیٹھے ہیں وہی اس کا تدارک کریں گے اور وہی ان ملزموں کو بے نقاب کریں گے۔ جو رانا ثناء اللہ کے ساتھ واقعہ ہوا یہ نہ صرف ان کے حلقے کے اڑھائی لاکھ لوگوں بلکہ پورے پنجاب کے ان ووٹروں کے منہ پر طمانچہ ہے جنہوں نے ہم کو elect کر کے ادھر بھیجا ہے۔ یہ ویسے پیغام دیا گیا کہ جو بھی حق سچ کی بات کرے گا اس کا رانا ثناءاللہ کی طرح حال کیا جائے گا۔ میں پھر یہ بات کہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں آج اس ایوان کے floor سے چیلنج کرتا ہوں کہ جو برائی ہو گی' چاہے وہ establishment کی طرف سے ہو' آئی ایس آئی کی طرف سے ہو' حکومت کی طرف سے ہو اس پر جو پبلک کی فلاح' اس صوبے اور ملک کی عوام کی بہبود کے لئے ہو گا ہم وہ آواز بلند کرتے رہیں گے جب تک کہ ہماری زبان کاٹ نہ دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب حسن اختر موکل صاحب!

سردار حسن اختر موکل، بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان کے معزز اراکین سے عرض کروں گا کہ میری کوئی بات اگر کسی دوست کی طبیعت کے مطابق نہ ہو تو وہ اپنی تقریر میں اس کا اظہار کر سکتا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس واقعہ کی سنگینی کے پیش نظر تمام معزز اراکین کو سنجیدگی سے باتیں سننی چاہئیں اور کرنی چاہئیں۔ اس کے بعد اس کا کیا نتیجہ آتا ہے یہ تو بعد کے فیصلے کی بات ہے۔ سب سے پہلے میں اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے نہایت ہی معزز رکن کے ساتھ ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو میں سمجھتا ہوں کہ باعث شرم ہے۔اب باتیں چل رہی ہیں۔ دوست جذباتی ہو جاتے ہیں۔ میں نے ایک بار پہلے بھی یہاں پر یہ عرض کیا تھا کہ جو واقعہ ہوتا ہے اس کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر یہ باتیں کرنی چاہئیں۔ ماضی کو دہرانے کا فائدہ نہیں ۔ ہمیں اس سے سبق سیکھنا چاہئے۔ایک طرف سے ایک لیڈر کی بات آتی ہے تو دوسری طرف سے دوسرے لیڈر کی بات آتی ہے۔ لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے۔ ایک طرف تو دوست یہ فرما رہے ہیں کہ وہ رانا ثناء اللہ خان کے واقعہ کو اس انداز سے پیش کرتے ہیں کہ شاید یہ اس لئے ہوا کہ وہ اپوزیشن میں ہیں اور دوسری طرف وہ خود ہی یہ کہتے ہیں کہ ٹریژری بنچز کے منسٹر کے ساتھ بھی ہو گیا۔ دوسرے منسٹر کے ساتھ بھی ہو گیا۔ موجودہ دور میں violence جو ہے میں یہ نہیں کہتا کہ اس پر خاموش رہنا چاہئے لیکن اس وقت دنیا میں' اس روئے زمین پر شاید ہی کوئی ملک ہو جہاں پر یہ violence نہ ہو رہا ہو' اس کو سامنے رکھنا چاہئے۔ پاکستان میں موجودہ حکومت ہو یا اپوزیشن ہو ان کے پاس کون سا الہ دین کا چراغ ہے کہ یہ امریکہ یا انگلینڈ کا مقابلہ کرتے ہیں کہ جہاں پر ہر دوسرے منٹ پر ایک پولیس کار ریکی پر نکلتی ہے۔ یہ ذرا تخمینہ تو لگائیں' یہ کتنے لوگوں پر ایک پولیس والا ان ملکوں میں ہے اور کتنے لوگوں پر ایک پولیس والا یہاں پر تعینات ہے اور اگر یہ جرائم کا مقابلہ کریں تو میں اس معزز ایوان کے floor

پر دعوٰی سے کہہ سکتا ہوں کہ ان ممالک کی نسبت ہمارے ہاں جرائم بہت کم ہیں۔ گو ہمارے معاشرے میں ہماری اخلاقی قدروں کے پیش نظر ہمیں یہ جرائم بہت زیادہ نظر آتے ہیں۔

جناب والا! مجھے یاد ہے کہ جس دن یہ واقعہ ہوا ہم نے دیکھا اور ہم نے سنا، ہم نے پڑھا۔ میرے معزز دوست اگر تشریف فرما ہیں تو وہ بتائیں گے کہ میری ان سے بات بھی ہوئی، چیف منسٹر صاحب کی بات بھی ہوئی، آپ کی بھی بات ہوئی۔ میں نے اپنی عادت کے مطابق وہاں کے پولیس کے افسران سے بھی پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس واقعہ کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اطلاع سے مراد یہ نہیں ہے کہ suo moto لے رہے ہیں۔ ایک عدلیہ کی طرح وہ کر سکتے ہیں۔ وہ تو اس وقت حرکت میں آئیں گے یا law enforcing agencies تو اسی وقت حرکت میں آئیں گی جب ان کے پاس ایک شکایت جائے گی۔ اب یہ بات آئی، اب اس بات کو ہمیں دیکھنا ہے کہ کیا ہم اس بات کو پا سکتے ہیں کہ یہ کس نے کیا؟ ٹریژری بنچز سے آواز آئی کہ ان کی آپس میں لگتی پھبتی ہو گی جو ایسا ہوا۔ خواہ وہ ان کا ذاتی دشمن بھی ہو، قانون کی نظر میں اس معزز ایوان کے معزز رکن کے ساتھ کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ قابل معافی نہیں ہے۔ عام آدمی کے ساتھ ایسا کرنا بھی قابل معافی نہیں تو اس معزز ایوان کے معزز رکن کے ساتھ ہو رہا ہو تو وہ قابل معافی کیسے ہو سکتا ہے لیکن اسے pin point تو کرنے دیں۔ اس کی تفتیش تو چلنے دیں۔ اس کے لئے بات تو کریں۔

جناب والا! میں یہاں پر یہ عرض کرتا چلوں کہ ابھی میرے دوست نے مکافات عمل کی بات کی۔ میں کہوں گا کہ ہاں یہ مکافات عمل ہے۔ اس کو روکنا کس طرح ہے؟ اس کے آگے بند کس طرح باندھنا ہے؟ اگر تو اپوزیشن نے اس لئے تنقید کرنی ہے کہ یہ ٹریژری بنچ ہے اور ٹریژری بنچز نے اس لئے بات کرنی ہے کہ یہ اپوزیشن ہے تو پھر یہ بند نہیں باندھا جا سکے گا۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور مجھے میرے دوست جانتے ہیں کہ میں نے کبھی طنزاً یہ بات نہیں کی لیکن ہمیں یہ بند اس وقت باندھ دینا چاہئے تھا

جب دلائی کیمپ ظاہر ہوا تھا۔ یہ بند اس وقت باندھ دینا چاہئے تھا جب یہاں پر بہت ہی سینئر اور ہمارے اس وقت کے اسمبلی کے معزز رکن جناب یسٰین وٹو یا ملک قاسم کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا۔ یہ بند اس وقت بھی باندھ دینا چاہئے تھا جب کسی اور شریف آدمی کے ساتھ یہ ہوتا تھا تو یہ مکافات عمل نہ چلتے۔میں آج اس معزز ہاؤس میں کھڑے ہو کر آپ سے یہ عرض کروں گا کہ اگر اس وقت یہ بند نہیں باندھے گئے تھے تو آج باندھ دیجئے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں' میرے دوست بات ایجنسیوں کی کرتے ہیں۔ یہ ایجنسیوں کی بات نہیں ہے۔ اس واقعہ کے پیچھے جس کا بھی ہاتھ ہو اس ہاتھ کو توڑنا چاہئے اور اس ہاتھ کو ننگا کرنا چاہئے۔ایسا تفتیش سے ہوتا ہے۔ ایسا تعاون سے ہو گا۔ جمہوری حکومت کبھی یہ سوچ بھی نہیں سکتی کہ جمہوریت میں یہ بات ہو۔ یہ ڈکٹیٹر شپ نہیں ہے۔ یہ جمہوریت ہے جس کو لے کر ہم چل رہے ہیں۔ میں معزز دوست رانا ثناء اللہ اور ان دوستوں سے یقیناً دعویٰ سے یہ بات کہوں گا کہ کوئی بھی جمہوری حکومت اس کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتی اور نہ ہی یہ سوچا جائے گا۔

جناب والا! میں اس بات کا فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں اور آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے معزز اراکین کے جو استحقاقات ہیں اگر آپ ان استحقاقات کو بھی ایک طرف رکھ دیں۔ یہ ہمارے معاشرے کی ایک ground reality ہے کہ لوگ آپ کی طرف دیکھتے ہیں کہ ان کو امن ملے آپ کی طرف لوگ دیکھتے ہیں کہ ان کو انصاف مہیا کیا جائے۔ جب انصاف مہیا کرنے والے ادارے کے ساتھ یہ ہو گا' جب امن کو نافذ کرنے والے ادارے کے ساتھ یہ ہو گا' وہ لوگ جو اس معاشرے میں امن اور انصاف کا ایک symbol سمجھے جاتے ہیں کہ یہ ہمیں انصاف دلائیں گے اور وہاں پر بیٹھ کر قانون بنائیں گے اور اس قانون کا نفاذ کریں گے' جب ان کے ساتھ یہ سب کچھ ہو گا تو پھر جناب والا! قیامت تو آنے والی ہے اس پر بات کیا ہو گی؟ میں ان الفاظ کے ساتھ ایک مرتبہ پھر آپ سے درخواست کروں گا کہ اس معزز رکن کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے اس کو کسی بھی حالت میں اس انداز سے نہ لیا جائے کہ یہ رانا ثناء اللہ کے ساتھ ہوا ہے۔ اراکین

آتے رہتے ہیں ' جاتے رہتے ہیں۔ جناب والا! آپ یہاں پر تشریف فرما ہیں ہم نے بہت سے دور دیکھے ہیں۔ جو کل تھے وہ آج نہیں ہیں' جو آج ہیں شاید وہ کل نہ ہوں لیکن اس ادارے کے تقدس کے لئے ' اس ادارے کو قائم رکھنے کے لئے آج یہ ذمہ داری آپ کی ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ آپ اپنی ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے اس ادارے کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے اقدامات کر جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○۔جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت عنایت فرمایا۔ میرے معزز و محترم بھائی جناب رانا ثناء اللہ کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے اس پر میں شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ رانا ثناء اللہ ہمارے اس ایوان کے معزز و محترم رکن ہیں اور اس سے قبل بھی متعدد بار وہ اس ایوان کے رکن رہے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ بحیثیت سپیکر اس ایوان کے کسٹوڈین ہیں۔ اپوزیشن کے ارکان کے بھی اور ٹریژری بنچز کے بھی کسٹوڈین ہیں۔ آج ایک واقعہ ہمارے اپوزیشن کے ساتھی کے ساتھ ہوا ہے اگر آپ اس کا تحفظ کریں گے' اس کے لئے آپ ایک ایسی مثال بنائیں گے تو اس کے نتیجے میں یقینی طور پر آئندہ آنے والے جمہوری دور کے لئے یہ ایک روشن مثال بنے گی اور بحیثیت اسمبلی کے کسٹوڈین کے آپ سے میری گزارش ہے کہ اس واقعہ کو آپ ایسے ہی نہ جانے دیں۔ اس واقعہ کے جو بھی ذمہ دار افراد ہیں ان کے خلاف سخت ترین کارروائی ہونی چاہئے۔ اگر اس طرح کے حالات رہیں گے تو حکومت کو چلانے کے لئے اپوزیشن کا جو اسمبلی میں تنقید کرنے کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے اور اس طرح کے واقعات کے نتیجے میں جو پیغام دیا جا رہا ہے کہ اپوزیشن کے لوگ اپنا کردار ادا نہ کریں اور اگر ملک میں اپوزیشن اپنا کردار ادا نہیں کرے گی تو اس سے ایک ایسی ڈکٹیٹرشپ جنم لے گی۔ ایسے حالات پیدا ہوں گے کہ جس میں کوئی بھی حکومت نہیں چل سکے گی۔ یہ دور ایسا نہیں ہے کہ جس

میں آمریتوں کو' ڈکٹیٹر شپ کو برداشت کیا جاتا ہو۔ معزز و محترم سپیکر صاحب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ افراد کو برداشت کرنا' ان کی بات کو برداشت کرنا' ان کے سخت ترین کلمات کو برداشت کرنا یہ حکومت کا رویہ ہونا چاہئے۔ میں آپ کے سامنے ایک مثال عرض کرتا ہوں کہ سیدنا امیر معاویہ جب حکمران تھے تو ان کے کسی دوست کے بیٹے نے ان کی کسی بات سے ناراض ہو کر ان کے متعلق کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ وہ میرے سامنے آئیں تو میں ان کے سر پر جوتے ماروں۔ یہ بات انہوں نے کسی کو کہی جو کہ تاریخی واقعہ ہے۔ بات چلتے چلتے سیدنا امیر معاویہ کے پاس پہنچی ۔ انہوں نے اس شخص کو بلوا کر اپنے سامنے بٹھا کر اسے کہا کہ تم میرے بھتیجے ہو اور مجھے پتا چلا ہے کہ تم میرے سر پر جوتے مارنا چاہتے ہو۔ انہوں نے اپنے سر سے پگڑی اتار کر نیچے رکھ دی اور کہنے لگے کہ یہ میرا سر حاضر ہے۔ اگر تم اس پر جوتے مار کر خوش ہو سکتے ہو تو خوش ہو لو لیکن یہ خیال رکھنا کہ تمہارا چچا بوڑھا ہو گیا ہے۔ اب اس پر زیادہ زور سے نہ مارنا۔ میرے نہایت محترم سپیکر صاحب! ان میں تنقید برداشت کرنے کا حوصلہ تھا جو کہ حکومتوں کو مدت عطا کرتا ہے' جو حکومتیں تنقید برداشت نہیں کرتیں اور جن حکومتوں میں تنقید برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا تو وہ حکومتیں چلا بھی نہیں کرتیں لہذا حکومتیں چلانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ تنقید کو برداشت اور حوصلے سے سنیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ فوج کی توہین کی جاتی ہے ۔ فوج ہمارا بڑا محترم ادارہ ہے ۔ ہمارے دل میں فوج کے لئے بڑا احترام ہے لیکن فوج کو بھی اور فوج کے سینئیر لوگوں کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ اگر وہ حکومتی ایوانوں میں آ کر براجمان ہوں گے تو جو حکومت میں بیٹھیں گے تو اس پر تو تنقید ہو گی' پھر ان کو تنقید بھی برداشت کرنی چاہئے۔ اگر ان میں تنقید برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں ہے تو وہ کیوں حکومتی ایوانوں پر قبضہ جمانے کے لئے بھاگے چلے آتے ہیں ۔وہ حکومتی ایوانوں سے دور رہیں۔ اپنے گھروں اور اپنی چھاؤنیوں اور جی ایچ کیو میں محفوظ رہیں ۔ ہم ان سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کریں گے۔ جب وہ ہمارے ایوانوں میں آ کر داخل ہوں گے تو ظاہر ہے کہ اس صورتحال میں انہیں تنقید بھی سننا ہو گی اور ہماری ایجنسیاں اس کام کے لئے نہیں بنیں

بلکہ ملک دشمن عناصر کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کے لئے ہوتی ہیں ۔لیکن بدقسمتی سے ہماری ایجنسیوں نے اپوزیشن کو اپنا دشمن سمجھ کر ان کے خلاف کارروائی کرنا شروع کر دی ہے۔ اس لئے میں اس ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ متفق اور اکٹھے ہو کر ایک آواز بلند کرنی چاہئے کہ کسی کے ساتھ بھی زیادتی نہیں ہونی چاہیے۔ ہر ایک کو اس کا جمہوری حق ملنا چاہیے۔ بات کرنے کا حق ملنا چاہیے ۔بات سننے کا حوصلہ ہونا چاہیے' جتنا آپ لوگ حوصلہ پیدا کریں گے تو اتنی ہی جمہوری روایات اس ملک کے اندر فروغ پائیں گی اور جمہوری روایات کی ابتداء بات سننے سے ہوتی ہے' اپوزیشن کو برداشت کرنے سے ہوتی ہے۔ اپوزیشن کے معزز و محترم ممبران پر ایجنسیوں کے ذریعے تشدد کرنے سے اچھی ابتداء نہیں ہو گی۔ میرے محترم بھائی! میں آخری بات جو عرض کرنی چاہتا ہوں کہ میرے بھائی موکل صاحب نے جو بات فرمائی کہ ماضی میں جو ہوتا رہا ہے وہ کوئی اچھی روایات ہم نے پیدا نہیں کیں لیکن میں یہ چاہتا ہوں اور موجودہ حکومت سے کہتا ہوں کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ چودھری ظہور الہیٰ مرحوم کے ساتھ اچھا نہیں ہوا تھا تو آپ بھی خدا کے لئے اپنے دور حکومت میں ایسا ماحول پیدا کریں کہ وہ واقعات نہ دہرائے جائیں جو پہلے ہوتے رہے ہیں۔ اچھی مثالیں قائم کیجئے' اچھا صاف ستھرا حکومتی کردار ادا کر کیجئے ۔ بہت بہت شکریہ

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

رانا شاہد قیوم، سردار شوکت علی ڈوگر ایم پی اے کے والد

اور جناب ارشد محمود بگو صاحب کے بہنوئی کی وفات

پر دعائے مغفرت

چودھری جاوید احمد : جناب سپیکر! ہمارے ایوان کے دو معزز ممبران کے والد صاحبان فوت ہو گئے ہیں۔ ایک رانا شاہد قیوم صاحب اور دوسرے سردار شوکت ڈوگر صاحب ہیں ۔ ارشد محمود بگو صاحب کے بہنوئی بھی وفات پا گئے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ایوان ان

کی مغفرت کے لئے دعا کرے۔

جناب سپیکر: جی' دعا کی جائے۔

(مرحومین کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

امنِ عامہ پر عام بحث

---(جاری)

جناب سپیکر: بی بی! آپ تشریف رکھیں میں نے راجہ ریاض احمد صاحب کو floor دیا ہے۔ جی' راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور میں خاص طور پر راجہ بشارت صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے حکومت کی طرف سے آج ہمیں لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا لیکن لاء اینڈ آرڈر پر بات شروع کرنے لگتا ہوں تو رانا ثناء اللہ صاحب کا حلیہ دیکھ کر مجھے لاء اینڈ آرڈر پر گفتگو اور تقریر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اگر اس ملک میں جمہوریت ہوتی ' اس ملک میں کچھ روایات ہوتیں تو جو کچھ رانا صاحب کے ساتھ ہوا ہے' اس پر اس صوبے کے وزیراعلیٰ اور وزیر داخلہ کا فرض بنتا تھا کہ وہ استعفیٰ دے دیتے یا ان لوگوں کو سزا دیتے جنہوں نے رانا صاحب کے ساتھ یہ سلوک کیا لیکن بدقسمتی ہم سب کی ہے' چاہے کوئی اپوزیشن میں ہے یا حکومت میں' ہم سب کی یہ بدقسمتی ہے کہ ہم آج یہ نہیں کر پا رہے۔ آج ہم دوسرے اداروں کو مضبوط کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو کمزور کر رہے ہیں ۔ اگر ہم سب مل کر آج اس ہاؤس میں فیصلہ کر لیں اگر وزیراعلیٰ صاحب ' وزیر داخلہ صاحب یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم چاہے حکومت میں رہیں یا نہ رہیں ہم نے رانا صاحب کے ملزموں کو سزا دینی ہے تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس تاریخ میں یہ سنہری حروف کے ساتھ لکھا جائے گا اور میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس کے بعد اس ملک اور اس صوبے میں کسی

کو یہ جرأت نہیں ہو گی کہ کوئی کسی منتخب نمائندے کے ساتھ یہ سلوک کر پائے ۔ جناب والا! آپ نے مجھے لاء اینڈ آرڈر پر گفتگو کرنے کے لئے کہا ہے۔ کس لاء اینڈ آرڈر پر گفتگو کروں ؟ رانا ثناء اللہ صاحب کا حلیہ دیکھ کر کس لاء اینڈ آرڈر پر گفتگو کروں ؟ ایک صوبائی وزیر کی کار چھینے جانے کے بعد' کس لاء اینڈ آرڈر پر بات کروں ؟ ایک صوبائی وزیر کے گھر پر فائرنگ کے بعد کس لاء اینڈ آرڈر پر گفتگو کروں؛ ڈپٹی سپیکر کے بھانجوں کو اغواء کر لیا گیا ہے اور اس کے بعد میرے بھائی آپ یہ کہتے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر پر گفتگو کریں ۔ اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی ۔ اس کے بعد کیا یہ سمجھتے ہیں' کیا ان کا ضمیر یہ اجازت دیتا ہے کہ یہ کہیں کہ اس صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر ہے؟ ان سب کو یہ باتیں سنانے سے پہلے میں نے یہ سوچا تھا کہ ان کے سامنے ایسی تقریر کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ یہ بے بس لوگ ہیں' یہ مجبور لوگ ہیں' یہ معذور لوگ ہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، محترمہ! تشریف رکھیں ۔ پلیز۔ تشریف رکھیں ۔ جی' راجہ صاحب !

راجہ ریاض احمد ، یہ میرے وہ دوست ہیں جو عوام کا اعتماد حاصل کر کے اس ایوان میں نہیں آئے بلکہ ان لوگوں کی معرفت آئے ہیں جنہوں نے آج رانا ثناء اللہ کا یہ حال کیا ہے اور میں اس ہاؤس میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز) : جناب سپیکر ! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : بریگیڈیئر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی' فرمائیں !

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔

راجہ ریاض احمد : انھوں نے کیا بات کرنی ہے انہی کا تو سب کیا دھرا ہے۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز) : جناب سپیکر ! اس معزز رکن کو جایا جائے کہ وہ میرے ساتھ directly بات نہ کریں۔ یہ ایوان ہے' کوئی ذاتی لڑائی نہیں لڑی

جا رہی۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائی جو کہ ابھی بات کر رہے تھے کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے ہمارے بارے میں جو قابل اعتراض الفاظ کہے ہیں کہ یہ کس طرح ووٹ لے کر آئے ہیں' مناسب بات نہیں ہے۔ میں درخواست کروں گا کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب سپیکر شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ جی' راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد : جناب سپیکر ! اس سے پہلے کہ میں اپنی تقریر کا آغاز کروں۔۔۔

جناب سپیکر : کیا ابھی آپ نے آغاز کرنا ہے؟

راجہ ریاض احمد : جناب والا ! میں یہاں پر وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بریگیڈیئر موصوف جو ابھی بات کر رہے تھے میرے پاس خالد کھرل کا فون کروا کر پیپلز پارٹی کا ٹکٹ لینے کے لئے آئے تھے اور ہم نے انھیں ٹکٹ نہیں دیا تھا۔ ان کا تو ضمیر ہی مردہ ہے۔ یہ کیا باتیں کرتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر : آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔ براہ کرم سب تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! آپ مختصر کریں۔

راجہ ریاض احمد : جناب سپیکر ! اس صوبے کے ہزاروں لوگ قتل و غارت کی نذر ہو رہے ہیں۔ لوگوں کے ہاں ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ آج اس ایوان میں ان کی آواز اٹھانے کے ساتھ ساتھ میں اپنے اس ہاؤس کے بے بس وزراء صاحبان جن کے ساتھ ڈکیتیاں ہو رہی ہیں' جن کے گھروں پر فائرنگ ہو رہی ہے ان کے ساتھ بھی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ ان کی بے حسی کو باآسانی دیکھا جا سکتا ہے۔ہاں البتہ مجھے پوری امید ہے کہ میری بات سننے کے بعد میرے بھائی راجہ بشارت صاحب آج انشاء اللہ تعالیٰ اس ملک اور اس صوبے میں ایک مثال قائم کرتے ہوئے ضرور استعفیٰ دے دیں گے۔ میں جانتا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب تو استعفیٰ نہیں دیں گے لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ راجہ بشارت صاحب آج استعفیٰ دے دیں گے۔ جس صوبے میں ڈپٹی قائد حزب اختلاف محفوظ نہیں' جس صوبے میں وزراء

محفوظ نہیں ہیں۔ اس صوبے میں فیصل آباد سے سترہ میل دور ایک گاؤں میں رہنے والا غریب میں سمجھتا ہوں کہ کسی صورت بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ہمارے علاقوں میں راہزنی' چوری اور ڈکیتیاں بہت زیادہ ہو رہی ہیں لیکن میری اس بات کو حکومتی بنچز یہ کہہ کر رد کر دیں گے کہ یہ تو اپوزیشن کے ممبر ہیں اس لئے عادتاً الزام لگا رہے ہیں۔ آپ بے شک ایک کمیٹی بنا دیں۔ میں یہ بات چیلنج کے طور پر راجہ بشارت صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ اگرچہ انھوں نے آج استعفیٰ دے دینا ہے لیکن پھر بھی اس کمیٹی کا انھیں سربراہ رکھا جائے۔ میں ثابت کر دوں گا کہ جتنے جرائم ان دو مہینوں میں صوبہ پنجاب میں ہوئے ہیں اتنے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ جو کچھ اس غریب عوام کے ساتھ ہو رہا ہے اگر اس بابت آواز نہ اٹھائی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنے فرائض سے غفلت ہو گی۔ اپنے حلقے کے عوام کے حقوق کی ترجمانی کرنا ہمارا فرض ہے۔ یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ اس صوبے میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا۔ ہم نے اس حوالے سے اجلاس بلایا لیکن بے حسی دیکھیں کہ وزیراعلیٰ صاحب اس اجلاس میں تشریف نہیں لائے۔ اگر وہ یہاں پر تشریف لے آتے تو میں نے انھیں مجبور کر لینا تھا اور مجھے پورا یقین ہے کہ انھوں نے بھی اس صوبے میں امن و امان کی خراب صورتحال پر آج استعفیٰ دے دینا تھا۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں ان بے بس' لاچار لوگوں کے سامنے کلمہ حق کہوں مجھے پورا یقین ہے' میں یہاں پر چیلنج سے کہہ رہا ہوں کہ رانا ثناء اللہ کو کوئی انصاف نہیں ملنا' کوئی ایف آئی آر درج نہیں ہونی۔ اس لئے میں اپنے اس سچے بھائی کا مقدمہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں لے کر جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ،

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر

اَشْہَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْہَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدً الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاح

حَيَّ عَلَى الْفَلَاح

(اس مرحلے پر معزز رکن جلدی میں غلط اذان پڑھ گئے)

لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر

لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ

(قطع کلامیاں)

آوازیں : انھوں نے اذان غلط پڑھی ہے۔

جناب سپیکر : راجہ صاحب ! ابھی اذان کا وقت تو نہیں ہوا تھا۔ آرڈر پلیز ۔ آرڈر پلیز۔ تشریف رکھیں۔ وہ جلدی میں سہواً غلط پڑھ گئے ہیں۔ محترمہ صبا صادق صاحبہ! آپ سب تشریف رکھیں۔ میں نے floor محترمہ صبا صادق کو دیا ہے۔

محترمہ صبا صادق : جناب سپیکر ! میں بہت دیر سے منتظر تھی کہ آپ آج مجھے بھی اس ایوان میں کچھ کہنے کا موقع دیں گے۔ میں بڑی شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ جو سلوک ہوا' اس حوالے سے پورے ایوان اور بالخصوص حکومتی بنچز نے بھی اظہار افسوس کیا۔ رانا ثناء اللہ اکیلے نہیں بلکہ 50/40 ہزار عوام کے نمائندے کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا۔ جس روز میں نے اسمبلی میں بطور ممبر حلف اٹھایا' حلف اٹھانے کے بعد مجھے اسمبلی کی طرف سے آئین پاکستان کی کاپی فراہم کی گئی۔ میرے ساتھ میرے دوسرے تمام معزز اراکین بہنوں اور بھائیوں کو بھی یہ کاپیاں فراہم

کی گئیں۔ کتنا اچھا ہوتا اگر اس آئین کا اردو میں ترجمہ کر کے ممبران کو مہیا کیا جاتا تاکہ ممبران کو معلوم ہو سکتا کہ آرٹیکل 8 سے لے کر آرٹیکل 28 تک بنیادی fundamental rights پر بحث کی گئی ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہر شخص کو آزادی رائے کا حق دیا جائے۔ اسے free movement دی جائے۔ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہر شخص کا تحفظ کیا جائے۔ میں نے تو یہ چیزیں پڑھ لیں اور آج اس ایوان میں بحث بھی کر رہی ہوں۔ میں وزیر تعلیم سے کہوں گی کہ ہمارے تدریسی اداروں اور اسلامی تعلیمات کے اداروں میں بھی پاکستان کے آئین کو پڑھایا جائے تاکہ ہر آدمی اس بات کو سمجھ سکے کہ اس ایوان کا ممبر صرف ایک فرد نہیں بلکہ وہ 50/40 ہزار لوگوں کا نمائندہ ہوتا ہے۔ رانا ثناء اللہ اکیلے نہیں بلکہ پورا پنجاب ان کے ساتھ ہے۔ میں حکومتی بنچز میں بیٹھی ہوئی اپنی بہنوں کے رویے پر بڑی حیران ہوں جو کہ بار بار میرے بھائی کے بارے میں ریمارکس دے رہی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایوان کا ممبر خواہ اس کا تعلق حکومتی بنچز سے ہو یا حزب مخالف کے بنچز سے وہ اس ایوان کا نمائندہ ہوتا ہے۔ رانا صاحب کے ساتھ جو سلوک ہوا ہے اس کی پرزور مذمت کرنا ہم سب پر لازم ہے۔ میں کہوں گی کہ میری ایسی بہنیں جنہوں نے آج تک کسی سکول یا کالج کا کبھی دروازہ نہیں دیکھا وہ آج یہاں پر موجود ہیں۔ گریجویشن کی شرط سے کیا حاصل ہوا کہ انھیں پاکستان کے آئین سے آگاہی نہیں ہے۔ انھیں اپنے بنیادی حقوق کا علم ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں بات کو سمیٹتے ہوئے وزیر قانون جو کہ یہاں ہاؤس میں تشریف فرما ہیں سے گزارش کروں گی کہ قانون کی طالبہ ہونے کی حیثیت سے مجھے اس چیز کا علم ہے کہ first information report کو درج کروانا پاکستان کے ہر شہری کا حق ہے۔ اگر ایف آئی آر درج نہیں ہوتی تو اس ملک میں انصاف کیسے اور کہاں سے فراہم ہو گا؟ میری بات یہاں ختم نہیں ہوتی، میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گی ---

آغا علی حیدر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترمہ! معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ ان کی بات سنیں۔

آغا علی حیدر، جناب سپیکر! راجہ صاحب کی رکنیت ختم کی جائے کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں' انھوں نے اذان غلط دی ہے۔ پوری اسمبلی سے میری التجا ہے کہ ان کی رکنیت ختم کر کے انھیں اقلیتی سیٹ دی جائے۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! جلدی میں غلطی ہو گئی ہے میں دوبارہ اذان دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! چھوڑیں۔ محترمہ بات کر رہی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ صبا صادق، جناب والا! آپ کی خدمت میں آخری بات عرض کرنا چاہتی ہوں میں بڑی دیر سے آپ سے درخواست کر رہی تھی کہ equality of citizens اسی آئین کا حصہ ہے اور آرٹیکل 25 اس پر بحث کرتا ہے جس کے لئے میں آپ سے درخواست کروں گی کہ آپ اس ایوان میں بھی equality کا حساب لازم فرمائیں تاکہ ہم خواتین صرف آپ کو آواز نہ دیتی رہیں کہ ہماری بھی آواز سنیں۔ ہم بھی یہاں پر اپنی community کے نمائندے ہیں۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ آئندہ اس چیز کا لحاظ رکھا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا! ملتان کی طرف بھی توجہ دیں۔ فیصل آباد اور لاہور سے باہر نکلیں۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس معاملے پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ اس شور شرابے کو ختم کرنے کے لئے کچھ چیدہ چیدہ آدمی ادھر سے اور کچھ ادھر سے لے کر اس معاملے کو wind up کیا جائے۔

جناب سپیکر، چیدہ چیدہ ہی لے رہا ہوں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! یہ شور شرابہ شروع ہو جاتا ہے اور ایسے ہی وقت ضائع ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے جی' آپ تشریف رکھیں۔ جی' ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر، جناب والا! اس وقت اسمبلی بالکل مچھلی منڈی بنی ہوئی ہے۔ ویسے تو اپوزیشن بہت محب وطن ہونے کا ثبوت دے رہی ہے۔ ہم نے محرم میں لاء اینڈ آرڈر کو جو اتنا زیادہ maintain کیا ہے ابھی انھوں نے اس پر appreciation نہیں دی۔ خواتین ممبران بھی ڈیوٹی دے رہی تھیں۔ وزیراعلیٰ صاحب نے صوبے کے کونے کونے میں جا کر observe کیا اور ہر جگہ لاء اینڈ آرڈر maintain کیا اس لئے صوبے میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا مگر مجھے بہت سخت افسوس ہے کہ اپوزیشن میں سے کسی بھی رکن نے اٹھ کر اتنی زحمت نہیں کی کہ ہم مسلمان ہیں اور کل سے جو قیامت صغریٰ عراقی مسلمان بہن بھائیوں پر گزر رہی ہے اور جس طرح امریکہ وحشیانہ بمباری کر رہا ہے میں اس پر سخت احتجاج کرتی ہوں۔ جیسا کہ ہماری حکومت کی واضح پالیسی ہے کہ ہم کسی بھی صورت میں عراق پر جنگ مسلط کرنے کی حمایت نہیں کرتے بلکہ اس کے خلاف ہیں۔ میں درخواست کرتی ہوں کہ ہم سب پارلیمنٹیرین خواہ حکومتی بنچز سے ہوں یا اپوزیشن سے ہوں ہم سب عوام کی نمائندگی کرتے ہیں اور اکٹھے ہیں۔ ہم اظہار یکجہتی منائیں اور اپنے عراقی بہن بھائیوں کے ساتھ یک جہتی کا اظہار کریں۔ تاکہ انھیں محسوس ہو کہ اگر ان کا خون بہہ رہا ہے تو ـــــ

ڈاکٹر اسد معظم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا! یہ محترمہ لکھی ہوئی تقریر پڑھ رہی ہیں۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر، میں زبانی کر لیتی ہوں' یہ کیا ہے۔ میں نے ہی لکھی تھی' ایسی کوئی بات نہیں۔ کیا آپ کا کام مخالفت برائے مخالفت ہے؟ کیا آپ کو پتا نہیں کہ مسلمانوں پر کیا قیامت گزر رہی ہے؟ کیا آپ نے صرف ڈراما کرنا ہوتا ہے۔ آپ نے یہ تو نہیں کہا کہ چلیں ہم باہر نکلیں اور یک جہتی کا اظہار کریں۔ اس وقت ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اظہار یکجہتی کریں اور عراقی بہن بھائی جن کا خون بہہ رہا ہے ان کو بتائیں کہ ہم ان کا دکھ کتنا محسوس کرتے ہیں اور اپنا احتجاج ریکارڈ کرائیں' بجائے اس کے کہ یہاں پر ہر وقت شور شرابا کریں۔ کوئی عملی کام بھی کریں۔ یہاں پر اس کے علاوہ آپ کا کوئی کام نہیں ہے کہ آپ نے غلط اذانیں دینی ہیں۔ آپ کو یہ تہذیب بھی نہیں کہ اذان کے لئے وضو کیا جاتا ہے اور وضو کرنے کے بعد تہذیب سے اپنے مذہب کو represent کیا جاتا ہے نہ کہ اذان کو تماشا بنایا جاتا ہے۔

جناب پرویز رفیق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ جی' وزیر قانون!--- پرویز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے لاء منسٹر صاحب کو floor دیا ہوا ہے۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آج ہم انتہائی اہم معاملے پر لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بحث کر رہے تھے اور اس معزز ایوان نے خود رولز معطل کروا کر چاہا تھا کہ ہم زیادہ ٹائم لاء اینڈ آرڈر پر بات کر سکیں گے۔ اس لئے میری استدعا ہو گی کہ ماسوائے ان لوگوں کے جنھوں نے نام دیئے ہیں آپ باری باری ان کو پکاریں اور معزز اراکین سے بھی میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ بار بار پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے جو باری لینے کی کوشش کرتے ہیں اس سے وقت ضائع ہو رہا ہے۔ آپ کے پاس نام موجود ہیں۔ آپ ٹائم مقرر کر دیں۔ دو منٹ چار منٹ یا پانچ منٹ تاکہ سارے دوستوں کو موقع مل سکے اور اس طرح جو بار بار پوائنٹ آف آرڈرز پر وقت ضائع ہوتا ہے اس سے بچا جا سکے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ بی بی' آپ تشریف رکھیں ۔ ڈاکٹر صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں ۔ تمام اراکین اسمبلی سے میری گزارش ہے کہ میرے پاس جو بھی نام آئے تھے میں باری باری پکار رہا تھا۔ ہر جماعت کے معزز رکن کو ' پی پی پی کے لوگوں کو ' (ن) لیگ کے لوگوں کو' ایم ایم اے کے لوگوں کو اور حزب اقتدار کو بھی باری باری موقع دیا۔ ابھی نام تو کافی ہیں لیکن اپوزیشن کی طرف سے میرے پاس جو نام آئے ہیں وہ چار ہیں اور انھوں نے فرمایا ہے کہ ہمارے یہ چار آدمی ہی بات کریں گے اور اس کے بعد بے شک اسے wind up کر دینا۔ وہ نام ہیں شیخ اعجاز احمد صاحب' رانا مشہود صاحب' سمیع اللہ خان صاحب اور اصغر علی گجر صاحب۔

معزز ممبران حزب اختلاف ، ہم بھی تقریر کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر، پلیز۔ آپ تشریف رکھیں ۔ اگر ان چار ناموں کے علاوہ بھی کوئی معزز رکن بات کرنا چاہتا ہے تو قاسم ضیاء صاحب یا رانا ثناء اللہ خان صاحب سے رابطہ کر کے نام درج کروا لیں۔

ڈاکٹر اسد معظم، جناب والا! ہم نے صبح سے نام بھیجے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر، میرے پاس نام تو بڑے ہوئے ہیں لیکن اس طرح تو رات کے دس بج جائیں گے۔ اگر چار کے علاوہ کوئی نام دینا ہے تو رانا ثناء اللہ کو لکھوا دیں۔

ڈاکٹر اسد معظم، جناب والا! صبح سے نام دیئے ہوئے ہیں' آپ ابھی چٹ کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ اب میں مخدوم اشفاق صاحب کو floor دیتا ہوں۔ پلیز آپ تشریف رکھیں' سب کو موقع ملے گا۔

وزیر تحفظ ماحولیات، شکریہ' جناب سپیکر!۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آپ کسی کو سنیں گے تو آپ کی بھی بات سنی جائے گی۔ آرڈر پلیز۔ ڈاکٹر

صاحب آپ کسی کی بات سنیں گے تو آپ کی بات سنی جائے گی۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ جی' مخدوم صاحب!

محترمہ صغیرہ اسلام، جناب سپیکر! سب کو دو دو منٹ بولنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب ! آپ بھی اپنی طرف سے چار نام مجھے بھجوا دیجئے گا۔ جی' مخدوم صاحب!

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب والا! لاء اینڈ آرڈر کی خرابی ہمارے اس پورے خطے کا رنگ ہے۔

جناب سعید اکبر خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں نے بھی اپنا نام دیا ہوا ہے تو میری بھی آپ سے گزارش ہے کہ مجھے بھی چند منٹ ضرور دیئے جائیں تاکہ میں اس اہم issue پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ مخدوم صاحب!

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کی خرابی ہمارے اس پورے خطے کا رنگ ہے۔ ہمارا ملک پاکستان دنیا کے جس خطے میں واقع ہے اس کے ارد گرد جو ممالک ہیں اور وہاں جو قومیں بستی ہیں ان سب کا نمبر 1 مسئلہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے۔ یہ لاء اینڈ آرڈر کی خرابی پچھلی حکومتوں کا تسلسل ہے اور یہ ہمیں یعنی اس حکومت کو وراثت میں ملی ہے۔ میں لمبی بات نہیں کروں گا۔ ہماری حکومت اس مسئلے پر پوری توجہ دے رہی ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی خرابی کو بہتر کیا جائے۔ اس میں نہ کبھی perfection تھی اور نہ ہے لیکن میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ There is always room for improvement آپ کتنا بھی اچھا کام کریں اس کو بہتر کرنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کے اپنے ان دوستوں کو جو لاء اینڈ آرڈر کو maintain کرتے ہیں میں ان سے درخواست کروں گا کہ اپنی efforts کو double up کریں اور لاء اینڈ آرڈر کو پہلے سے بہتر کریں۔ میں ایک دفعہ پھر کہوں گا کہ لاء اینڈ آرڈر نہ پہلے کبھی بہتر تھا اور نہ

اب ہے۔ صرف کوششیں جاری ہیں اور انتھک کوششیں جاری ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کو ہم بہتر سے بہتر کر سکیں۔ جہاں تک رانا صاحب کا تعلق ہے' ہمیں بہت افسوس ہے جو کچھ ان کے ساتھ ہوا۔ایک مثبت اور ایک strong opposition کی اس ہاؤس کو ضرورت ہے۔ رانا صاحب اس میں بہت اچھا role play کر رہے ہیں۔ ہماری حکومت کو ان سے کوئی خطرہ نہیں تھا اور انہوں نے خود کہا ہے کہ پنجاب حکومت اس میں ملوث نظر نہیں آتی۔ کون نظر آتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ان کو بے نقاب کرے۔ لیکن نہ اسلام آباد کی حکومت کو کوئی خطرہ ہے' نہ کسی جرنیل کو ان سے کوئی خطرہ تھا۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ ان کا کام ہے۔ بہرحال ہماری ہمدردی ان کے ساتھ ہے اور ہماری کوشش جاری رہے گی کہ لاء اینڈ آرڈر کی situation کو بہتر سے بہتر کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی' شیخ امجد عزیز صاحب!

شیخ امجد عزیز: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

ظلم کے چہرے کو آخر نوچ ڈالا جائے گا
ہر اندھیرے کے تعاقب میں اُجالا جائے گا
سوچتا ہوں کانپ اٹھیں گے زمین و آسمان
چپ کو جب الفاظ کے سانچے میں ڈھالا جائے گا

جناب سپیکر! آج میرے پورے ایوان نے سوائے ایک دو لوگوں کے جس یکجہتی اور محبت سے ڈپٹی اپوزیشن لیڈر رانا ثناء اللہ خان کے ساتھ ہونے والے واقعے پر مذمت کا اظہار کیا ہے۔ میں اس پورے ایوان کا چاہے وہ ٹریژری بنچ ہو' چاہے اپوزیشن ہو' ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنے ایک ایسے ممبر کا جو کہ لڑتا ہے آئین کی جنگ اور ظلم سہتا ہے اپنے جسم پر' ان کا استحقاق محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کی ہے۔دوستو! میں نے کچھ دن پہلے نوائے وقت کے ایک کالم میں پڑھا۔ اس میں کالم نویس نے ایک خوبصورت بات لکھی۔اس نے کہا کہ فوج کے خلاف بات کرنا

میرا بھی من بھاتا موضوع ہے۔ یہ بات کالم نویس لکھ رہا ہے لیکن رانا ثناء اللہ کو ایسی بات ذاتیات پر نہیں کرنی چاہئے تھی کہ فوج کا خود کار نظام جو اس کا مدافعتی نظام ہے وہ حرکت میں آ جاتا اور رانا ثناء اللہ کے ساتھ اس طرح کی بات ہوتی۔ میں اس کالم نویس کو، اپنے ایوان کو اور پورے پنجاب کو یہ بات جتانا چاہتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی۔رانا ثناء اللہ کے منہ میں ہمارے ہی ایک ایم پی اے فوجی دوست وہ الفاظ ڈالتے ہیں کہ جب رانا ثناء اللہ کوئی بھی بات کرتے ہیں تو وہ فوراً اٹھ کر ایسی بات کرتے ہیں کہ جس کے جواب میں رانا ثناء اللہ کو بولنا پڑتا ہے۔ رانا ثناء اللہ ایک سیدھی سادی بات کر رہے تھے۔ TEVTA میں ملازمتوں کے بارے میں بات کر رہے تھے۔بات اس حد تک ہی رہتی لیکن ہمارے ایک فوجی ایم پی اے صاحب نے ایسی بات کی کہ جس کے جواب میں رانا صاحب نے کسی کمیشن یا انکوائری کا حوالہ دے کر ایک ایسی بات کی جو کہ اس انکوائری میں یا اس میں درج ہے۔ دوستو! ہم سب کو لمحۂ فکریہ کے ساتھ یہ سوچنا چاہیے کہ ہمیں اپنے آپ کو اپنی پنجاب اسمبلی کے اس ادارے کو اپنی طاقت کو مضبوط کرنا ہے یا ان لوگوں کو مضبوط کرنا ہے جو ہمیشہ جمہوریت کی بساط کو لپیٹتے ہیں۔ جو ہمیشہ آپ کو ختم کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ آج جو کچھ رانا ثناء اللہ کے ساتھ ہوا وہ کل کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ ہم تمام دوستوں کو اکٹھے ہو کر ایک ہی بات کرنی چاہئے کہ رانا ثناء اللہ کے ساتھ ہونے والے واقعات کی مذمت کرتے ہیں اور اگر آئندہ دوبارہ کبھی کسی بھی ہمارے ایم پی اے کے ساتھ' ہمارے یہاں کسی نمائندے کے ساتھ ایسا ہوا تو ہم انشاء اللہ اس کا جواب ضرور لیں گے' ضرور لیں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میں ابھی عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ میں آپ wind up کرلیں تاکہ سب کو بات کرنے کا موقع مل جائے۔

ایک آواز: یہ لکھی ہوئی تقریر پڑھ رہے ہیں۔

شیخ امجد عزیز: محترم میں تقریر نہیں پڑھ رہا' میں تو حوالہ پڑھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

شیخ امجد عزیز: جناب والا! خلیل جبران نے بڑی خوبصورت بات کی ہے کہ قابل رحم ہے وہ قوم جس کے عقائد تو ہوں دین نہ ہو۔ قابل رحم ہے وہ قوم جو جابر کو بہادر سورما مانے اور جسے ہر جگمگاتا ہوا فاتح خوب صورت نظر آئے۔ قابل رحم ہے وہ قوم۔۔۔

ایک آواز: لکھی ہوئی تقریر پڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پڑھنے دیں کوئی بات نہیں۔

شیخ امجد عزیز: جناب والا! خلیل جبران کی quotation ہے' میں اس quotation کو پڑھ رہا ہوں۔ جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت چاہتا ہوں کہ خلیل جبران کی quotation کو پڑھ دوں۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ میرے خیال میں کافی بات ہو گئی ہے۔

شیخ امجد عزیز: جناب والا! آخری بات۔

جناب سپیکر: پلیز۔ اب آپ wind up کریں۔

شیخ امجد عزیز: جناب والا! میں ایک منٹ میں wind up کرتا ہوں۔ میری تو بات ابھی شروع ہی نہیں ہوئی۔ میں 14۔ اکتوبر۔۔۔ اگر یہی ساری بات اس طرح ہی کہنی ہے تو اپنے ایک انٹرویو میں ہمارے ہمسایہ ملک کے ایک صحافی خشونت سنگھ نے ایک واقعہ quote کیا ہے غور سے سنیے وہ کہتے ہیں کہ 1947 میں برصغیر کے مسلمان ایک قوم کی طرح تھے جنہیں ایک ملک کی ضرورت تھی۔

جناب سپیکر: اب آپ wind up کریں۔

شیخ امجد عزیز: جناب والا! میں wind up کر رہا ہوں۔ میں ایک quotation آپ کو جا

رہا ہوں اس کو سن لیں۔ انہیں ایک عظیم لیڈر کی ضرورت تھی اور قائد اعظم کی صورت میں ان کو عظیم لیڈر ملا۔ اس عظیم لیڈر کی کوششوں سے پاکستان وجود میں آیا۔ آج پاکستان ملک تو بن چکا ہے لیکن پاکستان کو ایک قوم کی ضرورت ہے۔ ہماری پوری قوم ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے اور ہر ٹکڑا اپنے آپ کو ایک قوم تصور کرتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

شیخ امجد عزیز: جناب والا! میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے یہاں پر 14 اکتوبر 1986 کو فضل حسین راہی نے اسی فورم پر ایک بات کی تھی میں اس بات کو دہراتا ہوں،

نہ تیرا پاکستان ہے نہ میرا پاکستان ہے
یہ اس کا پاکستان ہے جو صدر پاکستان ہے

جناب والا صدر پاکستان کو چاہئے کہ رانا ثناء اللہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ بخاری!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہاں کی یہ روایت بھی رہی ہے کہ جب سپیکر صاحب نہیں بیٹھے ہوتے تو پینل آف چیئرمین سے کوئی دوست آتے ہیں۔ آج اس روایت کو، جب سے آپ بنے ہیں کسی کو کوئی موقع ہی نہیں ملا۔ آج کسی پینل آف چیئرمین کے بندے کو بھی یہاں موقع دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

محترمہ شمیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ شمیم اختر: جناب والا! یہاں پر راجہ ریاض صاحب نے ایک بات کی تھی کہ یہ عورتیں ہمارے ووٹوں سے یہاں پر منتخب ہو کر آئی ہیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ

اس وقت ملک میں عورتوں کی 52 فیصد آبادی ہے۔ اس تناسب سے ابھی بھی خواتین کی نمائندگی کم ہے۔ ان کی یہاں پر کم از کم 50 فیصد نمائندگی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: پلیز۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں نے floor محترمہ عظمیٰ بخاری کو دیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ اس کے بعد اس بہن کا بھی بہت شکریہ کہ آخر کار انہوں نے مجھے بات کرنے کا موقع دے ہی دیا ہے۔ سب سے پہلے تو رانا ثناء اللہ کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے میں اس کی مذمت کرتی ہوں اور میں ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنا چاہتی ہوں کہ ان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے میرا خیال ہے کسی بھی جمہوریت پسند معاشرے میں یہ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! میں ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہوئے بہن اور بھائیوں سے درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ آج وہ ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہیں تو انہیں کچھ نہیں کہا جا سکتا تو میں آج انہیں چیلنج کرنا چاہتی ہوں کہ یہ اس حکومت سے بغاوت کریں اور اس کے بعد میں دیکھتی ہوں کہ ان میں سے کون کون بچیں گے۔ رانا ثناء اللہ کا قصور صرف اتنا تھا کہ انہوں نے حکومتی بنچز کی زیادتیوں کا انہیں آئینہ دکھایا جس کی وجہ سے ان کا یہ حال کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہوں گی کہ وزیراعلیٰ صاحب اور حکومت پنجاب کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے میری بہنوں نے اس وقت جلدی کی تھی۔ آج قرارداد پیش کرنے کا صحیح موقع ہے۔ آج میں قرارداد پیش کرتی ہوں کہ حکومت پنجاب کو خراج تحسین پیش کیا جائے کہ جہاں عام عوام کی کوئی حیثیت نہیں ہے حتیٰ کہ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر کے ساتھ بھی یہ سلوک کیا جا سکتا ہے تو حکومت پنجاب خراج تحسین کی مستحق ہے لہٰذا میں اسے خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر! یہاں ایک بات یہ کی گئی کہ یہ فرد واحد کا واقعہ ہے اور یہ رانا ثناء اللہ اکیلے کا واقعہ ہے تو میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ کسی ایک فرد واحد کا واقعہ نہیں ہے بلکہ

یہ واقعہ ان انسانوں کا ہے جن کے ضمیر زندہ ہیں۔ یہ واقعہ ٹریژری بنچز اور اپوزیشن بنچز کے سب اراکین کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ مجھے یہاں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ ٹریژری بنچز کے کچھ لوگوں کے ضمیر ابھی زندہ ہیں جنہوں نے رانا صاحب کے ساتھ ہونے والی زیادتی کی مذمت کی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے انہیں یہ یقین دلاتی ہوں کہ ہمیں ڈرانے، دھمکانے، حکومت اور کسی فوجی کے خلاف بات نہ کرنے کی جو کوشش کی گئی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہم فوج کا احترام کرتے ہیں اور اس ادارے کا احترام کرتے ہیں لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ رانا ثناء اللہ کے ساتھ ہونے والے واقعے سے ہم ڈر جائیں گے یا اس سے ہمیں کوئی فرق پڑے گا۔ ہمیں ایسے واقعات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم آج بھی committed ہیں اور پارٹی کے ساتھ ہیں۔ ہم ایسے کسی واقعہ سے ڈرنے والے اور خوف زدہ ہونے والے نہیں ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب صبغت اللہ چودھری!

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ): نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم o جناب والا! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ امریکہ جیسا ایک ناہنجار ملک انبیاء اور اولیائے کرام کے مراقد پاک کی سرزمین پر حملہ آور ہوا ہے اور محرم شریف بھی ہے تو میں اس حوالے سے یہی کہنا چاہوں گا۔

آگ ہے نمرود ہے اولاد ابراہیم ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مطلوب ہے
اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری وقت کڑا آن پڑا ہے

جناب سپیکر! میں اس کے بعد عرض کروں گا کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کرنے سے پہلے عرض کیا ہے،

خون دل دے کے سنوارا ہے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اپوزیشن کی طرف سے جو نیازمندانہ طرز عمل اور بعض اوقات جارحانہ طرز عمل اپنایا گیا ہے' ان کی سریں کہیں اور تیار ہوتی ہیں' دھنیں کہیں اور تیار ہوتی ہیں اور کورس کی شکل میں یہاں آ کر گا دیا جاتا ہے۔ میں ان کے بارے میں پھر یہی کہوں گا۔

میں خیال ہوں کسی اور کا
مجھے سوچتا کوئی اور ہے

جناب سپیکر! ان کے درد کچھ اور ہیں اظہار کسی اور طریقے سے کیا جا رہا ہے۔ بھائیوں کے نام لے لے کر کسی اور کو رویا جا رہا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ رانا ثناء اللہ کے ساتھ جو مبینہ واقعہ پیش آیا ہے اس کی تحقیقات کرنے کے بارے میں غالباً انہوں نے پرلیس ریلیز کے مطابق متعلقہ اتھارٹیز کو کوئی درخواست وغیرہ نہیں گزاری۔ یہ law abiding citizen ہونے کے ناتے' ماشاء اللہ یہ ایڈووکیٹ بھی ہیں اور بڑے سنجیدہ فہم بھی ہیں۔ میں انہیں تھوڑا سا پیچھے لے جانا چاہوں گا۔ سال 1960 سے لے کر آج تک یہ اپنے ماضی کے سیاہ نقوش ذرا دیکھیں کہ انہوں نے ظلمات فروشی کس طرح کی تھی اور دلائی کیمپ کس طرح قائم کئے تھے اور شہداء کا خون کس طرح کیا تھا۔ 1977 کی تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں انہوں نے قوم کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا تھا۔ اگر آج اپنی باری آئی ہے تو ان کی چیخیں نکل رہی ہیں۔

رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا مشہود صاحب!

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ بات یہ ہے کہ آج یہ ہمیں تاریخ کے اوراق پلٹنے کی بات کر رہے ہیں۔ یہاں پر ہمارے ایک دوست نے

پہلے بھی بات کی تھی کہ حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ پڑھیں۔ ہمیں اپنی تاریخ پڑھنی چاہئے کیوں کہ وہ قومیں کبھی آگے نہیں بڑھتیں، وہ قومیں کبھی سبق نہیں سیکھتیں جو اپنی تاریخ کو بھول جاتی ہیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ نے تقریر کرنی ہے تو اپنی باری پر کر لیں۔ ابھی انہیں بات کرنے دیں، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ انہیں بات کرنے دیں۔

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ)، جناب عالی! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اب تک انہوں نے جو تلخ و شیریں باتیں کی ہیں ہم نے پوری رواداری اور محبت سے ان کے خطاب سنے ہیں، اب یہ بھی تو کچھ رواداری کا اظہار فرمائیں۔ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر بات ہو رہی ہے۔ محرم شریف کا مہینہ گزرا ہے آپ پورے پنجاب میں دیکھیں کہ ہمارے کپتان جناب وزیراعلیٰ پنجاب کی فراست، فہم و ادراک قابل صد ستائش ہے کہ پورے پنجاب میں محرم الحرام کا مہینہ بڑے اچھے طریقے سے گزرا ہے۔ کسی جگہ سے کوئی اس قسم کی شکایت پیدا نہیں ہوئی کہ جس کا ذکر کیا جا سکے۔ عالیجاہ! میں عرض کروں گا کہ تمام ممالک میں اور ہمارے ملک میں بھی آبادی کا تناسب بڑھنے کی وجہ سے اور لوگوں کے جذباتی ہونے کی وجہ سے کچھ وقوعے رو پذیر ہو رہے ہیں جن کا بروقت سدباب کیا جا رہا ہے اور ہمارے ادارے اس سلسلے میں محرک ہیں اور بروقت کارروائی عمل میں لا رہے ہیں اور جو lawlessness کا ارتکاب کر رہے ہیں ان لوگوں کو کڑے ہاتھوں سے snub کیا جا رہا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو باتیں کہی گئی ہیں اور بار بار استعفوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ،

ہم کل بھی سردار صداقت کے امین تھے
ہم آج بھی انکار حقیقت نہیں کرتے

وما علینا الاالبلاغ

جناب سپیکر۔ رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ آج ہم یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کے معاملے پر بات کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں آج کے اجلاس سے پہلے تک یہ سمجھتا تھا کہ ہمارے جو حکومتی بنچوں کے دوست ہیں' ان کے اندر تھوڑا سا ضمیر ابھی زندہ ہوگا لیکن مجھ کو آج دکھ ہوا ہے' مجھ کو آج افسوس ہوا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ رانا ثناء اللہ صاحب کے اوپر جب حملہ ہوا تھا تو اس وقت چیف منسٹر نے صرف ٹیلیفون کیا۔ ہمارے لاء منسٹر نے صرف ٹیلیفون کیا اور آپ نے بھی صرف ٹیلیفون کیا۔ مسئلہ اسمبلی کا تھا' مسئلہ تھا ہمارے ایک ممبر کا' ان کا حال پوچھنے کے لئے وہاں سب کو جانا چاہئے تھا۔ آج میں آپ سب سے یہ پوچھوں گا کہ کیا وجہ تھی اور کیا خوف تھا کہ جس کی وجہ سے آپ رانا ثناء اللہ کی جا کر عیادت نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کروں گا کہ آج یہاں بار بار یہ بات ہو رہی ہے کہ تاریخ کے اوراق اٹھا کر دیکھے جائیں کہ اسمبلیوں کے اندر کیا ہوتا رہا' سیاست کے اقتدار میں کیا ہوتا رہا' وہ کیا بات ہے۔ ہم نے کیا یہاں پر گھنگھو گھوڑے بٹھا دیئے ہیں کہ ہم اس سے آگے نہیں جا سکتے۔ کیا ہم نے وہیں پر کھڑے ہو جانا ہے؟ اگر کوئی بات کل غلط تھی تو وہ آج بھی غلط ہے اس کے خلاف ہمیں کھڑا ہونا چاہیے۔ آج دیکھیں کہ ہماری سیاست کا رخ کدھر جا رہا ہے۔ ہماری تاریخ اٹھا کر دیکھیں کہ بغداد پر جب چنگیز خان حملہ کر رہا تھا تو وہاں پر بھی حکمران اپنے خلاف بات کرنے والے کو مارتے تھے۔ جب سلطنت عثمانیہ ختم ہو رہی تھی تو وہاں پر بھی مسلمانوں نے ختم کی تھی۔ کسی اور وجہ سے نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہاں کے حکمران اپنے خلاف بات سننا پسند نہیں کرتے تھے۔ مشرقی پاکستان کو دیکھ لیں وہاں پر ہمیں ہندوستان نے نہیں مارا' وہاں پر ہمیں ہماری آپس کی لڑائیوں نے مارا ہے۔ میں آج جو بات اس ایوان میں کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ وقت آج رانا

ثناء اللہ پر آیا ہے تو تاریخ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتی' تاریخ اپنا انتقام خود لیتی ہے۔ آپ تاریخ کو پڑھیں اور اس سے سبق اور عبرت حاصل کریں۔ ہماری بے بسی کا یہ عالم ہے کہ ہم آج رانا ثناء اللہ کے مسئلے پر اکٹھے نہیں ہو پا رہے۔ ہم رانا ثناء اللہ کے مسئلے پر ایک مشترکہ قرارداد نہیں دے سکے۔ ہم رانا ثناء اللہ کی ایف آئی آر نہیں کٹوا پا رہے۔ لاء منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے یہ کریڈٹ ہے کہ میں نے آج آپ لوگوں کی بات سن کر رولز معطل کر کے بحث کرنے کی بات کی ہے' اس بات کا کیا فائدہ؟ آپ کو چاہیے تھا کہ اس ہاؤس میں آنے سے پہلے' آج کا اجلاس ہونے سے پہلے رانا ثناء اللہ کی ایف آئی آر کٹی ہوتی' رانا ثناء اللہ کی داد رسی ہوئی ہوتی۔

جناب والا! میں ایک اور بات کہوں گا کہ لاہور ہائی کورٹ بار نے اسی مسئلے پر ایک ریکوزیشن کی تھی۔ وہاں ریکوزیشن ہوئی اور اس کے اندر سابقہ پانچ صدور کی ایک پانچ رکنی کمیٹی بنی جو اس معاملے کو probe کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ میں قومی بے حسی کی بات کر رہا تھا کہ قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا۔ آج مسئلہ رانا ثناء اللہ کا بھی ہے اور مجھے یہاں یہ بات کرتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ عراق پر حملہ ہو رہا ہے اور ہم سب چپ بیٹھے ہیں۔ ہماری خارجہ پالیسی چپ ہے۔ ہمیں پتا ہی نہیں ہے کہ ہماری حکومت نے کس طرف جانا ہے؟ آج ہمارے صدر صاحب اور وفاقی حکومت کہتی ہے کہ سب سے پہلے پاکستان۔ یہ غلط بات ہے۔ جب پاکستان بنا تھا تو لاکھوں جانوں کی قربانیاں دی گئی تھیں تب ایک ہی نعرہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا" لا الہ الااللہ" اور آج بھی ہم اسی ایک نعرے پر' اسی ایک کلمے پر کھڑے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پاکستان نہیں' سب سے پہلے اسلام آئے گا۔ اس کے بعد پاکستان آئے گا۔

جناب والا! ایک اور بات میں کہنا چاہوں گا کہ آج بھی وقت ہے اور میں اپنے (ق) کے دوستوں کو بھی یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے پتا نہیں کن حالات میں اپنے ضمیر کا سودا کیا ہوگا؟ آپ لوگوں نے کن حالات میں یہ سارے اقدام کئے ہوں گے؟ کل آپ نے یا ہم نے یہاں ہونا ہے یا نہیں ہونا لیکن خدارا! ان جمہوری اداروں کو ہمیں

مضبوط کرنا چاہیے۔ آج صرف اس رانا ثناء اللہ کی بات نہیں ہے۔ یہ اس ایوان کے تقدس کی بات ہے۔ اس کے لئے ہم سارے مل کر کھڑے ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب نماز مغرب کے لئے ہاؤس آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر نماز مغرب کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد 6 بج کر 57 منٹ پر

جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جناب فیض اللہ کموکا صاحب!

جناب فیض اللہ کموکا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر، میں آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے امن و امان کی صورتحال پر بات کرنے کا موقع دیا۔ آج کے موجودہ حالات میں' میں یہ امید کر رہا تھا کہ حکومتی بنچز کی طرف سے بھی رانا ثناء اللہ کے ساتھ ہونے والی زیادتی اور ظلم کے خلاف ہمارے ساتھ اظہار یکجہتی کیا جائے گا لیکن مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ چند مدبر اور سلجھے ہوئے لوگوں کے علاوہ میرے اکثر دوستوں نے ہمارے ساتھ اتفاق نہیں کیا۔ یہ واقعہ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں پرانے وقتوں کی یاد تازہ کرتا ہے۔ جب جہالت کا زمانہ تھا' لوگ ignorant تھے' لوگوں کو معلوم نہیں تھا کہ انسانی حقوق کیا ہیں۔ اس وقت کے حالات کے مطابق تو یہ صحیح تھا لیکن آج کے اس معزز معاشرے میں' آج کی اس پڑھی لکھی دنیا میں رانا ثناء اللہ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا ہے یہ بڑا ہی دردناک ہے۔ مجھے اپنے حزب اقتدار کی طرف بیٹھے ہوئے بھائیوں سے امید تھی کہ وہ ہمارے ساتھ اس معاملے میں یک جہتی کا اظہار کریں گے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا اور ان کے اس رویے کے متعلق میں ایک شعر کہنا چاہوں گا کہ:

میرے کارواں میں شامل کوئی کم نظر نہیں ہے

جو نہ مٹ سکے وطن پر میرا ہمسفر نہیں ہے

جناب سپیکر ! میں اپنے معزز بھائیوں سے یہ درخواست کروں گا کہ یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے۔ یہ ہمارے اس ایوان کے تقدس کا معاملہ ہے۔ پچھلے پچاس سالوں میں پاکستان میں ہم نے جن حالات کو دیکھا ہے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے میری آپ سے گزارش ہے کہ اس معاملہ کو سنجیدگی سے لیں۔ پچھلی اسمبلیوں میں جو حالات ' واقعات پیش آئے وہ سب آپ کے سامنے ہیں۔ اس کے باوجود آپ جس رویے کا مظاہرہ کر رہے ہیں وہ انتہائی شرمندہ کر دینے والا ہے۔ دوستو! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیں۔ میں ایک دفعہ پھر کہوں گا کہ،

میرے کارواں میں شامل کوئی کم نظر نہیں ہے
جو نہ مٹ سکے وطن پر میرا ہمسفر نہیں ہے
درِ غیر پر ہمیشہ تمہیں سر جھکائے دیکھا
کوئی ایسا داغِ سجدہ میرے نام پر نہیں ہے
کسی سنگ دل کے در پر میرا سر نہ جھک سکے گا
میرا سر نہیں رہے گا مجھے اس کا ڈر نہیں ہے

جناب والا! رانا ثناء اللہ صاحب نے آج یہاں پر جتنے اچھے الفاظ کے ساتھ بات کی ہے میں اس پر انھیں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ہمارے نہایت باہمت اور باحوصلہ ساتھی ہیں۔ یقین مانیں کہ ان کی اس قربانی کو دیکھ کر میرے اندر بھی حوصلہ پیدا ہوا ہے۔ آئندہ اس قسم کا کوئی واقعہ کسی بھی رکن کے ساتھ پیش آئے گا تو اس کے خلاف بھی آواز ضرور بلند ہو گی۔ یہ ضروری نہیں کہ اگر اس کا تعلق اپوزیشن بنچز سے ہو گا تو ہم آواز بلند کریں گے بلکہ اگر اس کا تعلق حکومتی بنچز سے بھی ہو گا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا پورا پورا ساتھ دیں گے۔ ہم ایسی باتوں کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ میں رانا ثناء اللہ صاحب کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے انھیں ان الفاظ کے ساتھ خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ،

میرے ہاتھ میں قلم ہے میرے ذہن میں اُجالا
مجھے کیا دبا سکے گا کوئی ظلمتوں کا پالا
مجھے فکر امنِ عالم تجھے اپنی ذات کا غم
میں طلوع ہو رہا ہوں تو غروب ہونے والا

جناب والا ! اس وقت ہمارے صوبے میں امن و امان کی جو prevailing صورتحال ہے اس کے بارے میں حکومتی بنچز کے معزز دوستوں نے بتایا کہ بہت اچھے حالات ہیں۔ ہماری طرف سے بہت سے دوست اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ وزراء کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے' رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ سب آپ کے سامنے ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے ہمارے ایک سینئر قائد ربانی صاحب کے بھوتی کو دن دیہاڑے قتل کر دیا گیا۔ ہماری پارٹی کے ایک لیڈر اسلم گل صاحب کے بھانجے کو قتل کر دیا گیا۔ اس بابت ایف آئی آر میں نامزد ملزمان سر عام دندناتے پھر رہے ہیں۔انھوں نے اتنی زحمت بھی گوارا نہیں کی کہ اپنی عبوری ضمانتیں ہی کروا لیں لیکن اس کے باوجود انھیں کوئی گرفتار نہیں کر رہا۔ ہمارے ملک کے اندر انسانی حقوق جس طرح پامال ہو رہے ہیں اس کے بارے میں آپ بخوبی واقف ہیں' تمام دوست اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ ایک انسانی حقوق کی تنظیم کے تجزیہ نگار نے کتنی اچھی بات کہی ہے کہ :

> "You need fundamental rights to reserve and protect the Rule of Law And what is Rule of Law in its essence if not elimination of arbitrary power? The Rule of Law begins with the individual, because man is the only constant in a world of variables It is only the individual who is timeless and the ultimate basis of democracy is its belief in the infinite worth of every individual soul . That is the spiritual

foundation of democracy. If we have not understood this simple basic truth, we neither have really understood our liberties, nor learnt to value them."

جناب والا! میں صرف دو الفاظ کے ساتھ اپنی بات کو ختم کرنا چاہوں گا۔ آج کے حالات کے مطابق آپ اور ہم سب اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ یہ ایک مخفوی جمہوریت کا دور چل رہا ہے جس میں جمہوریت کو اغواء کیا گیا ہے۔ ہمارے حقوق تو ایک طرف آپ لوگوں کو بھی آپ کا حق نہیں مل رہا۔ میرے دوستوں کو شاید شعر اچھے نہیں لگتے لیکن معذرت کے ساتھ ایک شعر کے ساتھ ہی اپنی بات کو ختم کرتا ہوں کہ،

ڈھلے گی شام سحر نغمۂ بار آئے گی
ہم آئیں گے تو چمن میں بہار آئے گی
امید اہلِ ستم کے گماشتوں سے نہ رکھو
ہمارے ساتھ ہی فصلِ بہار آئے گی

بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب سعید اکبر صاحب!

جناب سعید اکبر خان: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ میرے نہایت قابل احترام سپیکر صاحب! میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس نہایت اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ جیسا کہ آپ تمام حضرات ان دونوں واقعات سے بہت زیادہ concerned ہیں۔ عراق پر امریکن حملہ بھی ہمارے لئے ایک لمحۂ فکریہ ہے۔ جس بربریت سے بے گناہ عوام پر بمباری ہو رہی ہے' انہیں شہید کیا جا رہا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ ہماری پوری قوم اور موجودہ حکومت عراقی عوام کے ساتھ ہے۔ ہماری وفاقی حکومت نے بھی ان کی support کی ہے۔ کوئی بھی حکومت کوئی ایسا کام نہیں کر سکتی جو کہ عوام کی خواہشات کے خلاف ہو۔ یہ عوامی خواہش اور جذبات ہی تھے جس

کا اظہار حکومتِ وقت نے کیا ہے۔ پوری پاکستانی قوم، ہم تمام لوگ امریکہ کے اس حملے کی ہمیشہ سے پرزور مذمت کرتے رہے ہیں اور آج بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، دوسرا واقعہ میرے بھائی رانا ثناء اللہ کے ساتھ وقوع پذیر ہوا۔ اس پر بھی میں نہیں سمجھتا کہ اس ہاؤس کے دونوں اطراف میں کوئی اختلاف ہو۔ تمام دوستوں کے جذبات ایک ہیں۔ ان کے اپنے نکتہ نظر کو پیش کرنے میں کوئی فرق تو ہو سکتا ہے لیکن کوئی بھی معزز ممبر، کوئی بھی معزز شہری اس طرح کے واقعہ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ چاہے ایسا واقعہ رانا ثناء اللہ کے ساتھ پیش آئے یا کسی اور پاکستان کے شہری کے ساتھ پیش آئے۔ رانا صاحب کے ساتھ ہمارا پرانا واسطہ ہے۔ ہم کافی عرصہ سے اس ہاؤس کے اکٹھے ممبر رہے ہیں۔ پچھلی حکومت میں ہم اپوزیشن بنچز پر اور رانا صاحب حکومتی بنچز پر تھے۔ میں ان کی عادت کو جانتا ہوں کہ انھوں نے کبھی کسی غلط بات کو support نہیں کیا۔ وہ جب اقتدار میں تھے تو حکومت کی کسی غلط بات پر، جسے ہم point out کرتے تھے ہماری support کرتے تھے اور حکومت کی غلط بات کو اس وقت بھی چیلنج کرتے تھے۔ جتنا عرصہ بھی میں ان کے ساتھ رہا ہوں انھوں نے کبھی کسی غلط بات کو support نہیں کیا۔ میں انھیں اس بات کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ ان کے ساتھ پیش آنے والے اس واقعے کی پورا ہاؤس، ہم تمام دوست مذمت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ اظہار افسوس بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ left or right کی بات نہیں ہے۔ یہ ایک ادارے کی بات ہے۔ ہمیں ایک سوچ پیدا کرنی ہوگی کہ ہم نے ان اداروں کو کیسے مضبوط کرنا ہے اور ان اداروں کو مشکل حالات سے نکال کر کس طرح چلانا ہے۔ یہ کسی ایک individual کی بات نہیں ہے، یہ ایک ادارے کی بات ہے اور اس ادارے کی بات پر دونوں اطراف کے ممبران یکجا ہیں اور اس کی بقاء کے لئے اور اسے بہتر انداز میں چلانے کے لئے ہم کبھی ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں۔ پہلے ایام میں اس ادارے کو کمزور کرنے میں ہماری اپنی کوتاہیاں بھی ہیں لیکن اس وقت ان اداروں کو چلانے کے لئے، اس جمہوری نظام کی بقاء کے لئے

دونوں اطراف کے ممبران کو ایک فکر پیدا کرنی ہو گی۔ جب بھی اس کی بقاء پر آنچ آئے ہم تمام ممبران یکجا ہو جائیں اور عوام کی تائید کے ساتھ ان اداروں کو مضبوط کریں۔ individual پر انحصار کر کے یا ایک individual وقوعہ بنا کر اسے deal نہ کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی یقین کامل سے کہتا ہوں کہ کوئی بھی حکومت جو ان اداروں کو چلانا چاہتی ہے یا ان کی یہ ذمہ داری ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ کبھی بھی ایسے احمقانہ واقعہ میں participate کرے۔ میں نہیں سمجھتا کہ حکومت پنجاب جس کے سربراہ وزیراعلیٰ پنجاب ہیں وہ اس بات کو support کریں یا اس بات کی تائید کریں۔ جس کا یہ بھی ثبوت ہے کہ انھوں نے پہلا ٹیلی فون کر کے اس واقعہ کی مذمت کی۔ اگر انھوں نے ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے' جب میں کسی واقعہ پر کسی مظلوم کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہوں تو در اصل میں اس وقوعہ کی مذمت کرتا ہوں۔ یہاں پر دونوں اطراف سے میرے بھائیوں نے یہ کہا کہ پچھلی حکومت نے یہ کیا اور یہ ہوا۔ یہ بھی ہماری کوتاہی ہے۔ اگر پہلی حکومتیں یہ رواج پیدا نہ کرتیں اور ایسے حالات پیدا نہ کرتیں تو آج یہاں کوئی آدمی اٹھ کر یہ نہ کہتا کہ آپ کی حکومت نے یہ کیا۔ آپ کے ساتھ یہ ہوا۔ آج میں اس ہاؤس سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ماضی میں جو بھی ہوا ہے ہمیں اسے بھولنا تو نہیں ہے لیکن ہم نے اس سے سبق ضرور سیکھنا ہے اور ہم یہ تہیہ کریں کہ ہم ایسے غلط واقعات کو اس ملک میں اور اس صوبے میں دہرانے نہیں دیں گے۔ اگر ہم نے اسی طرح سلسلہ چلانا ہے تو پھر یہ نظام نہیں چل سکتا۔ یہ سسٹم نہیں چل سکتا۔ ہم تمام ممبران اسمبلی ان کے اس معاملے میں ان کے ساتھ ہیں اور ان کی support کرتے ہیں اور موجودہ حکومت بھی اس معاملے میں ان کے ساتھ ہے لیکن ہم نے ہر معاملے کو sensible طریقے سے آگے لے کر جانا ہے تاکہ ہم اس نظام کو بھی بچائیں اور اسے مستحکم بھی کریں۔

جناب والا! بہت سی باتیں ہیں جو میں اس floor پر کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے وقت کی کمی کا احساس ہے اس لئے میں آخر میں تمام ہاؤس سے یہی اپیل کرتا ہوں کہ ہم

نے مل کر اس نظام کو چلانا ہے۔ جو ایسے واقعات ہوتے ہیں ان کی مذمت کرنی ہے اور آئندہ کے لئے تہیہ کرنا ہے اور کوشش کرنی ہے کہ چاہے رانا ثناء اللہ ہو یا ایک عام شہری ہو اس کے ساتھ اس طرح کے واقعات وقوع پذیر نہ ہوں کیونکہ یہ کوئی بہتر طریقہ کار نہیں ہے جسے کوئی بھی آدمی سراہے یا اس کی حمایت کر سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی sensible آدمی ایسے واقعات کی حمایت بھی نہیں کر سکتا اور اس کے لئے خوش بھی نہیں ہو سکتا۔ ایک یہ بات بھی آتی ہے کہ آج ہماری باری ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ آج میری باری ہے۔ یہ کون ہے؟ ثناء اللہ کوئی مختلف ہے کہ آج اس کے ساتھ ہوا ہے اور کل سعید اکبر خان کے ساتھ ہو گا۔ یہ بات بھی غلط ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ کبھی کسی کے ساتھ بھی نہ ہو۔ اس پر ہمارا اتحا strong stand ہو کر آئندہ کسی کے ساتھ بھی ایسا وقوعہ نہ ہو تو میری تمام دوستوں سے بھرپور اپیل ہے کہ اس بات کو serious لیتے ہوئے اس پر اتحاد کریں اور اس پر کوئی دوست جتنی بھی مذمت کرے وہ ناکافی ہے چاہے وہ رانا ثناء اللہ ہو یا کوئی بھی ہو۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب سعید اکبر خان، جناب والا! میں آخر میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ عراق جو ہمارے لئے بہت ہی مقدس سر زمین ہے اس پر جو حملہ ہوا میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور حکومت کے اس فیصلے کو appreciate کرتا ہوں کہ انھوں نے اس معاملے میں strong stand لے کر امریکہ کے اس حملے کی مذمت بھی کی ہے اور اسے support بھی نہیں کیا۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ شکریہ جناب سپیکر! آج اسمبلی کے اندر ہمارے انتہائی محترم ممبر کے ساتھ جو وقوعہ پیش آیا اس کی تمام بھائیوں نے مذمت کی۔ ماسوائے ایک آدھ کے جنھوں نے کھل کر مذمت نہیں کی ورنہ پورے ایوان نے اس کی

کھل کر مذمت کی لیکن افسوس کہ ہر ممبر نے چاہے وہ اپوزیشن کا ہے چاہے وہ اقتدار کا ہے اس کی مذمت تو کی ہے لیکن کسی نے بھی ملزمان کی نشاندہی نہیں کی۔ میرے اپنے خیال کے اندر ملزمان کی نشاندہی کرنا اپوزیشن کے ارکان کا کام نہیں ہے بلکہ میں یہ ذمہ داری اہل اقتدار کی سمجھتا ہوں' حکومت کی سمجھتا ہوں کہ وہ اس چیز کی نشاندہی کریں کہ یہ وقوعہ کس نے کیا ہے۔ وہ لوگ اس بات کی مذمت تو کرتے ہیں کہ یہ وقوعہ غلط ہوا ہے لیکن کسی شخص نے' میرے کسی ممبر بھائی نے یہ بات نہیں کی کہ ہم اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں اور ہم ان ملزمان کو پکڑیں گے۔ ان کو سامنے لے کر آئیں گے۔ ان کو دنیا کے سامنے دکھائیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے یہ جرم کیا۔ یہ وہ مجرم ہیں جن کی آپ کو تلاش تھی۔ آخر یہ بات کس نے کرنی ہے؟ اہل اقتدار نے کرنی ہے جن کے ہاتھ میں طاقت ہے' جو یہ طاقت رکھتے ہیں' جو یہ کام کر سکتے ہیں اور پھر کچھ لوگ مصلحت کے تحت اس بات کو چھپانا چاہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب نے ملٹری کے خلاف بات کی ہے اور اس میں ملٹری کا کوئی ہاتھ ہو۔ تو وہ ملٹری سے ڈرتے ہیں اور ڈرتے اس لئے ہیں کہ چونکہ اس وقت حکمرانی اور طاقت ملٹری کے ہاتھ میں ہے' عین ممکن ہے کہ ہماری باتوں سے ناراض ہو کر کوئی جرنیل ہماری اسمبلیوں کو خیرباد نہ کہہ دے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی جرنیل آپ کی باتوں سے تنگ آ کر ان اسمبلیوں کو نہیں توڑے گا۔ جب بھی توڑے گا اپنے مفادات کی خاطر توڑے گا کہ کب تک انھوں نے آپ سے کام لینا ہے اور کب ان کا کام آپ کی طرف سے ختم ہو گیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

میری بہو میری بات تو سن لو میں کیا کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر۔ گجر صاحب ! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر۔ نہیں۔ توڑنے کی بات اس لئے کرتا ہوں کہ ،

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

جس میں عزت نہ ہو' جس میں احترام نہ ہو' جس میں خودی نہ ہو' جس میں غیرت نہ ہو تو پھر ہم ان کو کیا کریں گے؛ ہر چیز کو ٹھکرا دیں گے چاہے کتنا بڑا تخت و تاج ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے جوتے کی نوک پر ٹھکرا دوں گا جس میں میری عزت نہ ہو۔ جس میں احترام نہ ہو' جس میں میری قدر نہ ہو میں اس کو کیا کروں گا(نعرہ ہائے تحسین) اس لئے میں یہ بات ضرور کروں گا۔ میں اس بات کو ختم کرتا ہوں کہ وقت بہت ضائع ہو چکا ہے۔ میں امید کرتا ہوں' عین ممکن ہے کہ وزیر قانون اپنی wind up speech میں ملزمان کی نشاندہی ضرور کریں گے اور مجھے اس بات کی خوشی ہو گی کہ وہ یہ کام جرات سے کریں گے اور جرأت سے کام لیتے ہوئے ملزمان کی نشاندہی کرتے ہوئے پورے ایوان اور پورے پنجاب کو اعتماد میں لیں گے۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں اگلی بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ پوری دنیا کے اندر مسلمانوں پر ظلم توڑا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو بری طرح ہلاک کیا جا رہا ہے۔ خون میں نہلایا جا رہا ہے۔ امت مسلمہ کی غیرت کو چیلنج کیا جا رہا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری غیرت کا یہ تقاضا ہے کہ قومی اسمبلی کے اندر بھی عراق پر کئے گئے امریکن حملے کو condemn کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں ایک باقاعدہ قرار داد پیش کی گئی ہے۔ میں بھی آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ بھی اس ایوان کے اندر ایک ایسی قرارداد ضرور پاس کرے جو ہماری سب کی متفقہ ہو اور اس کو condemn کیا جائے۔ عوام کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے ہمیں یہ قرارداد ہر قیمت پر منظور کرنی چاہئے اور اس وقت تک اس دنیا کے اندر امن نہیں ہو سکتا جب تک امریکہ کے بش کو امریکہ کے اقتدار سے الگ نہ کیا جائے اور اس وقت تک پاکستان کے اندر پارلیمنٹ کو پاور نہیں مل سکتی جب تک پاکستان کے اندر منی بش کو اقتدار سے الگ نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ چودھری صاحب! شکریہ

چودھری اصغر علی گجر :ایک منٹ۔ میں اگلی بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس ایوان کی وساطت سے وفاقی حکومت سے یہ اپیل کروں گا کہ عوام کے جذبات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے وزیر اعظم امریکہ کے دورے کو احتجاجی طور پر منسوخ کر دیں۔

جناب سپیکر: جی' مہربانی۔

چودھری اصغر علی گجر :جناب! ایک منٹ۔ آخر میں' میں ایک بات جو آج کل چل رہی ہے۔ لاہور کے اندر ایف سی کالج کو امریکیوں کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں وزیراعلیٰ سے ملاقات ہوئی اور وزیراعلیٰ نے اپنی ملاقات کے دوران اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ کمیٹی بن گئی ہے اور یہ کمیٹی انکوائری کرے گی۔ انکوائری کرنے کے بعد اس کی رپورٹ پیش کی جائے گی۔ پھر اس رپورٹ پر اگلا اقدام کیا جائے گا لیکن افسوس کہ اس کمیٹی کی رپورٹ آنے سے پہلے پہلے پرنسپل کو by force چارج دے دیا گیا ہے۔ میں اس اقدام کو بھی condemn کرتا ہوں کہ حکومت رپورٹ کے آنے تک ایف سی کالج کو کسی پرنسپل یا کسی اور ادارے کے حوالے نہ کرے' بہت مہربانی' بہت شکریہ۔

جناب سپیکر:شکریہ۔جناب جاوید حسن گجر!

جناب جاوید حسن گجر:شکریہ' جناب سپیکر! آپ نے مجھے یہاں پر floor دیا۔صبح سے' رانا ثناء اللہ خان کے ساتھ جو واقعہ ہوا' سب نے اس کی مذمت کی بلکہ ٹریژری بنچز نے بھی اور اپوزیشن بنچز نے بھی مذمت کی لیکن ٹریژری بنچز کی طرف سے دو تین دوستوں نے کچھ ہماری بہنوں نے بھی یہ ذکر کیا کہ ایسا ہوتا رہے گا اور پچھلی حکومتوں نے بھی ایسا کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں آپ کی وساطت سے اور تمام اپوزیشن کی طرف سے یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ان کی کچھ باتوں سے بو یہ آتی ہے کہ ان کو ان کے مجرمان کا اور ملزمان کا پتا ہے۔ لہٰذا اس ایف آئی آر میں ان کا بھی نام رکھا جائے اور انہیں بھی شامل تفتیش کیا جائے۔لہٰذا یہاں پر جو واقعات ہو رہے ہیں یہ لمحہ فکریہ صرف اپوزیشن کے لئے ہی نہیں ہے' گورنمنٹ بنچز کے ڈاکٹر طاہر جاوید کے گھر پر جو حملہ ہوا اس کی بھی ہم مذمت

کرتے ہیں اور بھر پور مذمت کرتے ہیں۔مزاری صاحب کے بھانجوں کا جو اغواء ہوا اور راجہ بشارت صاحب کو یہ پتا ہوگا میں نے اپنی پچھلی تقریر میں بھی یہ کہا تھا کہ اگر راجن پور کا ڈسٹرکٹ جو ہمارے رحیم یار خان کے ساتھ لگتا ہے اس کے متعلق میں نے باقاعدہ پوائنٹ آؤٹ کیا تھا اور میری تقریر میں بھی آیا ہوا ہے کہ وہ حلقہ اگر آپ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے طور پر ہمارے ساتھ رحیم یار خان میں شامل نہیں کر سکتے توکم ازکم ڈی پی او کے لئے وہ ہمارے رحیم یار خان کے ڈی پی او کی supervision میں کر دیا جائے۔اس کے بعد پھر دیکھیں کہ اس حلقے میں کیا improvement ہوتی ہے اور بار بار ہمارا ڈی پی او بھی یہ آپ سے کہہ رہا ہے اور میں نے اس کی سفارش بھی کی تھی کہ وہ حلقہ جو سون میانی کا ہے جس میں یہ ساری lawlessness ہے اس ایریا کو رحیم یار خان میں شامل کیا جائے تاکہ وہاں پر اغوا کے اور موٹر سائیکل چوری کے جو روزمرہ کے واقعات ہوتے ہیں وہ نہ ہو سکیں۔آئے دن وہاں پر قتل و غارت ہوتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ lawlessness پر تو بات ہو چکی اور اپوزیشن کے متعلق جو یہ صبح سے کہہ رہے ہیں کہ اپوزیشن' اپوزیشن لیکن جب تک ہم گورنمنٹ بنچز اور اپوزیشن کے افراد آپس میں مل جل کر نہیں بیٹھیں گے معاملات بہتر نہیں ہوں گے۔ہمیں ان مسائل کو حل کرنا چاہئے تاکہ آنے والے جو حالات ہیں ان کو ایک ڈگر پر چلا سکیں اور مثبت انداز میں چلا سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، جناب شیخ اعجاز احمد!

شیخ اعجاز احمد ،شکریہ' جناب سپیکر! آپ نے مجھے اس اہم مسئلہ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ آج جب سے اجلاس شروع ہوا اور وزیر قانون صاحب نے اپنے ابتدائی کلمات میں آج کا ہاؤس رولز معطل کرنے کے بعد in order کروایا اس وقت سے لے کر اب تک میں یہ محسوس کر رہا ہوں بلکہ شاید پورا ایوان یہ محسوس کر رہا ہے اور اس سے قبل بھی اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ اگر ہم نے اس ہاؤس کو مضبوط کرنا ہے' لودھی صاحب نے فرمایا تھا کہ آج سے جو جمہوری دور کا آغاز ہو چکا ہے اس جمہوری دور کے آغاز میں اگر لاء اینڈ

آرڈر کے مسئلے پر بحث رکھی جاتی ہے اور اس کے اندر ہمارے ڈپٹی اپوزیشن لیڈر رانا ثناء اللہ خان پر جو تشدد کیا گیا اور جو شرمناک واقعہ ان کے ساتھ پیش آیا اس پر جب رولز معطل کر دیئے گئے تو جو واقعات ہوتے ہیں ان کے اوپر اگر لاء اینڈ آرڈر پر ہم نے بات کرنی ہے تو کتنے افسوس کی بات ہے کہ پھر یہ کہیں گے کہ ہم ہربات کو گھما پھرا کر اوپر لے جاتے ہیں۔ آج میں اپنی تقریر کا آغاز کرنے سے پہلے آپ کی وساطت سے اس پورے ہاؤس کی طرف سے لاءمنسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ہوم سیکرٹری ہیں وہ کیوں تشریف نہیں لائے جب کہ انہیں پتا تھا۔ اگر تو انہیں پتا تھا تو ان کے نہ آنے کی وجوہات لاء منسٹر صاحب بتائیں۔ اگر ان کو پتا نہیں ہے تو کیا انہوں نے ان کو inform نہیں کیا؟ جب تک یہ بات آج on the floor of the House clear نہیں ہو جاتی کہ اس ایوان کی تضحیک کرنے کے لئے اگروہ سیکرٹریٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ان کے پاؤں میں مہندی لگی ہے کہ جو وہ آنے جانے کے قابل نہیں ہیں۔ اگر وہ یہاں پر نہیں آ سکتے تو یہ ساری بحث ہم کس کو سنا رہے ہیں؟ آپ کے وہ ہوم سیکرٹری--- پھر میں جب یہ بات شروع کروں گا تو یہاں پر واویلا شروع ہو جائے گا۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ پہلے لاء منسٹر on the floor of the House یہ بتا دیں کہ آیا لاء اینڈ آرڈر کے جو precedents ہیں' اس اسمبلی نے قائم کئے ہیں؟ جب discussions open ہوئی ہیں تو ہر ہوم سیکرٹری یہاں پر موجود ہوا کرتے تھے اور ان کے ہاتھ میں قلم ہوا کرتی تھی اور ان کے ہاتھ مقررین کی تقریروں پر کانپ رہے ہوتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آج کوئی ایسا issue کھڑا ہو کل کو میں ہوم سیکرٹری نہ رہوں تو میری یہ گزارش ہے کہ پہلے لاء منسٹر صاحب بتائیں کہ ہوم سیکرٹری کو کیوں نہیں بلوایا گیا؟

جناب سپیکر: جب وہ اپنی تقریر wind up کریں گے تو اس کا ذکر ہوجائے گا۔

شیخ اعجاز احمد: جناب والا! اگر یہ وضاحت کر دیں تو مجھے بات کرنے میں بڑی آسانی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جب ان کی turn آئے گی تو پھر کر دیں گے۔ آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ جو واقعہ رانا ثناء اللہ خان صاحب کے ساتھ ہوا ہے۔ [****]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا محمد قاسم نون: پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ اعجاز احمد: جناب! پہلے ان کی بات سن لیں۔

رانا محمد قاسم نون: جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ واقعہ کا تعلق ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں لیکن ہم ان کی بھی مذمت کرتے ہیں کہ یہ آئی ایس آئی' آرمی اور دوسرے اداروں کے متعلق جس تضحیک اور تحقیر کے انداز میں گفتگو فرماتے ہیں اس بات کا تعین کیا جائے کہ یہ واقعہ کیوں ہوا؟ Who invited for this? Who is responsible for this act? اس میں محترم فاضل ممبر کا پہلے اجلاس سے لے کر آج تک کا رویہ' ان کی گفتگو کیا رہی؟ Who invited for this? آج تو ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں لیکن یہ بتایا جائے اور یہ بات کہ فلاں نے کروایا ہے اور فلاں نے کیا ہے میرا خیال ہے کہ یہ نامناسب ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ مہربانی۔ جی' رانا صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب والا! آپ سے میرا سوال یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ یہاں پر فوج یا آئی ایس آئی کا ذکر کرنا شجر ممنوعہ ہے؟ حق بات کو سننے کی عادت پیدا کریں۔ راتوں کو جا کر ان کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں۔ یہاں پر بھی ان کا نام سننے کی اپنے میں

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

طاقت پیدا کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر۔ جی' راجہ صاحب!

وزیر قانون ، جناب سپیکر! مجھے اس بات پر انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ ایک اچھا بھلا ماحول پیدا ہوا ہوتا ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)۔۔۔ آئی ایس آئی کی بات نہیں ہے میرے بھائی۔ آپ اپنے رویوں کو درست کریں۔ جب اداروں کے دوام کی بات کرتے ہیں اور اداروں کو تقویت دینے کی بات کرتے ہیں تو اپنے رویوں پر بھی تنقید سن لیا کریں۔ جب تک ہم اپنے رویے درست نہیں کریں گے یہ نظام کیسے چلے گا؟ اس لئے میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ آج لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر بات ہونی تھی۔ جہاں تک رانا ثناء اللہ صاحب کے واقعہ کا تعلق ہے سارے بھائیوں نے اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جب موقع آئے گا میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کروں گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج جس طرح ابتدا میں قاسم ضیاء صاحب نے کہا اور میں نے بھی یہ گزارش کی کہ آج ہم ان کی رائے سے مستقبل کا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے سامنے کیا رائے آئی ہے؟ ابھی میرے جن دوستوں نے بات کرنی ہے ان سے میری استدعا ہو گی کہ خدا کے لئے کوئی تجاویز دے دیں کہ لاء اینڈ آرڈر کو کس طرح بہتر کیا جا سکتا ہے۔ مخدوم صاحب نے بہت خوب صورت بات کی تھی کہ room for improvement is always there ہم ان کی رائے سے اس ماحول کو بہتر بنانا چاہتے ہیں لیکن اگر پھر بات وہی criticism پر آتی ہے تو جب ہم بات کریں گے تو میں بھی کھل کر ساری باتیں کروں گا لیکن خدا کے لئے ہم جب اداروں کی بات کرتے ہیں تو اداروں کا دوام' اداروں کا استحکام ہمارے رویوں کے ساتھ مشروط ہے۔ جب تک ہمارے رویے مثبت نہیں ہوں گے' جب تک ہماری approach ایک positive approach نہیں ہو گی اس وقت تک اداروں کے دوام کی بات ایک خواب اور خیال لگتا ہے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ۔ جی' شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں۔ میرے فاضل دوست جو پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے تھے میں تو ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ٹریژری بنچز سے کسی نے تو یہ جرات کی کہ انہوں نے اس ہاؤس کے اندر اقرار جرم کیا کہ Who invites 'those people?' کون انہیں دعوت دیتا ہے کہ وہ آئیں اور رانا صاحب یا کسی ایسے بندے پر تشدد ہو جو اپنا مافی الضمیر بیان کرنا چاہتا ہے۔ اخبارات میں پہلے حکومت کی طرف سے آیا تھا اور پریس والے گیلری میں موجود ہیں اور اس بات کے گواہ ہیں۔ انہوں نے رابطہ کیا کہ جناب! اس اہم ترین واقعہ پر حکومت کیا کارروائی کر رہی ہے تو حکومت کی طرف سے اخبار میں یہ بیان آیا کہ جب تک ہمیں مدعی کوئی ایف آئی آر وغیرہ نہیں دیتے تو اس وقت تک ہم کیا کارروائی کریں گے۔ میں اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے دیگر ساتھی وکلاء نے حسب ضابطہ ڈی پی او فیصل آباد کو جا کر تحریری درخواست دی۔ ہم نے ان ملزمان کے نام تک mention کئے رانا صاحب اس میجر کو جانتے ہیں جو اس وقت آئی ایس آئی وہاں پر وہ serving Major ہے۔ اگر ہم اسمبلی کے floor پر اس ملزم کا نام نہیں لے سکتے تو ان کی طرف سے مجھے پھر یہ کہنا پڑے گا،

ہمیں خبر ہے لٹیروں کے سب ٹھکانوں کی
شریک جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے

یہ شریک جرم ہیں تو پھر انہوں نے یہاں پر یہ بات کر دی ہے کہ انہیں کون invite کرتاہے؟ آج آپ میری یہ بات غور سے سن لیں اور میں پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں کہ یہاں تشریف فرما ہمارے معزز ممبران اور ہماری معزز مائیں اور بہنیں یہ مت محسوس کریں کہ یہ فرد واحد کا issue ہے۔ آج فرد واحد کی مونچھیں، بھنویں اور سر کے بال مونڈے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے ان لمبے چوڑے ستونوں کی مونچھیں کاٹ دی گئی ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت پنجاب کی مونچھیں کاٹ دی

گئی ہیں۔ [**]

جناب سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ شیخ صاحب! آپ relevant رہ کر بات کریں۔ آپ ایوان کے ماحول کو خراب نہ کریں۔ پلیز relevant رہ کر بات کریں اور wind up کریں۔

شیخ اعجاز احمد، میں اپنی بات wind up کر رہا ہوں لیکن اگر یہ بات wind up کرنے دیں گے تو میں wind up کر سکوں گا۔

جناب سپیکر، جی' راجہ بشارت صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں اور میں پھر اپنی اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے ہمیں اپنے رویوں کو درست کرنا چاہئے۔ ایک جمہوری حکومت کے جمہوری وزیراعظم کے متعلق یہ الفاظ استعمال کرنا انہیں زیب نہیں دیتا۔ جب یہ خود جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور میں تو اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا' پہلے میں نے رانا مشہود صاحب کو کہا تھا کن رویوں کی آپ بات کرتے ہیں؟ آپ کے سامنے میرا بھائی ڈاکٹر اسد اشرف بیٹھا ہے۔ جائیں اس سے پوچھیں اس کے بھائی کا خون کس کے دامن پر ہے؟ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر ہمارے متعلق باتیں کرتے ہیں۔ خدا کے لئے اپنے رویوں کو درست کریں۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! پلیز آپ مختصر کریں۔

ڈاکٹر اسد اشرف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' اسد اشرف صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! راجہ صاحب صرف ایک سوال کا جواب دے دیں۔ جاوید

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اشرف (شہید) نے جمہوریت کے لئے جان دی ہے اور اسی جمہوریت کی خاطر رانا ثناء اللہ نے اپنا حصہ ڈالا ہے۔ ایسے لوگوں کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھتی ہے اور حق گو کے نام سے یاد رکھتی ہے۔ راجہ صاحب میرے ایک سوال کا جواب دے دیں کہ رانا صاحب والا واقعہ سچا ہے یا جھوٹا؟ ان میں اتنی طاقت ہے اور یہ وہی راجہ بشارت نہیں جو پہلے ہمارے ساتھ ہوتے تھے۔ 7- کلب میں بحیثیت وزیر قانون ان کے لئے چیف سیکرٹری دروازہ کھولتا تھا۔ جب تک راجہ صاحب نہیں بیٹھتے تھے اس وقت تک آئی جی بیٹھتا نہیں تھا۔ کیا یہ اس واقعہ کی ایف آئی آر درج کرواسکتے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ جی، شیخ صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہوگی کہ بہت بات ہو چکی۔ میرے بھائی اگر بات ختم کرلیں تو میں wind up کر دیتا ہوں تاکہ ساری بات ختم ہو جائے۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! ایک دو منٹ میں wind up کریں پلیز۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس floor پر یہ بات کرنا چاہتا ہوں اور میں اللہ کے فضل سے یہ بات کروں گا کیوں کہ اگر میرے بڑے بھائی کو حق بات کہنے پر اتنا سزاوار ٹھہرایا جاسکتا ہے تو ان کا حلقہ پی پی۔ 70 ہے، ملک نواز کا حلقہ پی پی۔ 71 ہے اور میرا حلقہ پی پی۔ 72 ہے تو اگر انہوں نے ہماری باریاں لگائی ہیں تو اللہ کے فضل کے ساتھ اس باری اور اس turn کے لئے میرا سینہ بھی حاضر ہے، میرے بال بھی حاضر ہیں، میری مونچھیں بھی حاضر ہیں اور میں خود بھی حاضر ہوں لیکن انہیں ہماری بات سننا پڑے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں نے یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کی تھی اور میں نے لاء منسٹر صاحب سے گزارش کی تھی کہ جناب! آپ اور آئی جی پنجاب فیصل آباد تشریف لے آئیں۔ انہوں نے on the floor of the House یہ بات کی تھی کہ میں Monday کو وہاں پر آؤں گا۔ یہ جس Monday کو آنے والے تھے یہ واقعہ اس کے بعد کا ہے۔ فیصل آباد کے اندر ظلم و بربریت کا بازار گرم ہے، جس طرح دن دیہاڑے

ڈاکے مارے جا رہے ہیں اگر میرے لاء منسٹر صاحب اس وقت تشریف لے آتے تو

[***]

جناب سپیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ شیخ صاحب! مختصر کریں پلیز۔ کافی بات ہو گئی ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! وزیراعلیٰ پنجاب نے ٹیلی فون پر بات کی اور میں نے بلکہ سبھی ایوان نے اخبار میں دیکھا ہو گا کہ وہ اداکار رنگیلا کی عیادت کرنے کے لئے ہسپتال تشریف لے گئے۔ جو اداکار رنگیلا ہے وہ ملک کا اثاثہ ہے۔ اداکار اور فنکار کسی ملک کا اثاثہ ہوتے ہیں۔ وہ ملک کے سنیر ہوتے ہیں۔ اگر اداکار رنگیلے کے پاس ہسپتال میں جا کر وزیراعلیٰ پنجاب اس کی عیادت کر سکتے ہیں' اگر روحی بانو کے پاس جا کر عیادت کر سکتے ہیں تو ہمارے ڈپٹی اپوزیشن لیڈر جن کے اوپر اس حکومت میں ظلم و بربریت کا بازار گرم کیا گیا۔ کیا ان کی عیادت نہیں کر سکتے تھے؟ لاء منسٹر صاحب نے فون پر عیادت کی' چیف منسٹر صاحب نے فون پر عیادت کی۔ آپ جب ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن میں تشریف لے گئے تو آپ نے مجھ سے کہا کہ شیخ صاحب جو شیخ رؤف صاحب قتل ہوئے تھے۔ میں ان کے گھر فاتحہ کہنے کے لئے جا رہا ہوں۔ آپ مجھے ان کے خاندان کے ساتھ ملوائیں۔ میں ایوان میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے اس بیوہ سے جا کر افسوس کا اظہار کیا۔ اس کے یتیم بچوں کے ساتھ افسوس کا اظہار کیا۔ اگر فیصل آباد کے عوام کے لئے یا صوبے کے عوام کے لئے آپ کے سینے میں دل دھڑک رہا ہے تو آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں' آپ کا دل رانا ثناء اللہ کے واقعہ پر بھی دھڑکنا چاہیے۔ آپ کو اس واقعہ پر بھی تشریف لے جانا چاہئے تھا۔ لاءمنسٹر صاحب کو بھی تشریف لے جانا چاہئے تھا۔ اگرکسی اداکار کی جو ہمارا اثاثہ ہیں میں ایک دفعہ پھر کہتا ہوں کہ ہمارا اثاثہ ہیں' ان کی عیادت ہو سکتی ہے تو

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پھر حکومت میں کیوں اتنی جرات نہیں کہ وہ رانا ثناء اللہ کے پاس جائیں؟ اگر بولنے پر قدغن لگائی گئی تو میں اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ۔

تاریک راہ گزر ہے اُجالے خرید لو
لفظوں کو بیچتا ہوں پیالے خرید لو
ہم سے امیر شہر کا ہو گا نہ احترام
ہماری زباں کے واسطے تالے خرید لو
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ میاں ماجد نواز صاحب!

میاں ماجد نواز: جناب سپیکر! اس وقت دنیا میں جو عراق پر حملے کا واقعہ رونما ہوا ہے۔ دنیا میں وہ واقعہ اور ہمارے ملک میں رانا ثناء اللہ کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے' یہ انتہائی دکھ اور افسوس کی بات ہے' لیکن مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دکھ کا مطلب پورا ہال شاید نہیں سمجھتا۔ اگر دکھ کا مطلب یہ لوگ سمجھتے ہوتے اور انھیں اس چیز کا احساس ہوتا تو انتہائی خاموشی کے ساتھ یہاں بیٹھ کر غور و فکر کرتے کہ یہ واقعہ کیوں پیش آیا اور کیا عوامل ہیں؟ یہ جو حرکتیں کر رہے ہیں اس پر دکھ کے ساتھ غور و فکر ہونا چاہیے تھا لیکن اس کی بجائے یہاں پر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ [**************] (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ میاں صاحب آپ relevant رہ کر بات کریں۔

میاں ماجد نواز: مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑے گا کہ مہربانی کریں کہ حساس معاملے کو احساس کے ساتھ سنیں اور سمجھیں۔

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی' قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف : جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے کہوں گا چونکہ میرے معزز بھائی نے پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ جب وہ سب کو non serious کہہ رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان الفاظ کو حذف کروائیں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ انھیں چاہیے کہ اس پر پورے ہاؤس سے معذرت بھی کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید ابھی راجہ بشارت صاحب نے رویوں کی بات کی تھی تو میں یہ کہوں گا کہ اپنے ساتھیوں اور دوستوں کو بھی رویوں کی بات سمجھائیں۔ ان کو لانے سے پہلے بتائیں۔ اپوزیشن والوں کو تو دکھ اور تکلیف ہوئی۔ ہمیں تو آپ کے وزیر کی بھی تکلیف ہوئی تھی۔ آپ کے ساتھ جو واقعات ہو رہے ہیں' ان کی بھی تکلیف ہے۔ میں نے تو پہلے کہا ہے کہ آپ کے آنسو بھی ہمیں بہانے پڑیں گے کہ شاید آپ بول نہیں سکتے کیونکہ آپ آزاد نہیں ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے راجہ بشارت صاحب سے کہوں گا کہ جن رویوں کی آپ ہماری طرف نشاندہی کرتے ہیں۔ آپ اپنے ساتھیوں کی طرف بھی اس کی نشاندہی کریں۔ میں آپ سے پھر یہ استدعا کروں گا کہ ان الفاظ کو حذف کیا جائے اور میرے معزز بھائی سے کہا جائے کہ اس پر معذرت کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: میں نے وہ الفاظ پہلے ہی کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے آج رانا ثناء اللہ صاحب کا issue لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے اہمیت کا حامل ہے۔ آج باہر ایک دوست تبصرہ کر رہا تھا کہ جہاں ایم پی اے حضرات کے لئے گریجویشن کی شرط ہے تو آئندہ جب الیکشن ہوں گے تو ممبران کے لئے کلین شیو اور گنجا ہونے کی شرط لگا دی جائے گی تاکہ پھر کسی ایجنسی کو یہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اس مسئلے پر حکومتی بنچوں والوں کو زیادہ گہرائی میں جانا چاہیے۔ میں صرف اس مسئلے کی timing کی طرف اشارہ کروں گا کہ ایک طرف جب یہ مسئلہ ہوا تو قومی اسمبلی میں ایل ایف او کے issue پر اپوزیشن حکومت کی کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھی اور لگتا تھا کہ ایک dead lock جو نئی جمہوریت کے حوالے سے پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ جو عراق کا issue تھا اس حوالے سے بھی پوری قوم میں بے چینی اور اضطراب تھا۔ میرے خیال میں ایسے وقت میں رانا ثناء اللہ پر ہونے والے تشدد پر حکومتی بنچوں کو اس timing پر نہایت سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ رانا ثناء اللہ کو تو جو زخم لگے ہیں بظاہر تو وہ بھر جائیں گے لیکن جو یہ جمہوریت ہے اس کے خلاف اس ملک کے اصل حکمران جو سازش کرنے جا رہے ہیں' اس کے لئے جو (ق) لیگ کے راہنما ہیں' زیادہ ضرورت ہے کہ وہ اس کو نہایت سنجیدگی سے لیں۔ آج یہاں اس ایوان کے تقدس کی بات ہو رہی ہے' اس ایوان کی مضبوطی کی بات ہو رہی ہے تو میں صرف یہ کہوں گا کہ میرے شہر لاہور میں آئیں' جہاں ایک پانچ مرلے کے گھر میں کوئی کرایہ دار کی حیثیت سے رہتا ہے' اس ہاؤس کا کوئی مضبوط اور توانا آدمی اس کرایہ دار کو گھر سے نکال کر دکھائے۔ میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ اس ملک کے اصل حکمران اس ہاؤس کے ممبران بمعہ اس کے منسٹرز اور چیف منسٹر کے صرف ایک آرڈر سے ہاؤس کے دروازے ہم سب کے لئے بند ہو سکتے ہیں۔ اس ہاؤس کی اور اس ہاؤس کے ممبران کی حیثیت پانچ مرلے کے مکان میں رہنے والے کرایہ دار سے بھی بری ہے کہ آج آپ اس ملک میں کسی کرایہ دار کو اتنی آسانی سے اس کے گھر سے نہیں نکال سکتے جتنی آسانی سے اس ملک کے اصل حکمران اس ملک کے عوامی نمائندوں کو چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے ہوں ایک ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے اس ہاؤس میں اس کا داخلہ بند کر دیتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ ہاؤس بڑا مضبوط ہے۔

جناب والا! یہاں ایک تاویل یہ دی گئی کہ ہر دفعہ جب فوجی حکمران آتا ہے تو ان کو واپسی کا محفوظ راستہ دینے کے لئے ہم سب کچھ قبول کر رہے ہیں۔ ماضی میں تو ہو

سکتا ہے کہ یہ درست راستہ ہو لیکن ایل ایف او کی موجودگی میں' میں اس ہاؤس کے سامنے یہ بات رکھتا ہوں کہ اس کی موجودگی میں یہ فوج کو باعزت واپسی کا راستہ دے رہے ہیں یا اس کے مستقل پڑاؤ کی بنیادیں اس ملک میں رکھی جا رہی ہیں۔ یہ باعزت واپسی کا راستہ نہیں ہے۔ لاء منسٹر صاحب ایل ایف او کو پڑھیں۔ اس کے بعد اس ملک میں اس کی واپسی کی بات کرتے ہیں۔ اس ملک میں اس تمام ایوان' قومی اسمبلی اور سینٹ کی ذمہ داری ہے کہ فوج کو واقعی حقیقتاً واپسی کا باعزت راستہ دیا جائے۔ ان کے مستقل پڑاؤ کی بنیادیں جو ایل ایف او میں موجود ہیں اس کی مزاحمت کی جائے۔ یہاں اس ملک کے جو اصل حکمران ہیں ان کے ماضی کی بہت ساری باتیں ہوئیں۔ میں صرف ایک بات کر کے اپنی بات کو ختم کروں گا کہ اس ملک کا حکمران ایک پرہجوم پریس کانفرنس میں صحافیوں کے سامنے یہ کہتا ہے کہ اس ملک کو' چاہے قائد اعظم لیگ ہو' چاہے مسلم لیگ (ن) ہو' چاہے پیپلز پارٹی ہو' کوئی اس کو defend کرنے کے لئے تیار نہیں ہے' اس کا نام جنرل یحییٰ خان ہے۔ اس ملک کا حکمران پریس کے سامنے کہتا ہے کہ اس ملک کا اگر کوئی دیانتدار جرنیل آیا تو وہ یحییٰ خان تھا۔ اس ملک کے اصل حکمران کا ہیرو اگر یحییٰ خان ہو گا تو پھر اس ملک کی جمہوریت اور بقاء کی لڑائی ہم سب مل کر لڑیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں سمجھتا ہوں کہ آج رانا ثناء اللہ کے واقعہ سے (ق) لیگ کو ایک امتحان میں ڈالا گیا لیکن ہم اپوزیشن کی طرف سے یہ یقین دلاتے ہیں کہ اس ملک کے حکمران اس لولی لنگڑی جمہوریت کو مزید اپاہج کرنے کے لئے اگر کوئی اقدام اٹھائیں تو یقین مانیے رانا ثناء اللہ ان زخموں کی قربانی دے کر اس ملک کے اصل حکمرانوں کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: کتنا ٹائم بڑھا دیا جائے؟

وزیر قانون: جناب سپیکر! میرے خیال میں تو آپ مجھے اجازت دیں اور میں wind up کرتا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر ، جی۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب اور آپ کے ساتھ جو میٹنگ ہوئی تھی اس میں یہ طے ہوا تھا کہ تمام ممبران کو بولنے کا موقع دیا جائے گا۔ آپ اس کا ٹائم مقرر کر لیں۔ راجہ صاحب! آپ راہ فرار اختیار نہ کریں۔

جناب سپیکر ، رانا صاحب! آپ بتائیں کہ کتنا ٹائم بڑھا دیا جائے؟ پہلے آپ نے لسٹ دی تھی کہ ہمارے یہ مقررین ہیں اور ان میں سے ایک دو بقایا رہ گئے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! لسٹ دیکھ لیں کافی دوست پڑے ہیں۔ ہر ممبر کا یہاں پر بولنا ایک بنیادی حق ہے۔ آپ اس کو بے شک پندرہ منٹ میں wind up کر لیں۔ یہ آمدن گفتند نشتند برخاستند نہ کریں۔ راجہ صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں رائے دیں۔ ہم نے جو پہلے ان کو تجاویز دی ہیں اس پر تو یہ عمل کر نہیں سکے۔ یہ بھی ایک exercise ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ ایک گھنٹہ اور مزید ضائع کر لیں۔

جناب سپیکر ، مزید ایک گھنٹہ ہاؤس کا وقت بڑھایا جاتا ہے۔ جی' ڈاکٹر جاوید صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی ، شکریہ۔ جناب سپیکر! بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ میں چونکہ ایک پسماندہ علاقے سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں فیصل آباد اور لاہور والوں کی طرح احتجاجات مند نہیں ہوں کہ اتنی دلیری کی باتیں کرسکوں لیکن میں آپ کو لاء اینڈ آرڈر سے متعلقہ اپنا ایک ذاتی واقعہ سناتا ہوں۔ رانا ثناء اللہ صاحب سے متعلق جو واقعہ ہوا ہے تین سال پہلے اسی طرح کا ایک واقعہ ملتان میں ہمارے ساتھ بھی ہوا تھا۔ میں اس وقت کیڈر کمیونٹی سے تعلق رکھتا تھا اور بزنس مین لوگوں کا نمائندہ تھا۔ سیلز ٹیکس سروے کے لئے لوگ تشریف لائے اور کہا کہ ہم اس طرح سے کام کریں گے' جو درمیان میں رکاوٹ پیدا کرے گا اس کو تہس نہس کر دیا جائے گا۔ ہم پہلے کچھ دن ڈرے رہے پھر آپس میں

رائے کی اور ایک دن یہ فیصلہ کیا کہ ہم اپنے مسئلے کے لئے اپنی رائے کے لئے باہر نکلتے ہیں' جو بھی نتائج ہوں گے دیکھا جائے گا۔ ہم نے پرامن ریلی نکالی' جب وہ ریلی ایک چوک پر پہنچی تو اس وقت ہمیں گھیرا ڈال کر گرفتار کیا گیا۔ ہمیں پکڑ کر تھانے میں لے گئے اور وہی scene دہرایا گیا جو رانا صاحب کے ساتھ ہوا تھا۔ ایس ایچ او نے مجھے کہا کہ کچھ لوگ آپ سے ملنے آئے ہیں' ہاتھ پیچھے باندھیں۔ میں نے پیچھے ہاتھ باندھے' پھر آنکھوں کے اوپر پٹی باندھی گئی' پھر ہمارے بدن سے سارے کپڑے اتار کر ہمیں برہنہ کر دیا گیا' برہنہ کر کے ہمیں باہر لے گئے۔ اس کے بعد ننگا کر دل بھر کے ہاتھوں سے' مکوں سے ہماری پٹائی کی۔ جو بھی کر سکتے تھے انہوں نے ہمارے ساتھ کیا۔ اس کے بعد جب ہم پوری طرح زخمی ہو گئے اور ہماری پٹی بندھی رہی' ہم 14 تاجر تھے ہمیں دوبارہ حوالات میں لے آئے۔ 14 میں سے کسی نے بھی کپڑے پہنے ہوئے نہیں تھے اور ہمیں اسی حالت میں آمنے سامنے بٹھا دیا گیا اور کہا گیا کہ اب پھر بات کرو گے؟ ظاہر ہے پھر ہم نے کہا کہ ہم ایسی بات نہیں کریں گے۔ میں اس واقعہ سے پورے ایوان کو ایک مثال سمجھانا چاہتا ہوں۔ ہم کمزور دکاندار تھے۔ ایک دن 14 پکڑے گئے دوسرے دن شہر نہیں کھلا۔ پھر 28 پکڑے گئے۔ آٹھ دن تک شہر بند رہا تھا۔ تاجروں نے کہا کہ جب تک ہمارے نمائندے رہا نہیں ہوتے ہم اس وقت تک شہر بند رکھیں گے۔ تقریباً چھ سو کے قریب دکاندار پکڑے گئے۔ مظفرگڑھ بند ہو گیا' خانیوال' وہاڑی اور جنوبی پنجاب پورے کا پورا بند ہو گیا۔ خدا کی قسم! میرے پاس آ کر حوالات میں ترلے کرتے رہے کہ صرف چند دکانیں کھلوا دو ہم آپ کو رہا کر دیتے ہیں۔ لیکن کمزور دکانداروں نے اتفاق رکھا اور کہا کہ ہم نہیں کھولیں گے۔ آٹھویں دن آ کر بالامر مجبوری انہیں ساری حوالاتیں کھولنی پڑیں اور جنوبی پنجاب کے سیلز ٹیکس سروے کے پروگرام کو منسوخ کر کے اپنے اپنے مقام پر واپس جانا پڑا۔ میں نے یہ واقعہ اس لئے بیان کیا ہے کہ دوستو! جب ہمارے مابین آپس میں نااتفاقی ہوتی ہے تو پھر بندر کو وہاں پر موقع ملتا ہے۔ وہ آ کر بندر بانٹ میں حصے کرتا ہے اور سارا خود کھا پی جاتا ہے۔ میں آپ سے یہ

عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دونوں طرف کے ممبران آپس میں جمہوریت کی مضبوطی کے لئے ' اس ایوان کی مضبوطی کے لئے' ایک دوسرے کے دکھ سکھ کو common سمجھ کر کسی کے ایجنٹ کا کردار ادا کرنے کی بجائے اگر ہم اتفاق رائے سے ایسا کردار ادا کریں کہ ہمارے درمیان جمہوریت مضبوط ہو' ایوان مضبوط ہو' ممبران کا استحقاق مضبوط ہو' اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ کسی باہر سے آنے والے کو نہ بہانہ ملے گا اور نہ اس کو یہ جرات ہو گی کہ وہ اس قسم کا سلوک کر سکے یا اس ایوان کے اوپر بری نظر ڈال سکے۔

میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ہمیں آپس میں اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہئے کہ ایم پی اے کے ساتھ جس نے بھی زیادتی کی ہے اس کو کم از کم یہ باور کرانا چاہئے کہ آپ کا یہ کردار جمہوری لوگوں کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔ آزادیٔ رائے ہر ایک کا حق ہے۔ اگر اس نے کوئی indisciplined بات کی ہے تو آپ بیٹھ کر اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کریں۔ چونکہ پہلے بھی یہ بات دہرائی گئی ہے کہ جس طرح امریکہ صاحب بہادر ایک سپرپاور ہونے کے ناتے عراق پر جو چاہتا ہے کر رہا ہے۔ کوئی روکنے والا اور ٹوکنے والا نہیں ہے۔ پاک فوج کی عزت اور وقار میرے لئے سپریم ہے۔ وہ ایک ادارہ ہے۔ اس کی عزت کی جانی چاہئے۔ عدلیہ ایک ادارہ ہے اس کی عزت کی جانی چاہئے لیکن ان دونوں اداروں کے قابل احترام ذمہ داروں سے دست بستہ گزارش ہے کہ پنجاب اسمبلی' قومی اسمبلی' عوامی نمائندے' جمہوریت اور یہ جمہوری اداروں کو بھی ایک ادارہ تسلیم کریں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ فوج اور عدلیہ ایک قابل احترام ادارہ ہے لیکن خدا کے واسطے ان کو بھی چاہئے اور کم از کم وہ بھی یہ محسوس کریں کہ یہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے اتنے کروڑ عوام کی نمائندگی کرتی ہے' وہ ان کو بلیک میل نہ کریں۔ یہ نہیں کہ جس کے ہاتھ میں اگر طاقت ہے یا بندوق ہے تو وہ اس ادارے کی عزت کو پامال کرے یا ڈرایا جائے کہ اوئے! اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ہم تمہاری اسمبلی توڑ دیں گے۔ ہم کہیں گے کہ چاچا جی! مہربانی کرو ایسا نہ کرو۔ میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ملتان شہر والے لوگ شریف لوگ ہوتے ہیں۔ وہاں ایک پیر چپ شاہ تھے۔ وہ بیچارے

کسی سے بولتے نہیں تھے۔ ان کو ڈکیتی میں قتل کر دیا گیا ہے۔۔۔

جناب سعید اکبر خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں۔

جناب سعید اکبر خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میرے معزز بھائی نے کہا ہے کہ ملتان کے شہری شریف ہیں۔ ان کا کیا مطلب ہے؟ پورے پاکستان کے باقی لوگ شریف نہیں ہیں؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، وہ ہم سے زیادہ شریف ہیں۔

جناب سعید اکبر خان، جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ملتان کے لوگ شریف ہیں۔ مجھے تسلیم ہے کہ ملتان کے لوگ نہایت ہی شریف ہیں اور اپنے مطلب کے لئے بہت ہی زیادہ شریف ہیں لیکن میری یہ درخواست ہے کہ پاکستان کے باقی لوگ بھی شریف ہیں اور اچھے بُرے لوگ تو ہر جگہ پر ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! براہ مہربانی آپ ایک منٹ میں wind up کریں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! باقی لوگ بھی بہت شریف ہیں وہ محمد شریف ہوں، محمد شریف کی اولاد ہوں، سارے ہی شریف ہیں اور ہمارے لئے تو بابرا شریف بھی شریف ہے ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آپ اپنی بات کو مختصر کریں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، شعر کی فرمائش آئی ہے تو عرض ہے کہ،

کل خواب ڈٹھم جو مر گیا ہاں، جگ سوگ منیدا رہ گئے
کوئی تیار جنازے میڈے دا اعلان کریندا رہ گئے
جن آروں پاروں ٹُرتاں ہئے پر قدم کھلیندا رہ گئے
گئے غیر جنازہ چا شاکر اوہ پیر دھویندا رہ گئے

"مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے "

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! محترمہ طلعت یعقوب صاحبہ ایم ایم اے کی خاتون ہیں۔ میرے خیال میں انہوں نے دس مرتبہ آپ کے پاس اپنی چٹ بھی بھیجی ہے اور انہوں نے درخواست بھی کی ہے۔ آپ نے اُس طرف کی خواتین کو موقع دیا ہے تو میری درخواست ہے کہ آپ ان کو بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر، ارشد محمود صاحب! آپ ایم ایم اے کی total strength دیکھیں اور جتنے دوستوں کو موقع ملا ہے ان کی تعداد دیکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں نے پورے ایم ایم اے کی بات نہیں کی ان کا تعلق تو پیپلز پارٹی سے ہے۔ میں نے تو بات کی ہے کہ بطور خاتون ان کو موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر، نہیں' آپ نے ایم ایم اے کا ذکر کیا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! آپ نے یہ احسان فرمایا ہے کہ آپ نے آج ایم ایم اے کا کہا ہے کہ ہماری حیثیت ہی کیا ہے۔ آپ نے strength کے حوالے سے کہا ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' چودھری ظہیر الدین صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ' جناب سپیکر! بہت اہم موضوع پر گفتگو ہو رہی ہے۔ پہلے آپ نے بڑی مہربانی فرمائی کہ اُدھر سے کچھ مہربانوں کو موقع دینے کے بعد اِدھر سے موقع دیتے تھے۔ اب لگاتار اُدھر سے چار یا پانچ ہمارے فاضل دوست اظہار خیال فرما چکے ہیں۔ اب اِدھر سے بھی اجازت دے دیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، چودھری عبدالغفور صاحب!

چودھری عبدالغفور خان ، جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں اور آپ کی وساطت سے جناب وزیر قانون کا بھی شکر گزار ہوں کہ وہ یہ تنقید بڑی خندہ پیشانی سے سن رہے ہیں۔ مجھ سے پہلے میرے بہت سے ساتھیوں نے اظہار خیال کیا۔ کچھ اور کہنے کی گنجائش تو نہیں ہے لیکن میں ایک شعر اپنے ان تمام ساتھیوں کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد میں کچھ عرض کروں گا۔ ملتان سے تعلق رکھنے والے میرے بھائی نے اپنی سرائیکی زبان کا ایک شعر ایوان میں پیش کیا۔ میرا تعلق میو راجپوت گھرانہ سے ہے اور ہماری ایک علیحدہ تہذیب ہے جو کہ کچھ مختلف ہے۔ ہماری زبان کا ایک شعر عرض ہے۔

باڑ کری ہی کھیت کُو اور باڑ ہی کھیت کُو کھائے
راجہ ہو کے چوری کرے نیاؤ کون کر جائے

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو باڑ فصل کو بچانے کے لئے لگائی جاتی ہے جب وہی کھیت کو کھائے تو پھر وہاں پر انصاف کون کرے گا۔ آج میں اس ایوان کی توجہ رانا ثناء اللہ صاحب کے واقعہ سے پہلے کے کچھ واقعات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ میں اپنی بات 1947 سے شروع کروں گا۔ یہ اس وقت کی بات ہے، ہم نے یہ واقعات اپنے بزرگوں سے سنے ہیں اور میرا ذاتی طور پر تعلق ایک ایسی فیملی سے ہے کہ ہمارے گھر کے صرف دو لوگ پاکستان پہنچنے تک زندہ بچے اور باقی تمام خاندان کے لوگ شہید ہو گئے۔ اس ملکِ پاکستان کو کس طرح حاصل کیا گیا، اس ملکِ پاکستان کے لئے کتنی قربانیاں دی گئیں، میں آج اپوزیشن اور حزب اقتدار کے دوستوں کو یہ کہتا ہوں کہ آج پاکستان کے اندر ایک عرصہ کے بعد اگر ایک لنگڑی لولی جمہوریت بحال ہوئی ہے تو خدا کے لئے اسے چلنے دیں، اس میں رکاوٹیں نہ ڈالیں۔

جناب سپیکر! رانا صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا اس پر مجھے ایک واقعہ یاد آرہا ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے اپنی اہلیہ کے ساتھ تاج محل کا visit کیا اور جب وہ visitors,

book میں اپنے comments لکھنے لگی تو لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو مخاطب کرکے کہنے لگی کہ اگر تم مجھ سے یہ وعدہ کرو کہ میرے مرنے کے بعد میری یاد میں اس طرح کا تاج محل بناؤ گے تو میں ابھی اور اسی وقت مرنے کے لئے تیار ہوں۔ ایجنسیوں نے یا جس نے بھی رانا صاحب کو دبانے کی کوشش کی لیکن میں تو یہ کہتا ہوں کہ

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

جناب سپیکر! میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لوں گا لیکن اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے کہوں گا کہ جب سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے میں اس اجلاس کے دوران اس ایوان کی visitors gallery میں بیٹھی ہوئی ایک بیٹی کو دیکھ رہا ہوں جو رانا ثناء اللہ صاحب کی بیٹی ہے اور وہ ہماری بھی بیٹی ہے۔ یہاں پر رانا صاحب کے بارے میں ایک رکن نے جو بات کی اس بچی نے اس بات کو غور سے سنا اور وہ بیٹی یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ آج میرے باپ کا مقدمہ پنجاب کی اس عدالت میں پیش ہوا ہے اور میں دیکھتی ہوں کہ مجھے انصاف ملتا ہے یا نہیں؟ یہ بیٹیاں وہی ہیں کہ جس کے لئے ایک انگریز نے کہا تھا کہ

My son is my son to bring the wife
My daughter is my daughter for the whole life

بیٹیوں کو ماں باپ کا دکھ اور تکلیف ہوتی ہے۔ یہ وہی بیٹی ہے جس کے لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ رب الکریم نے بیٹیاں دیں اور اس نے ان کی صحیح پرورش کی وہ جنت میں میرے ساتھ ایسے ہو گا جیسے دو انگلیاں برابر ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے' میری جناب وزیر قانون سے گزارش ہے اور اس حکومت سے گزارش ہے کہ رانا صاحب کو جو زخم لگے ہیں' رانا صاحب کے خاندان کی روحوں کو جو زخم لگے ہیں بلکہ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ اس پنجاب کے تمام ممبرز کی روحوں کو جو زخم لگے ہیں اس کا حساب ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہم تمام ایجنسیوں اور تمام اداروں کی عزت کرتے ہیں۔ چاہے وہ ادارہ فوج ہو' چاہے وہ آئی ایس آئی ہو' چاہے وہ آئی بی ہو یا جو بھی ادارہ ہو ہم اس کی عزت کرتے ہیں۔ جیسے میرے بھائی نے فرمایا کہ وہ بھی ہماری عزت کریں۔ وہ بھی اسمبلی کو بحیثیت ایک ادارہ کے تسلیم کریں۔ یہ رانا ثناء اللہ اس خاندان کا شخص ہے کہ جس خاندان کی اس ملک کے لئے قربانیاں تھیں۔ اور بقول شاعر کہ ،

چمن کو جب بھی ضرورت خوں کی پڑی
سب سے پہلی گردن ہماری کٹی
پھر بھی یہ کہتے ہیں اہل چمن
یہ چمن ہے ہمارا ' تمہارا نہیں

یہ انتہائی افسوس کی بات ہے' کون سے مقاصد حاصل کرنے کے لئے ان پر یہ ظلم کیا گیا؟ انہیں کس جرم کی سزا دی گئی؟ یہاں پر میں یہ کہوں گا کہ 12۔اکتوبر کے بعد جو شخص حق ' اصول اور انصاف کی بات کرنے والا تھا وہ رانا ثناء اللہ تھا اور اسی کی سزا انہیں آج تک ملتی چلی آرہی ہے لیکن اگر آپ ایک رانا ثناء اللہ کو سزا دیں گے تو سینکڑوں رانا ثناء اللہ خان پیدا ہوں گے۔ اس ادارے کو چلنا چاہئے۔ اس ملک ' اس صوبے کو ترقی کرنا چاہئے اس میں رکاوٹ ڈالنے والے کون ہیں؟ آپ انہیں دیکھیے اور ان پر غور کیجئے کہ وہ کون لوگ ہیں جو اس صوبے کی ' جو اس ملک کی تعمیر و ترقی کے راستے میں رکاوٹ ہیں؟ مجھے امید ہے اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی وساطت سے اور حکومت پنجاب کی وساطت سے رانا صاحب کو انصاف ملے گا۔ اس کے ساتھ ہی میں اجازت چاہتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر : جی' شکریہ ۔ چودھری نذر حسین گوندل صاحب!

چودھری نذر حسین گوندل : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ جناب محترم سپیکر صاحب ! میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ آپ نے اس مرحلے پر اس انتہائی حساس اور اہم معاملہ پر مجھے اپنے خیالات کے اظہار کے لئے موقع فراہم کیا۔

جناب والا! جو واقعہ رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ ہوا' محترم وزیر صاحب کے گھر پر فائرنگ یا اور دیگر جتنے بھی واقعات ہاؤس کے متعلقہ اشخاص کے ساتھ ہوں یا اس کے علاوہ صوبہ پنجاب میں جہاں کہیں بھی ظلم و زیادتی کسی بھی طرف سے ہو رہی ہو' میں آپ کی وساطت سے اپنی اور ہاؤس کی طرف سے اس کی مذمت کرتا ہوں ۔اصل میں بحث لاء اینڈ آرڈر اورامن عامہ پر ہو رہی ہے ۔ اگر ہم امن عامہ کو دیکھیں تو ہمیں دو زاویوں سے دیکھنا پڑے گا۔ ایک اس واقعہ سے ہٹ کر کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں امن و امان کی صورتحال کیا ہے؟ اسے زیر بحث لاتے ہوئے ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ سابقہ ادوار میں امن عامہ کی کیا صورتحال تھی اور موجودہ حکومت کا دور جو کہ پانچ ماہ پر محیط ہے اس میں امن عامہ کی صورتحال کیا ہے؟ جب ہم پنجاب کے امن عامہ پر بحث کرتے ہیں تو ہمیں پنجاب میں رہنے والے تمام قبائل کی نفسیات' لوگوں کی شخصیت پرستی اور وہاں رہنے والے کی اقدار کو بھی دیکھنا ہوگا کہ جو جرائم ہوتے ہیں ان کی وجوہات کیا ہیں؟ ان کے محرک کیا ہیں؟ پھر اس کے بعد دیکھنا ہے کہ یہ جرائم جو مختلف نوعیت کے ہیں انہیں کم یا کنٹرول کرنے کے لئے ہمیں کیا کیا اقدامات کرنا ہوں گے؟

جناب والا! امن عامہ پر پہلے بھی بحث ہوتی رہی ہے ' پچھلے دور میں بھی بحث ہوئی ۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم میں سے جو معزز رکن اٹھے وہ اپنی تجاویز دے کہ امن عامہ قائم رکھنے اورظلم و بربریت کو ختم کرنے کے لئے یا اسے کنٹرول کرنے کے لئے حکومت وقت کے لئے یہ suggestions ہیں اور ان کے مطابق عمل درآمد کیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی بھی بحث ہوئی ہے کوئی ایسی تجویز اور کوئی ایسی suggestions نہیں آئیں کہ یہ اقدامات کئے جائیں تاکہ آئندہ اس قسم کا یا دیگر کوئی بھی واقعہ رونما نہ ہو۔ اب دوسرے مرحلے پر دیکھیں کہ خاص طور پر رانا صاحب کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے جس پر ہم سب نے اور ہاؤس کے ہر رکن نے اس پر تنقید اور اس کی مذمت کی ہے ۔اس کا طریقہ تو یہ ہے کہ محترم وزیر قانون صاحب تشریف فرما ہیں اور رانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ان کے ساتھ ان کے چیمبر میں بیٹھیں اور لاء فورسنگ

ایجنسی کے ساتھ مکمل تعاون کریں تاکہ اصل حقائق کو سامنے لایا جاسکے اور جو اصل culprits ہیں وہ صحیح تفتیش کے بعد منظر عام پر آ جائیں اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے ۔ بہت مہربانی

جناب سپیکر، شکریہ جی' پرویز رفیق صاحب!

ڈاکٹر اسد معظم ، جناب سپیکر! میں نے تین دفعہ وقت لینے کی کوشش کی ہے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر، minority کو ابھی تک ٹائم نہیں ملا ' minority کی طرف سے وہ پہلے معزز رکن ہیں لہذا آپ تشریف رکھیں اور انہیں سنیں ۔

جناب پرویز رفیق، Thank you' جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ ساتھ ہی میں اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معزز اور فاضل اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کے حوالے سے اور رانا ثناء اللہ کے واقعہ پر حکومتی اور اپوزیشن بنچوں کی طرف سے جو بھی جذبات آئے ہیں وہ جمہوریت اور ریاستی دہشت گردی کے خلاف اور سر عام اس ایوان کو جو دھمکی دی گئی اور کھلا چیلنج کیا گیا' اس پارلیمنٹ کی بالا دستی کے حق میں بہت بڑا اظہار یکجہتی ہے۔ یہاں پارلیمنٹ کی بالا دستی کو یقینی بنانے کی بات ہو رہی ہے ۔ ہمیں یہ توقع ہے کہ آپ as a custodian of this House تمام اراکین خواہ ان کا تعلق حکومتی بنچوں سے ہے یا اپوزیشن بنچوں سے ہے۔ ان تمام کے استحقاق کے لئے اپنا مکمل کردار ادا کریں گے۔ میں سمجھتا تھا کہ اس واقعہ کے بعد اس جمہوری ایوان میں آمریت کی بدبو آ رہی تھی لیکن آج مجھے اس پارلیمنٹ کا ممبر ہونے کے ناتے بڑا فخر ہے کیونکہ جب ہمارے بھائی رانا صاحب اس ایوان میں آئے تو انہوں نے گلاب کے پھولوں کے ہار پہنے ہوئے تھے۔ یہ خوشبو گلاب کے پھولوں کی خوشبو نہیں تھی بلکہ میں فخر سے کہتا ہوں اور میرا یقین کامل ہے کہ یہ خوشبو آمریت کی اس بدبو کے خلاف جمہوریت کی خوشبو تھی۔ اس مقدس ایوان کے لوگوں کا تحفظ یقینی بنانے کی بات ہوئی۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اپوزیشن بنچوں کو کھلا

چیلنج اور دھمکی ہے کہ یہاں پر کوئی بھی حق اور سچ کی آواز بلند نہیں کر سکتا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے واقعات ہی پارلیمنٹ کی بالا دستی کی توہین کرتے ہیں۔ میں اس شعر کے ساتھ کہ،

کنو ے کے لنگیا اج بازاراں چوں
آواز پئی آوندی ڈسکن دی دیواراں چوں
کدے ہتھ سر نگی آ گئی ویلے دی
سُر دے بدلے چیکاں سنیاں تاراں چوں

جناب سپیکر! ایسے واقعات سے پورے صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ہمیں تجاویز دینی چاہئیں لیکن ہم تجاویز کہاں دیں؟ جب قانون نافذ کرنے والے ادارے کسی اور حکم پر چلتے ہوں تو پھر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کیسے برقرار رہ سکتی ہے؟ ہمیں احساس ہے کہ حکومتی بنچوں میں بیٹھے ہوئے ہمارے بھائی ہم سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ لیکن میں صرف اتنا کہوں گا کہ وہ اس ظلم کے خلاف ہیں کہ،

اتوں وڈیاں ہور وی سنگھنا ہو جاندا اے
ظلم دا بوٹا وڈناں ای تے مڈھوں وڈھ
ایویں بوکے بھر بھر پیا مشقت کرنا ایں
کھوہ نوں صاف کرنا اے تے وچوں کاف کتا کڈھ

جناب سپیکر! میں ایک اور اہم بات کرنا چاہتا ہوں یہ جو امریکہ اور عراق کی جنگ جاری ہے تو میں پاکستانی اقلیتوں کی طرف سے باور کروانا چاہتا ہوں کہ ہم ہر قسم کی جنگ کے خلاف ہیں اور امریکہ نے جو حملہ کیا ہے ہم اس کے خلاف ہیں۔ ہم یہ جتا دینا چاہتے ہیں کہ یہ کوئی مذہبی جنگ نہیں ہے۔

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔ آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے۔ جی' جہاں زیب گل صاحب!

جناب جہاں زیب امتیاز گل ، جناب سپیکر! شکریہ ۔ آپ نے مجھے تقریر کا تو وقت نہیں دیا اس لئے میں صرف گزارشات ہی کروں گا ۔ سب سے پہلے آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ آپ کا فرض بھی بنتا ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ ہونے والے واقعہ کے سلسلے میں ایک facts finding کمیٹی بنائیں جو کہ اس کی آزادانہ انکوائری کرے اور وہ انکوائری ہاؤس میں لے کر آئیں ۔ اس کے بعد جو culprits ہیں انہیں سزا دی جائے ۔ دوسرے راجہ بشارت صاحب نے جو کہا ہے کہ ہم لاء اینڈ آرڈر پر کام کر رہے ہیں ۔ وزیرصحت کے گھر پر جو فائرنگ کی گئی ہے ۔ ہم اسے بھی condemn کرتے ہیں ۔رضا ربانی صاحب کے brother-in-law کو قتل کیا گیا۔ آپ کے ایک وزیر صاحب کی گاڑی چھین لی گئی ۔ تمام واقعات سے اس ایوان کا تقدس اور استحقاق مجروح ہوا ہے اور جہاں تک راجہ صاحب کے وعدوں کا تعلق ہے تو میں آپ کی وساطت سے راجہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہاں بیٹھ کر چھرے سے غصہ کرنے سے مسئلے حل نہیں ہوتے ۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ لاء اینڈ آرڈر کے سلسلے میں فیصل آباد آئیں گے۔ اب پتا نہیں وہ کون سا Monday آنے گا؟ کس سن میں آئے گا؟ پتا نہیں وہ اس وقت وزیر ہوں گے یا نہیں' کب فیصل آباد آئیں گے تو آج وہ ہمیں تاریخ دیں اور بتائیں کہ وہ کب آئیں گے اور ایجنڈا کیا ہوگا؟ ورنہ پھر وہی بات ہوگی کہ "بھینس کے آگے بین بجانے والی بات" جو رانا ثناء اللہ صاحب نے کی ہے ۔ آج وہ ہمیں تاریخ دیں ۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے جب وہ wind up کریں گے تو اپنی تقریر میں تاریخ دیں گے۔

جناب جہاں زیب امتیاز گل، جناب سپیکر! وہ آج دوسری دفعہ wind up کر کے ہمیں تاریخ دے رہے ہیں ۔ I don't know انہیں کہیں کہ یا تو اس طرح ہمیں بے وقوف نہ بنائیں ورنہ ہم کل سے یہاں ٹیبل ٹینس کا ٹیبل لے آتے ہیں اور ٹیبل

ٹینس کھیلا کریں گے کیونکہ وہ جو کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرّحمٰنِ الرّحِیم ٥جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کے اس اجلاس میں امن و امان کے حوالے سے جو بحث جاری ہے اس میں سب سے اہم بات رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ ہے۔ یقیناً پورے ہاؤس نے اس کی مذمت کی ہے اور متحدہ مجلس عمل کے تمام قائدین نے بھی اس کی شدید مذمت کی ہے۔ پورا ہاؤس اس واقعے کی تہہ تک جانا چاہتا ہے۔ رانا صاحب نے بڑے صبر اور استقامت کا ثبوت دیا ہے اور بڑی جرأت کے ساتھ یہاں یہ بات کہی ہے کہ وہ مستقبل میں بھی اسی جرأت کے ساتھ اظہار رائے کرتے رہیں گے۔ اس پر میں انھیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں ہاؤس سے یہ گزارش بھی کروں گا کہ رانا ثناء اللہ صاحب کو "شیر جمہوریت" کا خطاب دیا جائے۔ میں اس حوالے سے یہ بھی عرض کروں گا کہ یہ کتنی بے بسی کی بات ہے کہ ایک اتنا خراب واقعہ ہو گیا اور اتنے دن گزرنے کے بعد ابھی تک اس واقعے کی ایف آئی آر درج نہیں ہو سکی۔ حالانکہ مدعی نے باقاعدہ اس حوالے سے درخواست دی ہے اور ملزمان کو نامزد بھی کیا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس ملک کے اندر جتنی بھی ایجنسیاں ہیں وہ اس ملک کا ہی حصہ ہیں۔ وہ اس ملک کے ادارے ہیں اور انھیں ان کی حدود کے اندر رکھنے کے بارے میں اس ہاؤس میں یا جتنے بھی منتخب ایوان ہیں ان میں بحث ہوتی رہنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں کہ بہاولپور کے کسی ایک واقعے کے حوالے سے میں وہاں کے حساس ادارے کے سینئر ترین افسر کے پاس گفت و شنید کے لئے گیا۔ جب میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ اس واقعے کے بارے میں جانتے ہیں تو انھوں نے بڑے فخریہ انداز میں کہا کہ ڈاکٹر صاحب! بہاولپور میں اگر پتا بھی ہلتا ہے تو مجھے اس بابت معلوم ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آپ کو خود شاید

یاد نہیں ہو گا کہ آپ صبح گھر سے نکل کر کن کن کاموں میں مصروف رہے اور واپس گھر چلے گئے لیکن ہم آپ کو ایک ایک لمحے کی پوری تفصیل دے سکتے ہیں کہ آپ کہاں کہاں پھرتے رہے ہیں، کس دفتر میں گئے ہیں، کس کام کے لئے کس کے پاس گئے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ سیاسی قائدین کا تو یہ پورا ریکارڈ رکھتے ہیں لیکن اصل کام کی طرف ان کی بالکل توجہ نہیں ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بہاول پور کے اندر ایک بڑا افسوس ناک واقعہ ہوا۔ چرچ پر reckless فائرنگ ہوئی اور بہت ساری قیمتی جانیں ضائع ہوئیں لیکن ہماری کوئی بھی ایجنسی before time اسے point out نہیں کر سکی۔ میں اپنے علاقے میں امن و امان کے حوالے سے ہونے والی میٹنگز کے اندر شریک رہتا ہوں۔ اس بابت بارہا ڈی آئی جی اور ایس ایس پی سے گفت و شنید ہوتی رہتی ہے۔ میں نے ان سے کئی مرتبہ استفسار کیا کہ کیا یہ جو ہماری آٹھ آٹھ ایجنسیاں ہیں یہ جرائم کے کنٹرول کے لئے آپ کو کوئی back up دیتی ہیں تو انھوں نے کہا کہ یہ ایجنسیاں کبھی بھی ہمیں کوئی back up نہیں دیتیں جبکہ یہ اسی قسم کے فضول کاموں میں مصروف رہتی ہیں۔ راجہ صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں اس حوالے سے کوئی مثبت تجویز دی جائے۔ میں ان کی خدمت میں یہ بات عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ جرأت رکھتے ہیں، اگر ہماری وفاقی حکومت اتنی جرات رکھتی ہے تو جتنی بھی ہماری ایجنسیاں ہیں ان کے سیاسی ونگز کو ختم کر دیا جائے۔ اس لئے کہ ان ساری چیزوں کی یہی بنیاد ہیں۔ ہر الیکشن کے موقع پر جو pre-poll rigging ہوتی ہے، جب وزیراعلیٰ، وزیراعظم، سپیکر یا چیئرمین سینٹ کے انتخاب کی بات ہوتی ہے

[***]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر : تو اس حوالے سے میں یہ گزارش کروں گا کہ ان ایجنسیوں کو کنٹرول میں لایا جائے۔

جناب سپیکر ! میں آخر میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ الحمد اللہ آپ نے یہاں صوبائی اسمبلی کی کارروائی' مباحثات 2002 اس ایوان کے اندر پیش کئے ہیں۔ یہ بہت خوبصورت ہیں'اچھے ہیں اور آپ نے بروقت پیش کئے ہیں۔ میں اس کی تعریف کرتا ہوں لیکن میں اس میں تھوڑی سی تصحیح کروانا چاہتا ہوں۔ جب یہاں پر لیڈر آف دی ہاؤس کے الیکشن ہو رہے تھے تو اس وقت متحدہ مجلس عمل کے سارے ارکان ہاؤس کے اندر موجود تھے' ہم نے abstain کیا تھا اور abstain کرنا بھی جمہوری عمل کا حصہ ہے۔ ہم نے کسی طرف ووٹ نہیں دیا تھا اور اس کی وجہ بھی ہم نے ایوان کے اندر بتائی تھی لیکن یہ حصہ اس کارروائی کے اندر موجود نہیں ہے۔ میں یہ التماس کروں گا کہ اس کو بھی اس کے اندر شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے شروع میں جو بات آپ کی خدمت میں عراق کے حوالے سے کی تھی اور آپ نے یہ ہدایات دی تھیں کہ آپ اس حوالے سے وزیر قانون سے ان کے چیمبر میں بیٹھ کر بات کرلیں تو آپ کے اس حکم پر میں ان کے چیمبر میں گیا تھا' ان سے بات ہوئی اور انھوں نے کہا کہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ انھوں نے پوچھا کہ اس کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ تو میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ جب آپ اپنی wind up تقریر کریں گے تو اس کے بعد میں اٹھ کر اسے point out کر دوں گا اور جس طرح رولز معطل کر کے آج امن و امان پر بحث ہوتی رہی ہے اسی طرح رولز معطل کر کے یہ مختصر سی قرار داد جو کہ میں نے انھیں پڑھائی بھی تھی پیش ہو جائے گی۔ یہ بڑی بےضرر ہے۔ حکومتی بنچز بھی اسے ہضم کر سکتے ہیں۔ پنجاب کا یہ august ایوان پورے پنجاب کی نمائندگی کرتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھا نہیں ہو گا کہ عراق کے حوالے سے اس ہاؤس میں کوئی متفقہ بات نہ کی جائے۔ جو ظلم اور بربریت کی کہانی اس وقت

بغداد اور عراق کے اندر رقم ہو رہی ہے اس حوالے سے یہاں یہ بات ضرور ہونی چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر : مہربانی ۔ جناب ارشد خان لودھی!

وزیر زراعت : بسم اللہ الرّحمٰنِ الرّحِیم۔ جناب سپیکر ! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے آج پورا وقت ہاؤس کو دیا اور اس حوالے سے بھی مشکور ہوں کہ رولز معطل کر کے اس اہم مسئلے پر ممبران پنجاب اسمبلی کو موقع دیا کہ وہ رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کر سکیں۔ رانا ثناء اللہ صاحب ہمارے پرانے ساتھی ہیں' پارلیمنٹیرین ہیں' ذہین ہیں اور ہمیشہ انھوں نے ہاؤس میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا ہم اس پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ کئی دفعہ وزیراعلیٰ صاحب ' وزیر قانون صاحب اور ہم خود بھی یہ کہہ چکے ہیں کہ ممبران پنجاب اسمبلی' ہمارے معزز اراکین کی عزت' ان کا احترام اسی طرح موجود ہے جس طرح ہم ہاؤس میں آتے تھے۔ یہ صحیح بات ہے کہ ہمارے معزز قائد حزب اختلاف نے یہ کہا ہے اور ہمیں یہ طعنے بھی دیئے ہیں کہ ہمارے منسٹر پر فائرنگ ہوئی ہے۔ ہمارے منسٹر سے کار چھین لی گئی ہے اور یہ بھی طعنہ دیا گیا ہے کہ ہم کنگز پارٹی ہیں۔ یہ سب ان کی اپنی آراء ہیں' ہم ان کو پابند نہیں کر سکتے لیکن یہ مسلمہ بات ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر برقرار رکھنا ہماری حکومت کا اولین فرض ہے۔ جان و مال کا تحفظ حکومت کے فرائض میں شامل ہے۔ ہم آپ کے تعاون سے اسمبلی کو ساتھ لے کر' ممبران اسمبلی کے تعاون سے اس لاء اینڈ آرڈر کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ جناب قائد حزب اختلاف ! اگر لاء اینڈ آرڈر برقرار رکھنا ہماری ذمہ داری ہے تو اتنی ذمہ داری آپ کی بھی ہے۔ یہاں رویوں کی بات ہوتی رہی۔ یہ صحیح بات ہے کہ اگر ہم نے جمہوریت کو آگے لے کر چلنا ہے تو میں صاف طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کریڈٹ پاکستان مسلم لیگ قائد اعظم کو جاتا ہے کہ ہم نے اس جمہوریت کو بحال کرنے میں بہت کوششیں کی ہیں۔ آپ نے بھی کی ہوں گی لیکن ہم نے اس رویے کو اختیار کر کے ڈائیلاگ کو مقدم

کر کے اس جمہوریت کو بحال کیا ہے۔ میں کوئی نکتہ چینی نہیں کرنا چاہتا۔ ہم نے باہر بیٹھ کر جمہوریت کو بحال نہیں کیا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر زراعت، بات سنیں۔ آپ نے باتیں کر لی ہیں۔ ہمیں بھی سنیں۔ ابھی لاء منسٹر صاحب نے بھی بات کرنی ہے۔ ہمیں بھی اجازت دے دیں تو ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔

جناب جہانزیب امتیاز گل، پوائنٹ آف آرڈر۔ پوری بات بتائیں کہ انھوں نے کیا کیا کوششیں کی ہیں اور یہ بھی بتائیں کہ انھیں کتنے کتنے انٹرویو دینے پڑے ہیں۔

جناب سپیکر، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر اسد معظم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیے۔

ڈاکٹر اسد معظم، جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں صبح سے 235 دفعہ کھڑا ہوا تاکہ آپ کی اجازت کے ساتھ کچھ کہہ سکوں جب کہ لودھی صاحب نے ایک دفعہ اجازت مانگی اور آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ اگر یہ بھی میری طرح 235 مرتبہ کھڑے ہوتے ہوتے تو یقین کیجئے کہ ان کا سائز ڈاکٹر شفیق صاحب جتنا رہ گیا ہوتا۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ لودھی صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں، کوئی بات نہیں ہے۔ جی، لودھی صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب والا! ان کے والد صاحب کا قد کتنا ہے اس کے بعد اس فارمولے پر دیکھا جا سکے گا کہ آیا معاملات ٹھیک ہیں یا خراب ہیں؟

ڈاکٹر اسد معظم، جناب والا! ڈاکٹر صاحب سے کہیں کہ کھڑے ہو کر بات کیا کریں۔

جناب سپیکر، جی' لودھی صاحب!

وزیر زراعت، جناب والا! ہمیں تو یہ بھی کہا گیا ہے۔ بھائی! ہم تو رانا ثناء اللہ صاحب کے واقعہ پر افسوس کے لئے کھڑے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ بات خاص کی بھی آ گئی' سیکرٹریوں کی بھی آ گئی' سب کی آ گئی تو اس شریف آدمی سے ہمدردی کرنی چاہئے جس کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ رانا ثناء اللہ صاحب لاء گریجویٹ بھی ہیں۔ اس پر ایکشن کرانے کا طریقہ کار آئین میں بھی موجود ہے اور Cr P C میں بھی موجود ہے۔ ہم اس کو برا سمجھتے ہیں۔ ہم اس کو condemn کرتے ہیں لیکن رانا ثناء اللہ صاحب پیش رفت کریں۔ اس کا پرچہ درج کروائیں۔ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہو گی کہ اس کیس کو investigate کیا جائے---

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، پلیز تشریف رکھیں اور ان کو بات کرنے دیں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر،جی' فرمائیں کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں' لودھی صاحب فرما رہے ہیں کہ رانا ثناء اللہ صاحب کو چاہئے کہ process adopt کریں اور پرچہ درج کروائیں۔ میرے خیال میں وہ تو پندرہ بیس دنوں سے process adopt کر رہے ہیں لیکن پرچہ درج ہی نہیں ہوا۔ پرچہ تو آپ کے حکومتی بنچز نے درج کروانا ہے یا وزیر قانون صاحب کوشش کریں تو پرچہ درج ہو جائے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ جب لاء منسٹر صاحب wind up speech کریں گے تو ساری تفصیل بتائیں گے۔

وزیر زراعت، جناب والا! ہم رانا صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ اس ہاؤس کا ہر معزز رکن ان کے ہر قدم کے ساتھ قدم ملائے گا کیونکہ رانا صاحب ہمارے ہاؤس کے رکن ہیں۔ اس کے بعد میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ چند دوستوں نے ہمیں یہ کہا کہ ہم pin point کریں۔ بھائی! ہم pin point کیسے کریں؛ ہم eye witness نہیں ہیں۔ pin point رانا ثناء اللہ نے کرنا ہے واقعات انھوں نے بیان کرنے ہیں۔ یہ Cr.P.C کہتی ہے۔ یہ P P C کہتی ہے۔ یہ آئینی provision کہتی ہے۔ رانا صاحب آگے بڑھیں، میں یقین دلاتا ہوں اور آپ کو علم ہے اور یہ بات ہاؤس میں بھی آئی ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب نے ٹیلی فون پر ان سے ہمدردی کی ہے۔ جناب وزیر قانون نے ٹیلی فون پر ان کی خیریت دریافت کی ہے۔ میں نے خود ٹیلی فون پر ان کی خیریت دریافت کی ہے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ تو کہتے ہیں کہ کنگز پارٹی۔ اب پاکستان میں جو سب سے بڑی پارٹی ہے اس کا جنرل سیکرٹری ہونے کے ناتے میں کہتا ہوں کہ میری تمام پارٹی نے ان کے ساتھ ہمدردی کی ہے اور ہسپتال میں جا کر ان کی خیریت دریافت کی ہے۔ ہم انسانی ہمدردی رکھتے ہیں۔ آپ اس میں کیوں الجھنا چاہتے ہیں۔ بھائی! آپ اکٹھے ہو جائیں، متحد ہو جائیں اور کوئی فیصلہ کریں اس کے بعد کیس investigate ہو گا اور اس کے مطابق Let the law should take its own course. اور یہ طعنے بازی نہیں ہونی چاہئے۔ جناب قائد حزب اختلاف! ہم نے کبھی عقوبت خانے نہیں بنائے۔ ہم نے کبھی دلائی کیمپ نہیں بنایا۔ ہم نے کسی کو گرفتار نہیں کیا۔ ہمارے بزرگ لیڈر جاوید اشرف صاحب کو بھی گرفتار کیا گیا تھا۔ چودھری شجاعت صاحب کو گرفتار کیا گیا۔ چودھری پرویز الہیٰ کو گرفتار کیا گیا۔ ہم پر غداری کے مقدمے بنائے گئے۔ ہم نے تو کبھی کسی سے افسوس نہیں کیا۔ اس کے باوجود انشاء اللہ ہم رانا ثناء اللہ کے ساتھ ہیں۔ سارا ہاؤس ان کے ساتھ ہے۔ جناب وزیراعلیٰ

صاحب نے کہا ہے کہ آپ پرچہ کرائیں ہم انشاء اللہ اس کی investigation کرائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ' مہربانی۔ جناب قاسم ضیاء صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

قائد حزب اختلاف، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائی سے کہنا چاہوں گا کہ اس دور میں ہم نے وہ بھی دیکھا کہ بے گناہ آصف علی زرداری سات سال سے جب ان تمام مقدمات سے بری ہوتا ہے تو آپ کی حکومت ایک نیا مقدمہ بناتی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم کچھ کرتے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ قاسم ضیاء! اپوزیشن کی طرف سے ابھی کتنے دوست اور بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر زراعت ، جناب سپیکر! میں بھول گیا تھا۔ انہوں کی ٹانگ پر بم باندھ کر چیک پر دستخط ہم نے نہیں کروائے تھے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا ثناء اللہ خان!

قائد حزب اختلاف ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا ثناء اللہ صاحب!

قائد حزب اختلاف، رانا صاحب! اگر آپ مجھے ایک منٹ کے لئے اجازت دیں۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان ، شکریہ۔ جناب سپیکر! محترم ارشد لودھی صاحب نے جو فرمایا یہ بالکل درست ہے کہ ان کی وساطت سے ان کی جماعت کے جو فیصل آباد میں عہدیداران ہیں وہ میرے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے تھے اور جو انہوں نے تھوڑا سا' میرا خیال

ہے کہ شاید ان کو impression جو ہے وہ صحیح نہیں دیا گیا یا میری جب تقریر تھی اس وقت یہ موجود نہیں تھے۔ میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ Cr.P.C اور آئین' میں ایک قانون دان ہوں مجھے اس چیز کا پتا ہے' Cr.P.C. میں 154 سیکشن کے تحت یہ ہے کہ جس کے ساتھ کوئی وقوعہ ہو اس کے ذمے یہی ہے کہ وہ اپنی application متعلقہ حکام کو پہنچائے۔میری application 12 تاریخ کو جب میں ہسپتال میں admit تھا میں نے وہ تیار کروائی۔ اس پر دستخط کئے اور اس کے بعد بار کا ایک وفد جا کر ڈی پی او صاحب سے ملا۔ اس کا جو اندراج ہوا ہے اس کا انہوں نے نمبر حاصل کیا اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ ہمارا version ہے اس کو آپ رجسٹرڈ کروائیں۔ تھانہ کوتوالی ہے۔اس کے بعد ڈی پی او صاحب نے فرمایا کہ جناب یہ جو معاملہ ہے یہ ایسا ہے کہ میں جب تک اوپر رابطہ نہ کر لوں اس وقت تک میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا۔ انہوں نے لودھی صاحب آج تک ہمیں کوئی خبر نہیں دی۔ جو ہماری انفارمیشن ہے کہ ڈی پی او صاحب جو ہیں انہوں نے اپنی بھرپور کوشش کی کہ کوئی نہ کوئی criminal gang---' باقاعدہ ایک ڈی ایس پی کی ڈیوٹی لگائی گئی اس کے ساتھ سات ممبرز کی ٹیم ہے۔ اس ٹیم نے میرے حلقے میں تمام میرے مخالفین سے رابطہ کیا اور ان سے جا کر کہا کہ آپ اس واقعہ کی ذمہ داری قبول کرلیں' ہم آپ کو تحفظ دیں گے۔ کوئی آدمی آگے نہیں آیا۔ اس کے علاوہ پھر انہوں نے میرا ریکارڈ اکٹھا کروایا' ریکارڈ کے متعلق باقاعدہ ایس ایچ اوز کی میٹنگ میں کہا کہ رانا ثناء اللہ کے متعلقہ کوئی ریکارڈ ہے تو وہ دیں۔وہ صرف ایف آئی آر ہیں جو تحریک نجات میں درج ہوئی تھیں۔ اس کی پھر انہوں نے رپورٹ وغیرہ بنا کر بھیجی ہے تو وہ ڈی پی او صاحب جب یہ کر رہے ہیں تو اس کے بعد پھر ہم کس کے پاس جائیں اور کس کو کہیں کہ آپ investigate کریں؟ کس کو جا کر .Cr.P.C کا حوالہ دیں اور کس کو جا کر آئین کا حوالہ دیں؟

جناب سپیکر۔جی، شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان ۔ جو ہمارے ذمے تھا وہ ہم نے کر دیا ہے۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے، مہربانی۔ قاسم ضیاء صاحب یہ بتائیں کہ اپوزیشن کی طرف سے کتنے معزز اراکین ابھی بات کریں گے؟ جی، عباسی صاحب آپ بات کرنا چاہیں گے؟

قائد حزب اختلاف۔ جناب سپیکر! اس وقت پوائنٹ آف آرڈر پر میں نے آپ سے اجازت مانگی تھی۔ پھر رانا صاحب کھڑے ہو گئے۔

جناب سپیکر۔ جی، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ میرے پاس جو نام ہیں عباسی صاحب اور شفیق صاحب، طلعت یعقوب صاحبہ۔ وقار صاحب۔ میرے خیال میں یہ چار ہی کافی ہیں۔اس پر کافی بحث ہو چکی ہے ۔ ان چار صاحبان کے میرے پاس نام ہیں ان کو موقع دیا جائے گا۔ اس کے بعد راجہ صاحب کو موقع دیا جائے گا۔ یہ wind up کریں گے ۔(قطع کلامیاں) میرے خیال میں کافی بات ہو چکی ہے ٹائم دیکھیں اس وقت کیا ہو رہا ہے ؟ پونے نو ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی دوست رہ گئے تو ان کو اگلے اجلاس میں موقع دیں گے۔

رانا تجمل حسین۔ جناب والا! میں نے تو صرف خراج تحسین پیش کرنا ہے۔

جناب سپیکر۔جی۔ چلیں آپ پہلے خراج تحسین پیش کر لیں۔آپ کو پہلے موقع دے دیتے ہیں۔

رانا تجمل حسین۔میں جناب سپیکر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مہربانی فرمائی اور مجھے موقع دیا۔ میں مذمت اس لئے نہیں کرنا چاہتا کہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ میرے اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معزز اراکین کو اس بات کا پتا ہے کہ اس واقعہ کی بیک گراؤنڈ کیا ہے اور کن لوگوں کے کہنے پر یہ سانحہ رونما ہوا۔ میں رانا ثناء اللہ صاحب کو اس بات پر خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب پورے پنجاب کی دھرتی اور پنجاب کے لوگ آپ پر فخر کر رہے ہیں کہ آپ نے پنجاب کی عزت اور غیرت کو بچا لیا ہے۔ آپ نے رائے احمد کھرل اور ڈلا بھٹی کی یاد کو تازہ کیا ہے۔ آپ دور حاضر کے ڈلا

بھٹی اور رائے احمد کھرل ہیں۔ اس راجپوت خون کو آپ پر فخر رہے گا اور یہ دھرتی آپ پر فخر کرتی رہے گی۔ اس بات پر میں اپنی اس بات کو ختم کرتا ہوں کہ

لنڈا سکھنیاں ویکھ کے سرتائی ایویں کھو خیالاں دا گیڑ دے رے

او کھا ویلا آیا تے کوئی نہ منتر بنیا ایویں اپنے پرانے نکھیڑ دے رے

او ہائی کوئی باوراں کھیاں دا تے اسیں زلفاں سمجھ کے چھیڑ دے رے

وارث شاہ ساڈی دیکھ ہمت او ڈنگریاں ریاں تے اسیں کھیڈ دے رے

جناب سپیکر: شکریہ' مہربانی۔ جی' عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ):

قتل گاہوں سے چن کر ہمارے علم

اور نکلیں گے عشاق کے قافلے

اور رانا صاحب کے لئے

حق بات پر کٹتی ہے تو کٹ جائے زباں میری

اظہار تو کر دے گا جب ٹپکے گا لہو میرا

میرے ایک دوست مجتبیٰ حیدر شیرازی ایڈووکیٹ جو اس ہاؤس کے 1988 میں ممبر تھے ۔ ان کے دو شعر عرض کرتا ہوں۔

زخم ہی ایسا ہے جس کا وقت بھی مرہم نہیں

بھر چکا ہے گھاؤ لیکن درد پھر بھی کم نہیں

فیصلہ کن مرحلے میں ہے' ہے یہ تازہ کربلا

ہے یزید عصرِ حاضر تم نہیں یا ہم نہیں

جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ کے ساتھ جو ہوا وہ قابلِ مذمت ہے۔ دوست ہنسی مذاق میں اس کو لے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ پاکستان کے عوام کے حقوق کی بات کر رہا تھا' وہ بات کر رہا تھا کہ اس ملک کے چودہ کروڑ عوام بالا دست ہیں۔ سب سے بڑے ایوان

پاکستان کی پارلیمنٹ کی بالا دستی کی بات کر رہا تھا۔ اس صوبے میں اس اسمبلی کی بالا دستی کی بات کر رہا تھا۔ اس اسمبلی کے وزراء کے حقوق کی بات کر رہا تھا جس کے لئے یہ سبق سکھایا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس کی مذمت کرنی چاہئے۔ آج جناب لاء منسٹر صاحب بھی اور اپوزیشن بھی مل کر اس واقعہ کی مذمت کے لئے متفقہ قرارداد پاس کریں اور اس کے ساتھ ساتھ جس طرح انہوں نے CrPC 154 کے تحت جو درخواست دی ہے اس کے تحت آج تک مقدمہ درج نہ ہونے کی وضاحت وزیر قانون کریں گے۔ میرے دوستو' ساتھیو! جناب سپیکر! اس حوالے سے جہاں لاء منسٹر صاحب نے اور وزیراعلیٰ صاحب نے ٹیلیفون پر ان سے اظہار ہمدردی کیا لیکن مجھے افسوس ہوا' دکھ ہوا' ایک ایڈوائزر کا بیان پڑھ کر جو میرے دوست ہیں' میرے ساتھی ہیں' جو بار کونسل میں ہمارے ساتھ تھے' ان کی اس قسم کی حرکتوں کی وجہ سے ان کا نام لاہور ہائی کورٹ بار سے خارج کیا گیا۔ اسی وجہ سے ان کی پاکستان بار کونسل کی رکنیت معطل کی گئی۔ پہلے وہ اس صوبے کے وزیر تھے لیکن اب ان کو elevate کیا گیا یا demote کیا گیا کس حکمت کے تحت انہیں ایڈوائزر لیا گیا' جس طرح کے وہ بیان دیتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری توہین کر رہے ہیں۔ اس ایوان کی توہین کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! سعید اکبر صاحب نے ٹھیک کہا کہ ہمیں سب کو مل کر آگے چلنا ہو گا۔ برداشت کا مادہ پیدا کرنا ہو گا۔ اس لئے پھر وکیل ہونے کے ناتے سے میں وکیلوں کی مثال دوں گا۔ اگر ملک میں گرمی ہو یا سردی ہو بارش ہو یا برف ہر قسم کے حالات و واقعات میں ہماری بار کونسل کے الیکشن ہر سال منعقد ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سارے ایک جگہ پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ تمام تر سیاسی جماعتوں سے وابستگی کے باوجود جہاں وکلاء کے مفاد کی بات آتی ہے' جہاں قانون کی بات آتی ہے' جہاں عدلیہ کی آزادی کی بات آتی ہے' جہاں اس ملک کے اداروں کی بات آتی ہے تو پورے پاکستان۔۔۔

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی ،پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب سپیکر، کیانی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی ، جناب والا! پچھلے پانچ گھنٹے سے جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ میں سب سے پہلے اپنی دلی ہمدردیاں پیش کرتا ہوں۔ میرے دوست کے ساتھ جو کچھ ہوا We condemn that لیکن جو attitude اپنایا گیا ہے شروع ہی سے کہ یہ دکھ کی بات ہے، شعر و شاعری شروع ہو گئی Most non serious debate has been started

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ کیانی صاحب ان کو بات کرنے دیں۔

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، ابھی جناب صرف یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے کتنے گھنٹے اور رانا ثناء اللہ صاحب کے نام کو استعمال کرنا ہے۔ خدا کے لئے بس کریں۔۔۔

جناب سپیکر، شکریہ۔جی، راجہ صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ) ،جناب والا! خالی ہمدردی سے بات نہیں بنے گی۔ اس لئے کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ بار کونسلز میں ، جو باتیں رانا ثناء اللہ خان یہاں کرتے رہے اس طرح کی باتیں پورے پاکستان کی وکلاء برادری پچھلے تین سال سے کرتی آ رہی ہے اور کبھی کسی کے خلاف اس طرح کی کارروائی نہیں ہوئی۔ ہمارے معزز رکن کے ساتھ یہ جو واقعہ ہوا یہ معاملہ صرف ہمدردی سے حل نہیں ہو گا۔ یہ کہیں حکومت کے خلاف کوئی سازش تو نہیں کہ دنیا کو یہ بتایا جائے کہ اس اسمبلی کے ایوان اور اس ایوان کے ممبران کی اوقات دکھانے کے لئے یہ ہو رہا ہو اس لئے پوری دنیا میں شور پڑا ہوا ہے۔ یہاں لاہور سے نکلنے والے "Weekly Independent" میں آیا ہے کہ امریکہ کی این جی او ہیومن رائٹس کمیشن جو صحافیوں کو protect کرتی ہے اس نے پاکستان کی تمام اتھارٹیز کو لکھا کہ یہاں انہیں بھی ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے اس لئے کہ وہ بھی ایسی باتیں کرتے تھے

جو رانا ثناء اللہ کرتے تھے۔

جناب سپیکر! جس طرح باقی دوستوں نے بھی کہا' ہم سمجھتے ہیں کہ اس پنجاب کی سب سے بااختیار باڈی یہ اسمبلی ہے اور پاکستان کا سب سے با اختیار ادارہ پاکستان کی پارلیمنٹ ہے۔ آج ان کی عزت کے استحقاق کی بات ہے کیوں کہ یہ رانا ثناء اللہ کی ذاتی عزت اور استحقاق کی بات نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت پر حملہ ہے' یہ آئین پر حملہ ہے اس لئے کہ پاکستان کا آئین تو انسانی وقار کی بات کرتا ہے' وہ انسانی آزادیوں کی بات کرتا ہے۔ اس میں تو freedom of speech کی بات لکھی گئی ہے۔ freedom of expression کی بات لکھی گئی ہے۔ کسی قسم کے ٹارچر سے منع کرنے کی بات کی گئی ہے۔ تعزیرات پاکستان میں سی آر پی سی میں کوئی ایسی پروویژن نہیں ہے جو کسی law enforcing agency کو یہ اختیار دے کہ وہ کسی کے ساتھ اس طرح کا ظلم اور زیادتی کرے یا ٹارچر کرے۔ اس حوالے سے یہ بات کہ یہ ہمارے لئے' اس اسمبلی کے لئے اور اس حکومت کے لئے بھی ٹیسٹ کیس ہے۔ اس واقعہ پر پوری دنیا کی نگاہیں ہیں۔ جس طرح آج ہم اس واقعہ کا ذکر کر رہے ہیں اسی طرح پچھلے پورے ایک ہفتے میں تمام پنجاب کی بار کونسلز اور تمام باڈیز نے سراپا احتجاج کیا۔ ہیومن رائٹس آرگنائزیشن اور تمام این جی اوز نے اس پر ماتم کیا اس لئے آج وقت قریب آ گیا ہے کہ ہم نے دیکھنا ہے کہ یہ اسمبلی کتنی با اختیار ہے' یہ ایوان کتنا با اختیار ہے اور ان لوگوں کے خلاف کیا ایکشن لیتا ہے جنہوں نے یہ حرکت کی ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! پلیز ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): کرتا ہوں جناب!

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے دوسری بات میں یہ سمجھتا ہوں کہ پولیس آرڈر 2002 ہمارے اوپر لاگو کر دیا گیا جسے ایک پراونشل آرڈر کے تحت نافذ کر دیا گیا۔ جس میں ہمارے ہاتھ شاید بندھے ہوئے ہیں کہ ہم شاید صدر پاکستان کی منظوری کے

بغیر اسے تبدیل نہیں کر سکتے۔ اسی طرح لوکل باڈیز' ناظمین اور پولیس آرڈر کے حوالے سے جب تک اس ہاؤس میں وہ بل نہیں لائے جاتے جن میں ہم اپنی تجاویز دیں۔ پولیس پہلے ہی بہت با اختیار تھی لیکن پولیس آرڈر 2002 کے تحت انہیں مزید اختیارات دے دیئے گئے۔ جناب لاءمنسٹر سے گزارش ہے کہ پولیس آرڈر کو ٹھیک کرنے کے لئے جہاں بہت سی suitable باتیں ہیں وہاں میں سمجھتا ہوں کہ پولیس والوں کو زیادہ اختیارات دینے سے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں پروموشنز کے حوالے سے ایک بے چینی پائی جاتی ہے اس لئے صدر پاکستان سے منظوری لے کر ان قوانین پر یہاں غور کریں تاکہ ان معاملات کو بھی دیکھا جا سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب چودھری شفیق صاحب!

چودھری محمد شفیق انور، جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ امن و امان پر بہت لمبی بحث ہو چکی ہے اور ہر ممبر کی کوشش ہے کہ اسے جلد از جلد wind up کیا جائے۔ میں سب سے پہلے راجہ بشارت صاحب کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے رولز کو suspend کر کے رانا ثناء اللہ صاحب کے واقعہ پر اور امن و امان پر بحث کرنے کے لئے ہمیں وقت دیا۔ اس وقت ہاؤس میں جس معاملے پر بات ہو رہی ہے یہ صرف رانا ثناء اللہ صاحب کی بات نہیں۔ یہ بات ایک ممبر صوبائی اسمبلی کی بات ہے۔ اس سینئر پارلیمنٹیرین کے ساتھ اس قسم کا واقعہ ہونا اور اس قسم کی زیادتی ہونا' یہ ہم سب کے لئے سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے۔ ہمیں نہ صرف اس کی مذمت کرنی چاہئے بلکہ اس کے بارے میں خصوصی طور پر سوچنا چاہئے کیوں کہ اس طرح کا واقعہ کسی کے ساتھ بھی پیش آ سکتا ہے۔ گورنمنٹ بنچز پر بیٹھے ہوئے میرے دوست احباب یہ مت سمجھیں کہ انہیں کسی کے ساتھ ہمدردی ہے۔ اگر کسی ایسی ایجنسی نے یہ کام کیا ہے جس کے بارے میں ہم اپنے ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر سوچتے ضرور ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے لیکن ہم اپنی زبان پر یہ الفاظ نہیں لا سکتے۔

جناب سپیکر! جس علاقے میں جو بھی ممبر اسمبلی رہتا ہے اس علاقے کے مسائل اور تکالیف کو اپنے اعلیٰ حکام تک پیش کرنے کے لئے یہی ایک فورم ہے جس پر بات کی جا سکتی ہے۔ ہمارا حق بھی بنتا ہے کہ ہم اپنے مسائل کے بارے میں بات کریں اور اپنے علاقے کے دکھ اور تکالیف کے بارے میں بھی تجاویز دیں۔ میں ایک دفعہ پھر رانا ثناء اللہ کے ساتھ ہونے والے واقعہ کی مذمت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ راجہ بشارت صاحب کے اس خیال کو سوچتے ہوئے کہ ہمیں کچھ ایسی تجاویز دی جائیں نہ صرف ایسی بحث ہی کی جائے تاکہ ہم اس قسم کے کوئی اصول اور قواعد و ضوابط بنا سکیں اور ہم ان مسائل کو حل کریں۔

راجہ صاحب! میں سپیکر صاحب کی وساطت سے آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارا تعلق ضلع رحیم یار خان سے ہے۔ ضلع رحیم یار خان کے ساتھ صوبہ بلوچستان اور صوبہ سندھ بھی لگتا ہے۔ خاص طور پر ڈیرہ غازی خان جس میں سے دریائے سندھ گزرتا ہے اس کا ایک حصہ ضلع رحیم یار خان کے ساتھ ہے لیکن وہ تحصیل ڈیرہ غازی خان کے ساتھ لگتی ہے لہٰذا راجہ صاحب! آپ ہمارے مسائل اور ہماری تکالیف کا تصور نہیں کر سکتے۔ یہاں ہمارے ضلع سے مخدوم اشفاق صاحب اور ہاشم صاحب بھی بیٹھے ہیں یہ دونوں احباب وزیر ہیں۔ سون میانی بلوچستان اور راجن پور کے علاقے کی وجہ سے ہمارے لوگ سکون سے نہیں سو سکتے۔ ہمارے ہاں دن دیہاڑے ڈکیتیاں ہوتی ہیں۔ سڑک پر جاتے ہوئے آپ سے موٹر سائیکل' آپ کی کار حتیٰ کہ آپ کو اغواء بھی کیا جا سکتا ہے۔ پچھلے دنوں ہمارے علاقے میں تین اشخاص اغواء ہوئے ہیں۔ راجہ صاحب! ہماری آپ سے گزارش ہے کہ ہم انہیں کہاں سے تلاش کریں؟ آپ سندھ کے بارڈر کے پاس ایسی چوکیاں قائم کریں اور پولیس فورس کو بڑھائیں۔ ضلع رحیم یار خان میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اتنے بڑے ایریے کو cover کرنے کے لئے ہماری انتظامیہ کے پاس نہ ٹرانسپورٹ ہے' نہ ہمارے پاس اتنی فورسز ہیں۔ عملہ بہت کم ہے اور پولیس کی بھرتی پر پابندی ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ ضلع رحیم یار خان کو خصوصی طور پر فورس مہیا کی جائے اور ہرقسم کے وسائل مہیا کئے جائیں تاکہ ہم

سکون سے اپنی زندگی گزار سکیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ چودھری صاحب!

چودھری محمد شفیق انور: جناب! صرف ایک منٹ مجھے اور دے دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

چودھری محمد شفیق انور: میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے پہلے بحث کی ہے۔ اس میں ہماری کچھ تجاویز ہیں اور یہ امن و امان کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: پلیز ایک منٹ میں wind up کر لیں۔ راجہ صاحب! آپ کتنا ٹائم لینا چاہیں گے؟

وزیر قانون: تقریباً 20 منٹ۔

جناب سپیکر: ہاؤس مزید 40 منٹ کے لئے extend کیا جاتا ہے۔

چودھری محمد شفیق انور: جناب سپیکر! آپ مجھے چند منٹ دے دیں کیوں کہ میں تجاویز دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پلیز آپ دو منٹ میں wind up کر لیں۔

چودھری محمد شفیق انور: جناب سپیکر! امن و امان کے سلسلے میں سب سے بڑی طاقت پولیس کی طاقت ہے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی آپ کے پاس ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ کتنے اچھے افسران ڈسٹرکٹ میں لگاتے ہیں۔ وہ لوگ جو کرپٹ ہیں اگر آپ ان کی گردنیں نہیں پکڑیں گے تو اس کا خمیازہ آپ کو بھگتنا پڑے گا کیونکہ آپ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہذا چوروں اور ڈاکوؤں کو پناہ دینے والوں کو آپ کو پکڑنا پڑے گا اور آپ کو ایماندار سینئر ترین افسران کی سیاسی مفاد سے بالا تر ہو کر تعیناتی کرنی پڑے گی۔ ہماری یہ بدقسمتی ہے اور ہماری سیاست کا یہ وتیرہ بن چکا ہے کہ جب ہم پولیس افسران سے ناجائز کام لیتے ہیں تو اس کی آڑ میں پھر وہ لوگوں کا خون چوستے ہیں۔ ان

لوگوں کا خون چوسنے سے بھی آپ نے بچانا ہے اور یہ آپ کی ذمہ داری ہے کیونکہ آپ گورنمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور اس ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہماری گزارشات کو بھی مدنظر رکھیں گے اور رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے اس کی بھی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے تاکہ کسی ممبر کا استحقاق مجروح نہ ہو۔ اس کی عزت بحال کرنا اور اس کے بنیادی حقوق کا خیال رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ ہم آپ کی ٹیم تو بن کر چل سکتے ہیں' ہم ہر اچھے کام میں آپ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم تنقید برائے تنقید نہیں کریں گے۔ جیسا کہ سید اکبر صاحب نے کہا ہے کہ رانا ثناء اللہ چاہے اپوزیشن میں ہو یا حکومت میں ہو' اس نے ہمیشہ حق کی بات کہی ہے۔ ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہر اچھے کام کی تعریف کریں گے اور ہر ایسے کام پر تنقید کریں گے تاکہ آپ کو صحیح راستہ نظر آئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ طلعت یعقوب صاحبہ!

محترمہ طلعت یعقوب: جناب سپیکر! آپ اس august House کے سپیکر ہیں اور آپ بہت قابل احترام ہیں۔ میں یہاں پر یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے حکومتی بنچوں پر بھی نہایت ہی قابل احترام شخصیات بیٹھی ہیں اور ادھر اپوزیشن میں بھی نہایت قابل احترام شخصیات بیٹھی ہیں۔ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ جب کسی پارٹی لیڈر کا نام آئے تو براہ مہربانی mud slinging نہ کی جائے۔ ہمارے جو لیڈر اور قائدین ہیں' یہ عوام کے منتخب نمائندے ہوتے ہیں۔ یہ پاکستان کی نمائندگی کرتے ہیں جن کا نہ صرف پاکستان میں بلکہ پاکستان سے باہر بھی بڑا نام ہے۔ ہمیں ان کا احترام کرنا چاہیے۔ آپ on the floor of this august House ایک رولنگ دیں کہ آئندہ ہمارے لیڈروں کی آپ اس طرح mud slinging نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر ایک فرد واحد کی بات کی گئی۔ فرد واحد نے ہمیں ایک ایل ایف او بھی دیا ہے۔ ہم اس ایل ایف او کو

نہیں مانتے۔ ہم نیشنل سکیورٹی کونسل کو بھی نہیں مانتے۔ ہم 1973 کے آئین کو مانتے ہیں۔ جو ہمارے قائد ذوالفقار علی بھٹو (شہید) نے ہمیں دیا اور جو متفقہ آئین ہے۔ ہم اپنے قائد کو آج سلام پیش کرتے ہیں کہ جنھوں نے ہمیں 1973 کا آئین دیا ہے۔ اسی کے تحت ہم نے حلف اٹھایا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، محترمہ لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے۔

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، کیانی صاحب!

GP CAPT(Retd) MUSHTAQ AHMAD KIANI: Honourable Speaker, Sir, I think the Lady Member is talking about behaviours of our people Look at her own behaviour that I am standing on a point of order and she does not even bother to sit down. This is the manner they are going to teach us. I don't understand where are we going? We talk about "elected members" the elected respresentatives, the leaders of ours.

جن کی ہم عزت نہیں کرتے۔ کیا آپ کا یہاں کوئی منتخب لیڈر ہے؟

چودھری اصغر علی گجر، یہ صرف اس خاتون کے لئے نہیں۔ یہ سب کے لئے ہے۔ جب وہ بات کرنے کے لئے کھڑی ہوتی ہیں تو سب بولتے ہیں۔ اسے سب کو دیکھنا چاہئے، کوئی اس سے بالاتر نہیں ہے۔

جناب سپیکر، انھوں نے سب کے لئے کہا ہے۔

GP CAPT(Retd) MUSHTAQ AHMAD KIANI: Then she talks about Legal Framework Order.

آپ لوگ خود irrelevant talk شروع کرتے ہیں۔

then law and order . . for heavens' sake! we talked about Mr Sanaullah for five hours, is that not enough? We have full sympathy with him Is that not enough? What we have done for you? Please let us extend this for one more day. If you want to talk Sanaullah , we are ready to do that. Please don't waste our time

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، محترمہ دو منٹ میں بات ختم کریں۔

محترمہ طلعت یعقوب : Mr Speaker! Pakistan is a peace loving country یہ چودہ کروڑ عوام کا ملک ہے۔ ہم جنگ کے مسئلے پر خاموش نہیں رہ سکتے۔ پاکستان کا ایک بڑا نام ہے اور احترام ہے۔ نہ صرف پاکستان peace loving country ہے بلکہ پاکستان پیپلز پارٹی اور تمام اس ملک کی سیاسی پارٹیاں peace loving ہیں۔ ہم یہاں پر جنگ نہیں چاہتے۔ ہم امن چاہتے ہیں اور ہم ہمیشہ امن کا ساتھ دیں گے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس ملک میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال ہے۔ یہاں پر چوریاں، دن دیہاڑے ڈاکے اور اغواء برائے تاوان ہو رہے ہیں۔ یہاں پر بےروزگاری کا مسئلہ، ایجوکیشن کا مسئلہ، پانی کا مسئلہ، جہالت کا مسئلہ، غربت کا مسئلہ، مہنگائی کا مسئلہ اور لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کا مسئلہ ہے۔ یہاں پر اتنے مسائل ہیں کہ جو حل ہونے والے ہیں۔ خدارا! mud slinging چھوڑ دیجئے۔ میں آپ سے کہنا چاہتی ہوں کہ مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان میں ایک لیڈر شپ کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ آئیے ہم سب مل کر اپنی قائد محترمہ بےنظیر صاحبہ کو اس ملک میں لائیں جو کہ اس ملک کی دو دفعہ کی منتخب وزیراعظم ہیں اور ہم ان کو تیسری مرتبہ وزیراعظم بنائیں---

جناب سپیکر، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ جناب وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

الحمد للّٰہ رب العالمین ٥

والصلوۃ والسلام علیٰ سیدنا النبیٰ والمرسلین ٥

"لا یجرمنکم شرآ قوم علی اللہ تعدلوا یعدلوا ھواقرب التقویٰ " (قطع کلامیاں)
جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

جناب محمد وقاص: میں اللہ رب العالمین کا کلام آپ کو سنا رہا ہوں اور آپ خاموش نہیں ہیں۔

"لا یجرمنکم شرآ قوم علی اللہ تعدلوا یعدلوا ھواقرب التقویٰ "
"تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل چھوڑ دو۔ ہر حال میں آپس میں عدل کیا کرو اس لئے کہ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔"
زیادتی چاہے جس کے ساتھ ہو' چاہے وہ میرا بھائی ہو یا دشمن ہو۔ اگر اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو مسلمان کا یہ کام ہے اور ہمارے ایمان کا یہ تقاضا ہے کہ ہم کھڑے ہو جائیں اور ببانگ دہل یہ بات کریں کہ زیادتی ہوئی ہے۔ محترم رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا۔ اس ہاؤس میں' میں یہ کہتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ ہوا ہے۔ میں ان تمام ایجنسیوں کو خبردار کرتا ہوں کہ پہلے تو ایک زبان تھی جو ان کے خلاف بولتی تھی۔ اب میری زبان بھی ان کے خلاف بولے گی بلکہ اس پورے ہاؤس کی زبان ان کے خلاف بولے گی انشاء اللہ۔

یہ پاکستان چودہ کروڑ عوام کا ملک ہے۔ یہ کسی خاص ٹولے کا ملک نہیں ہے۔ میں اس موقف کی بھرپور تائید کرتا ہوں کہ پاک فوج ہمارا ایک محترم ادارہ ہے۔ ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔ ہم پاک فوج کو مزید مضبوط بنانا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرے لیکن ہم پاک فوج کے سیاسی کردار کی مذمت کرتے ہیں۔ میں نہ صرف اس کردار کی جو حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ میں بیان کیا ہے بلکہ اس بدکرداری

کی بھی مذمت کرتا ہوں اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ رانا ثناء اللہ خان صاحب کے ساتھ ہوا یہ ان لوگوں کے ساتھ ہونا چاہئے تھا جن کا ذکر محمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ میں ہوا ہے۔ یعنی بال اور مونچھیں تو ان کی منڈوانی چاہیئں تھیں۔ "اندھیر نگری چوپٹ راج" لیکن پاکستان میں تو سب کچھ الٹا ہی ہوتا ہے۔ یہ بھی الٹا ہوا۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس سے انشاء اللہ رانا ثناء اللہ صاحب کی عزت اور وقار میں اضافہ ہوا ہے۔ اگر ایک چور اور لٹیرے کے بال کاٹے جائیں تو اس کی بدنامی کا باعث ہوتا ہے لیکن حق بات کرنے کے لئے اگر کسی کو ستایا جاتا ہے' تنگ کیا جاتا ہے اور کسی کے ساتھ ایسی کوئی حرکت کی جاتی ہے تو اس کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کا احترام لوگوں کے دلوں میں بڑھ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محترم ثناء اللہ صاحب کا احترام ہمارے دلوں میں بڑھا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہائیکورٹ کے جج پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس واقعہ کی تحقیقات کرے اور اس میں حکومت اور اپوزیشن بنچز کے ممبران ہوں گے۔ اس ایوان کا تقدس بحال کرایا جائے جس میں حکومت اور اپوزیشن بنچز کے ممبران شامل ہیں۔

میں پنجاب کی صورتحال پر آپ کو ایک مثال دیتا ہوں اور آپ کو بتاتا ہوں کہ پنجاب میں کیا کیفیت ہے؟ میں نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا جس میں واہ کینٹ سے چودہ سال کی ایک بچی اغواء ہوئی ہے۔ اس پر مجھے کہا گیا ہے کہ یہ معاملہ اہمیت کا حامل نہیں ہے' اس لئے اس پر توجہ دلاؤ نوٹس نہیں دیا جا سکتا۔ جس صوبے کے ایوان کا یہ حال ہو کہ ایک چودہ سالہ بچی کو اغواء کر لیا جائے۔ جناب سپیکر! اللہ بچائے کہ آپ کی بچیاں اغواء ہوں۔ اگر ایسا ہو تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ معاملہ اہمیت کا ہے یا نہیں۔ جب ایک صوبے میں یہ صورتحال ہو کہ ہم ایوان میں اس کے متعلق بات نہ کر سکتے ہوں تو پھر اس صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی کیا صورتحال ہوگی؟ آپ یہ موقع ہی کیوں دیتے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر پر آپ بات کریں۔ میں آخر میں یہ باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ چوریوں اور ڈکیتیوں کی وارداتیں ہوتی ہیں اور دن دیہاڑے قتل ہوتے ہیں۔ واہ کینٹ

میرا حلقہ انتخاب ہے جو کہ کنٹونمنٹ ایریا ہے اور چاروں طرف سے وہ بیریرز کے اندر بند ہے۔ وہاں پر لوگ اغواء اور قتل ہو جاتے ہیں' ڈاکے پڑتے ہیں۔ کسی کی جان اور مال محفوظ نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیں اس کو serious لینا پڑے گا اور اس کے بارے میں بہت زیادہ کام کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ عرض کروں گا کہ محترم ارشد لودھی صاحب نے کہا کہ (ق) لیگ نے جمہوریت بحال کرائی ہے۔ میں یہ مانتا ہوں کہ انہوں نے جمہوریت بحال کرائی ہے لیکن ساتھ جہیز میں انہوں نے ایل ایف او بھی لیا ہے اور ساتھ چوکیداری کے طور پر ایف بی آئی کو بھی جہیز میں لیا ہے اور بہت ساری ایجنسیوں کو بھی لیا ہے۔ لہٰذا ہمیں نہ ایف بی آئی چاہئے' نہ ایل ایف او چاہئے اور نہ ہی ہمیں یہ لنگڑی لولی جمہوریت چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ انبساط خان صاحبہ!

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! بڑی دیر کی تگ و دو کے بعد آخر کار آپ نے مجھے floor دے ہی دیا میں آپ کی بے انتہا مشکور ہوں۔ سب سے پہلے میں آج کی بحث جو لاء اینڈ آرڈر پر رکھی گئی ہے اس سلسلے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ پنجاب گورنمنٹ اور پاکستان گورنمنٹ لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے کو رانا ثناء اللہ صاحب سے ذرا بڑا سمجھتی ہے۔ اس وقت پاکستان ایک مشکل وقت سے گزر رہا ہے۔ ہمارے بارڈرز پر unsafety ہے۔ امریکہ نے عراق پر حملہ کر دیا ہے۔ افغانستان میں بہت برا حال ہے۔مایوسیوں کے بادل چاروں طرف سے پاکستان کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اس موقع پر صدر جنرل پرویز مشرف نے war against terrorism میں امریکہ کا ساتھ دیتے ہوئے ایک بہت fragile chapter کو touch کیا ہے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ پارلیمنٹ میں رکنیت اس لئے لی گئی تھی کہ اپنے بارے میں discussions کرنی ہیں یا اس لئے لی گئی تھی کہ قوموں کے' عوام کے یا لوگوں کے مسئلوں کو اس floor تک پہنچانا ہے۔ بڑے احترام کے ساتھ کہنا چاہوں گی

کہ جس پارٹی سے رانا صاحب کا تعلق ہے وہاں لاء شہباز شریف کی جیب میں تھا اور آرڈر نواز شریف کی جیب میں تھا۔ جہاں تک لاء اینڈ آرڈر کا تعلق ہے تو یہ بات لاء اینڈ آرڈر کی نہیں کرتے۔ یہ لایعنی کے "لاؤ" اینڈ آرڈر۔ صبح سے میں یہاں بحث سن رہی ہوں۔ رانا صاحب نے بھی اپنی بحث میں مجھے mention کیا اور generally مجھے mention کیا جاتا ہے۔ میں اپنے ساتھیوں اور پارلیمنٹ کے تمام ارکان کو یہ بتانا چاہوں گی کہ پاکستان مسلم لیگ (قائداعظم) کامیاب لوگوں کی جماعت ہے جو اپنے بڑوں کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے۔ میں آپ کی وساطت سے اپوزیشن لیڈر جناب قاسم ضیاء صاحب کو کہنا چاہوں گی کہ اسی طرح کی ایک جماعت پاکستان پیپلز پارٹی پیٹریاٹ ہے جو dictatorial فیصلوں کو چھوڑ کر الگ ہو گئی۔ میں اپوزیشن لیڈر کو کہنا چاہوں گی جو کہ میری پارٹی کے صدر تھے، کیا کبھی یہ ہوا کہ کوئی فیصلہ پاکستان پیپلز پارٹی نے ایسا کیا ہو جس میں ہماری رائے، ور کرز کی رائے، قوم کی رائے، عوام کی رائے یا کسی فورم کی رائے شامل ہو؟

جناب سپیکر! یہ ان کا کام ہے اور یہ کرتے رہیں گے چونکہ ان کی ٹریننگ ہی کچھ ایسی ہے۔ میں جناب وزیراعلیٰ پنجاب کو اور جنرل پرویز مشرف صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گی اور fragile حالات میں راجہ بشارت صاحب کو آپ کے توسط سے خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گی کہ ماشاء اللہ اس ملک کے حالات بہت بہتر ہیں۔ کافی عرصے سے کوئی بم بلاسٹ نہیں ہوا۔ محرم بہت پرسکون گزرا لیکن جہاں تک رانا ثناء اللہ کی بات ہے تو 374 بندے رانا ثناء اللہ صاحب کو روزانہ discuss نہیں کر سکتے۔ یہ ان کے اپنے مسائل ہیں۔ اللہ ان کو زندگی دے۔ God bless him and he should take care of himself alone.

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب راجہ بشارت صاحب wind up کریں گے۔

چودھری زاہد پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔

چودھری زاہد پرویز: میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا ہے۔ میں ایک دو گزارشات کرنا چاہوں گا۔ رانا صاحب کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کے متعلق آج سارا دن تمام لوگوں نے بڑی مذمت کی ہے۔ میں بھی بڑی مذمت کرتا ہوں اور رانا ثناء اللہ صاحب کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ ان کو یہ احساس نہیں رہا کہ وہ تنہا ہیں۔ اس ہاؤس کے 371 ممبران نے ان کی دل جوئی کی ہے اور یقیناً وہ ان کے لئے حوصلہ افزاء بات ہے۔ میرا تعلق ضلع گوجرانوالہ سے ہے۔ ہماری پیپلز پارٹی کے صدر چودھری خالد ہمایوں تھے، ان کو قتل ہوئے تقریباً چار ماہ ہو گئے ہیں۔ وہ اپنے چار ساتھیوں سمیت قتل ہوئے تھے۔ صرف دو ملزمان گرفتار ہوئے ہیں۔ باقی چھ سات بندے مفرور ہیں جن سے ان کے اہل خانہ اور ورثاء کو بڑا خطرہ ہے کہ وہ کہیں ان کو جانی نقصان نہ پہنچا دیں۔ میں آپ کی وساطت سے راجہ بشارت صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ گوجرانوالہ کی انتظامیہ، ڈی آئی جی کو کہیں کہ وہ ملزمان جلد از جلد گرفتار کریں۔ جیسا کہ لاء اینڈ آرڈر کی یہاں پر بات ہو رہی تھی۔ وہ تو سب کو پتا ہی ہے کہ آپ جب صبح اخبار پڑھتے ہیں تو آپ کو قتل، ڈکیتی، چوری، اغواء اور ریپ کی خبریں ملتی ہیں۔ امن و امان کی حالت کوئی اتنی اچھی نہ ہے۔

جناب والا! میں ایک بات عرض کروں گا کہ دو اڑھائی سال قبل مجھے کبڈی کی ٹیم کے ساتھ انڈیا جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ کبڈی کی ٹیم بھی آپ کے ضلع فیصل آباد کی تھی۔ مجھے صوبہ ہریانہ اور صوبہ مشرقی پنجاب میں بیس دن رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کے ایک اخبار "ہند سماں چار" میں، میں نے صرف تین قتل کی خبریں پڑھیں جو کہ سکھوں نے اپنی غیرت کے مسئلہ پر کئے تھے۔ پنجابی کی ایک مثال ہے کہ "جے گوانڈی دا منہ لال ہووے تے اپنا چپیڑاں نال لال کر لوو" ہمیں بھی لاء اینڈ آرڈر اسی طرح بنانا چاہئے۔ میں نے یہ کوئی بُری بات نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جی' وزیر قانون!۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز ۔ آرڈر پلیز۔آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو موقع دیا گیا ہے اب لاء منسٹر صاحب کو میں نے floor دیا ہے۔

وزیر قانون: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث تھی اور اس کے لئے آپ نے اس معزز ایوان کو بھرپور وقت دیا۔میں بلا امتیاز اس معزز ایوان کے تمام اراکین اور بالخصوص جناب قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس معزز ایوان کی پارلیمانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امن و امان کی بحث میں حصہ لیا اور جیسا کہ میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک دو دفعہ گزارش کی کہ حکومت کا یہ عزم ہے کہ ہم اس معزز ایوان کے تمام اراکین کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ ہم ان کی آراء سے صوبے کی پالیسیاں ترتیب دینا چاہتے ہیں اور جہاں کہیں اصلاح کی گنجائش موجود ہے ہم ان کی معاونت سے' ان کے تعاون سے اور ان کی آراء سے اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اس بات کے شاہد ہیں کہ آج کا یہ اجلاس اسی حوالہ سے ہے اور ہم نے اپوزیشن کی یہ بات بھی مانی کہ پورا وقت امن عامہ کی بحث کے لئے دیا جائے اور یہاں پر کیانی صاحب نے کہا تھا کہ اگر ممبران کی تشفی نہیں ہوتی تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ جب کبھی بھی ہمارے دوست چاہیں گے تو اس مسئلہ پر پھر بحث ہو گی۔

جناب سپیکر! میں موجودہ منتخب جمہوری حکومت کی طرف سے اس معزز ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت انتقامی سیاست پر یقین نہیں رکھتی۔ ہم غیر جمہوری سوچ اور فکر کی نفی کرتے ہیں اور ہم اس معزز ایوان کے اراکین کو اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ جمہوری روایات کو قائم رکھنے کے لئے ہماری حکومت اپنی روایات کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ تمام اراکین کو ساتھ لے کر چلے گی۔ یہاں میرے دوستوں نے رانا صاحب کے متعلق بات کی تو میں اپنے معزز رکن اور بھائی رانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ جو

واقعہ پیش آیا دلی طور پر ان سے افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور یقین کیجئے کہ چونکہ میں اس دن راولپنڈی میں تھا اور میں نے اخبارات میں پڑھا اور میں نے اپنے بھائی سے رابطہ کیا۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں' جناب وزیراعلیٰ نے بھی انہیں یقین دلایا تھا اور اس واقعہ کے بعد سے اب تک امن و امان کے حوالے سے یا انتظامی امور کے حوالے سے جس وقت بھی میرا وزیراعلیٰ صاحب سے رابطہ ہوا ہے تو انہوں نے ہمیشہ مجھے اس بات کی تلقین کی کہ ہمیں رانا صاحب کو انصاف فراہم کرنا ہے۔ میں اپنے بھائی کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملہ کی پوری چھان بین کی جائے گی اور انہیں انصاف فراہم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے معزز اراکین کی تجاویز کا جواب دوں میں مختصراً صرف دو منٹ کے لئے ان اقدامات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو موجودہ حکومت نے اس وقت تک صوبہ میں اس صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے کئے ہیں۔ آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ ہماری موجودہ حکومت کو برسراقتدار آئے ابھی کتنا عرصہ گزرا ہے' اس عرصے کے دوران ہماری حکومت نے لیجسلیشن کے حوالے سے اور اصلاحات کے حوالے سے جو اقدامات کئے اس کا کریڈٹ اس سارے ایوان کو جاتا ہے اور میں اس معزز ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر اس صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال مثالی ہو گی تو اس کا کریڈٹ صرف چودھری پرویز الٰہی کو نہیں جائے گا بلکہ اس پورے ایوان کو جائے گا اور میں اسی لئے بار بار اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ ہمیں اس ایوان کو ساتھ لے کر چلنا ہے اور ہم میں سے ہر ایک بھائی نے اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے برسراقتدار آنے کے بعد سب سے پہلے اس بات کو یقینی بنایا کہ کسی بھی مقدمہ یا ایف آئی آر کو درج کرنے میں لیت و لعل سے کام نہ لیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ جو وقوعہ کہیں وقوع پذیر ہوتا ہے تو اس کی فوری طور پر ایف آئی آر درج کی جائے اس پر میں تفصیل سے بعد میں بات کروں گا۔ اس کے بعد تفتیشی محکمہ یعنی watch and ward کو investigation سے علیحدہ کرنا کیونکہ عام طور

پہ یہ تاثر پایا جاتا تھا کہ جو تھانیدار ایک ایف آئی آر درج کرتا تھا وہ اس ایف آئی آر کو قائم رکھنے کے لئے اور اس کا چالان اس کے مطابق بنانا اپنا فرض سمجھتا تھا لیکن حکومت نے ایف آئی آر درج کرنے اور تفتیش کے لئے علیحدہ عملہ تعینات کر دیا ہے۔اس طرح وزیراعلیٰ صاحب نے برسراقتدار آنے کے بعد پنجاب میں heinous crime کو monitor کرنے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ایک علیحدہ سیل بنایا اور میں اپنے بھائیوں سے یہ گزارش کروں گا کہ اس وقت ہمارے پنجاب کا کوئی بھی ایسا serious, heinous crime نہیں ہے جو کہ اس سیل میں monitor نہ ہوتا ہو۔ میں اس کی سربراہی کرتا ہوں اور day to day basis پر ہم اس کو monitor کر رہے ہیں۔ اس کے بعد اغواء برائے تاوان کے مقدمات درج ہوئے۔ لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ مکمل طور پر اس کا خاتمہ ہوا ہے لیکن کمی ضرور واقع ہوئی ہے اور جو لوگ اس میں ملوث تھے ان کے خلاف کارروائی بھی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد ہائی ویز پر سفر کو محفوظ بنانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہائی ویز پر چوکیاں بنائی جائیں گی اور چوبیس گھنٹے پٹرولنگ ہو گی۔ اس کے لئے وزیراعلیٰ صاحب نے خصوصی طور پر فنڈز مہیا کئے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس پر کام ہونے والا ہے اور سب سے اہم بات جو موجودہ حکومت نے برسراقتدار آنے کے بعد کی وہ اشتہاری مجرمان کی گرفتاری ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ اور اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 70 ہزار 27 ملزمان ایسے تھے کہ جن کو اشتہاری قرار دیا جا چکا تھا اور ان کی گرفتاری عمل میں لائی جانی تھی لیکن اس طرف کسی نے توجہ نہیں دی۔ ہماری حکومت نے برسراقتدار آنے کے بعد صرف دو ماہ میں چھ ہزار ستاون اشتہاری مجرمان کو گرفتار کیا ہے اور اس بات کو اب یقینی بنایا گیا ہے کہ جو بھی ضلع کا پولیس افسر ہے اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر مہینے جو اشتہاری گرفتار ہوں ان کی فہرست حکومت کو بھیجے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ناجائز اسلحہ کے سلسلہ میں کارروائی کی گئی اور خاص طور پر ہمارے معزز رکن شفیق صاحب نے ہماری توجہ اس جانب مبذول کرائی تھی کہ رحیم یار خان اور اس سے ملحقہ علاقہ جات میں جرائم بڑھ رہے ہیں۔میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلائی اور اس سلسلہ میں میں اس معزز ایوان کو اعتماد میں لینا چاہتا تھا کہ گزشتہ دنوں وزیراعلیٰ پنجاب نے صوبہ بلوچستان کے وزیراعلیٰ صاحب اور چیف سیکرٹری اور آئی جی کے ساتھ پنجاب انتظامیہ کی ایک joint meeting کروائی جس میں وزیراعلیٰ خود بھی موجود تھے اور اس میٹنگ میں دونوں صوبوں کی joint patrolling کا فیصلہ کیا ہے اس کے لئے چوکیاں بھی بنائی جا رہی ہیں اور پنجاب کنسٹیبلری وہاں پر خصوصی طور پر تعینات کی جا رہی ہے۔ یہ چند ایک اقدامات ایسے تھے جو دو اڑھائی ماہ کے دوران ہم نے کئے اور میں معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں پیش رفت ہو گی اور میں پھر اپنی اس بات کو دہراتا ہوں کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم اس صوبے میں مثالی لاء اینڈ آرڈر کی situation پیدا کریں۔ اس کے لئے ہمیں دن رات محنت کرنی پڑے گی اور ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ہم وزیراعلیٰ صاحب کی قیادت میں محنت کر رہے ہیں اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنا ٹارگٹ achieve کریں گے۔

جناب سپیکر! آج یہاں جو بحث ہوئی میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے میرے بھائی قاسم ضیاء صاحب نے فرمایا کہ صوبے میں لاء اینڈ آرڈر نام کی چیز ہی کوئی نہیں ہے تو پھر اس پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس پر comments اس لئے نہیں دینا چاہتا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس صوبے میں لاء اینڈ آرڈر موجود ہے اور ہم اسے مزید بہتر بنائیں گے۔ میں اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایوان اور اس کے درو دیوار اس بات کے گواہ ہیں کہ اپوزیشن کی طرف سے ہمیشہ یہی روایتی جملے آتے رہے ہیں اور آئندہ بھی آتے رہیں گے۔ ہم کچھ بھی کر لیں لیکن ہم اپوزیشن کو سو فیصد مطمئن نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپوزیشن نے مطمئن ہونا ہے کیونکہ جس دن اپوزیشن ہمارے

اقدامات سے مطمئن ہو گئی اس دن وہ اپوزیشن نہیں رہے گی اس لئے تنقید کرنا ان کا کام ہے لیکن اس کے ساتھ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیشہ میں نے یہ کہا ہے کہ ہم مثبت تنقید کو welcome کریں گے اور آج کا یہ اجلاس اس بات کا شاہد ہے کہ جس خندہ پیشانی اور کھلے دل کے ساتھ حکومت نے تنقید کو سنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم آئندہ بھی سنیں گے لیکن پھر وہی بات آتی ہے کہ یہ ایک mutual understanding کی بات ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہماری یہ understanding مستقبل میں بھی اسی طرح چلتی رہے گی۔

جناب سپیکر! یہاں پر فوج کے سیاسی کردار کے حوالے سے بات کی گئی۔ معزز اراکین نے کہا کہ بحیثیت ادارہ فوج کا ہم احترام کرتے ہیں لیکن فوج کے سیاسی کردار کی نفی کی گئی۔ اس سے کسی کو بھی انکار نہیں لیکن بات یہ آتی ہے کہ پنجابی میں کہتے ہیں بلکہ میں اپنی زبان میں کہتا ہوں کہ "چھج کی طعنہ دے سی چھانٹی نوں" یعنی چھاج چھلنی کو کیا طعنہ دے گا۔ اس ایوان میں ماسوائے چند ایک کے جتنی بھی جماعتیں بیٹھی ہوئی ہیں، کس نے فوج کو اقتدار میں آنے کی دعوت نہیں دی؟ آپ اخبارات اٹھا کر دیکھیں جب میاں نواز شریف صاحب کی حکومت ختم ہوئی تو کس نے فوج کو welcome نہیں کیا؟ چند دن پہلے کی بات ہے کہ جب وفاق میں ہماری حکومت قائم ہو رہی تھی تو ان دنوں کے اخبارات اٹھا کر دیکھیں کہ صدر پاکستان کے ساتھ کن کن سیاسی رہنماؤں کی تصویریں نہیں آئیں۔ جس کو حکومت نہیں ملی وہ فوج کے خلاف ہے، جس کو حکومت مل گئی وہ فوج کا حامی ہے۔ فوج اگر کسی کو حکومت میں بٹھا دیتی ہے تو وہ فوج بہت اچھی ہو جاتی ہے۔ ہم سیاست دان ہی فوج کو دعوت دیتے ہیں کہ آئیں اور ہمارے مخالفین کو اتاریں۔ کیا یہاں ایسے سیاست دانوں نے فوج کو آنے کی دعوت کے بیانات نہیں دیئے؟ ایک وقت آتا ہے کہ وہ فوج کے ساتھ ہوتے ہیں اور ایک وقت آتا ہے کہ فوج کے مخالف ہوتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سیاست دانوں کو چاہئے کہ وہ بحیثیت مجموعی اپنا قبلہ درست کر لیں تو شاید ہمیں کسی کی طرف دیکھنے کی نوبت نہ آئے لہذا ہمیں اپنی جمہوری

روایات کو قائم کرنا چاہئے۔ اپنے ان اداروں کو مضبوط کرنا چاہئے اور میں اپنے ان بھائیوں سے اتفاق کرتا ہوں جنہوں نے اداروں کو مضبوط کرنے کی بات کی کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جب ادارے مضبوط ہوں گے تو پھر کسی کو بھی ان اداروں کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں ہوگی لیکن جب ہم باہمی لڑائی سے ان اداروں کو کمزور کرتے ہیں تو پھر ہر ایک ان اداروں کی طرف دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ چند دنوں سے وفاق میں یا مجموعی طور پر اس ملک میں ایل ایف او کے حوالے سے جو بھی سلسلہ ہوتا رہا ہے اس میں ماسوائے ان اداروں کے مذاق اڑانے کے ہم نے اور کچھ نہیں کیا۔ اس لئے میں اس حوالے سے پنجاب اسمبلی کے تمام اراکین اور بالخصوص اپوزیشن کے اراکین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ ہم نے کم از کم اپنے ہاں جمہوری روایات کو قائم رکھا ہوا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ کے لئے ان جمہوری روایات کو قائم رکھ سکیں۔

جناب سپیکر! رانا آفتاب صاحب میرے بھائی جو کہ تشریف نہیں رکھتے ' نے کہا تھا کہ ہمیں آج یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ صوبے میں حکومت کس کی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہوں اور ہم تمام بھائیوں کو اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ صوبے میں حکومت چودھری پرویز الٰہی کی ہے۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب کا نام میں نے اس حوالے سے لیا ہے کہ ان کی شخصیت ایک ایسی شخصیت ہے کہ جن کو ذاتی طور پر اس بات کا علم ہے کہ انتقام اور تشدد کی سیاست کیا ہوتی ہے۔ آج تک چودھری پرویز الٰہی صاحب اور ان کا خاندان اپنے بزرگوں کا خون ڈھونڈ رہے ہیں کہ وہ کس کے دامن پر ہے؟ ان کے بزرگوں کو جمہوریت کے لئے شہید کیا گیا۔ جس کے گھر اور اپنی ذات پر بیتی ہو وہ کبھی دوسرے کے ساتھ تشدد نہیں کرتا اور نہ ہی انتقامی سیاست ذہن میں رکھتے ہوئے آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہمارے پنجاب کے وزیراعلیٰ انتقام کی سیاست پر یقین نہیں رکھتے کیونکہ انہیں پتا ہے کہ ان کا گھر اسی انتقام اور تشدد کی سیاست کی وجہ سے برباد ہوا تھا اور بزرگوں کا

سایہ ان کے سروں سے اٹھا تھا۔

جناب سپیکر! یہاں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چودھری پرویز الہیٰ نے پہلے دن جب یہ ایوان معرض وجود میں آیا تو انہوں نے کہا تھا کہ وہ صوبے میں رواداری کی سیاست کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ رواداری کی بات انہوں نے اس لئے کی تھی کہ ان کو معلوم تھا کہ یہ حکومت آنی جانی چیز ہوتی ہے۔ اصل حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اگر انسان اقتدار میں آکر کسی کی عزت نہ کرے، کسی کے وقار کو خاک میں ملانے کی کوشش کرے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی ذات ناراض ہوتی ہے۔ یہ چودھری پرویز الہیٰ کی ذات ہی ہے اور مجھے پھر وہ لفظ دہرانے پڑتے ہیں کہ ان کے بزرگوار محترم چودھری ظہور الہیٰ کو اٹھا کر اسمبلی سے باہر پھینک دیا گیا تھا کیونکہ اس وقت سیاست میں رواداری نہیں تھی۔ چونکہ انہیں ذاتی طور پر اس بات کا تجربہ ہے کہ سیاست میں رواداری کا دامن کبھی نہیں چھوڑنا چاہئے اور یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ سیاست میں رواداری اور شرافت کے قائل نہیں ہوتے ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا، میں کسی خاص دور کی بات نہیں کرتا لیکن آج ہماری حکومت کو مورد الزام ٹھہرا کر ہم پر تنقید کی جاتی ہے۔ کیا خواجہ رفیق سیاست میں قتل نہیں ہوئے؟، ڈاکٹر نذیر شہید نہیں ہوئے؟ جاوید اشرف صاحب شہید نہیں ہوئے؟، ملک قاسم صاحب پر تشدد نہیں ہوا!، دلائی کیمپ قائم نہیں ہوئے؟ آج ہم رواداری کی بات کرتے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو پر مقدمات چودھری پرویز الہیٰ یا چودھری شجاعت نے نہیں بنائے بلکہ چودھری شجاعت حسین کی شخصیت کے متعلق تو محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے کہا تھا کہ جب یہ Interior Minister تھے تو یہ رواداری کی سیاست پر عمل درآمد کرتے ہوئے شرافت کی سیاست کو فروغ دینے کے لئے ملاقات کا موقع فراہم کیا کرتے تھے۔ یہ معزز ایوان اور اس صوبے کے عوام ہم سے اس بات کی توقع نہیں کر سکتے کہ ہم رواداری کی سیاست اور شرافت کی سیاست کو چھوڑیں۔

جناب سپیکر! سعید اکبر صاحب نے اداروں کو مضبوط کرنے کے حوالے سے بات کی۔ میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی کہ اداروں کو مضبوط کرنے کا انحصار

ہمارے اپنے رویوں پر ہے۔میں آج کے اجلاس کے حوالے سے اس ایوان کے ہر رکن کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کیونکہ آج کے اجلاس کے بارے میں جو تاثر اخبارات اور عوام میں پایا جاتا تھا کہ ہنگامہ خیز اجلاس ہو گا' پتا نہیں آج ہاؤس میں کیا ہونے والا ہے؛ پتا نہیں یہ آپس میں لڑائی جھگڑا کر کے ایک دوسرے کا گریبان پکڑیں گے؛ اس لئے معزز ہاؤس کا ہر رکن مبارک باد کا مستحق ہے کہ ہم نے اس ہاؤس میں اعلیٰ اور جمہوری روایات قائم کیں اور ہاؤس سے باہر بیٹھے ہوئے 14 کروڑ عوام جس طرز عمل کے متقاضی تھے آج ہم نے اس طرز عمل کا مظاہرہ کیا ہے۔

جناب سپیکر، ہاؤس کا ٹائم مزید 15 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں پانچ منٹ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس مثالی طرز عمل کا ہم نے آج مظاہرہ کیا اور باہر بیٹھے ہوئے لوگ جو ہم سے مختلف توقعات وابستہ کئے ہوئے تھے اور انہوں نے ہم سے غلط قسم کی امیدیں لگا رکھی تھیں۔ آج اگر ان کی سوچ پر ہم نے عمل نہیں کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اداروں کو دوام ملتا ہے۔ یہاں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم اپنے ادارے کی بات کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں دوسرے اداروں کا بھی بیک وقت احترام بھی لازم ہوتا ہے۔ میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کبھی judiciary کے حوالے سے بات آئی' فوج کے حوالے سے بات آئی یا کسی اور حوالے سے اگر یہاں پر بات آئی تو ہم نے ہمیشہ اسے sarcastic انداز میں لیا تو جب ہم کسی دوسرے ادارے کو sarcastic انداز میں لیں گے تو بلا مبالغہ وہ ادارے ہمارے متعلق بھی غلط رائے قائم کریں گے۔ اس لئے میری اس ہاؤس کے تمام معزز اراکین سے استدعا ہو گی کہ ہمیں خواہ judiciary ہو' فوج ہو کوئی بھی ادارہ ہو' اس کا بطور ادارہ احترام کرنا چاہئے۔

جناب والا! یہاں ملک احمد صاحب نے کہا کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں اس پر عمل بھی کریں۔ چونکہ وہ موجود نہیں ہیں' میں انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللّٰہ تعالیٰ ہمارے

قول و فعل میں تضاد نہیں ہوگا اور مجھے انشاء اللہ تعالیٰ اس بات کو اپنے کردار سے ثابت کرنا ہے کہ ہمارے قول و فعل میں تضاد نہیں ہوگا۔ انھیں اس بابت یقین رکھنا چاہیئے۔ راجہ ریاض صاحب نے فرمایا کہ وہ رانا ثناء اللہ صاحب کا مقدمہ اللہ تعالیٰ کے پاس لے کر جا رہے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انھیں لمبی زندگی دے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس خود مقدمہ لے کر نہ جائیں۔ انھوں نے دعا کر دی' یہی کافی ہے۔ ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنے بھائی کو انصاف فراہم کر سکیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اس سلسلے میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر! یہاں سب سے زیادہ باتیں ایف آئی آر کے اندراج کے حوالے سے کی گئیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ یہ واقعہ غالباً 8 تاریخ کو رونما ہوا۔ 9 تاریخ کو میں نے محترم رانا صاحب سے فون پر بات کی۔ ان سے بات کرنے کے فوراً بعد میں نے ڈی آئی جی فیصل آباد سے بات کی۔ میرے خیال میں' میں نے جناب کی خدمت میں بھی عرض کیا تھا کہ میں نے مقامی پولیس سے بات کی ہے اور مقامی پولیس نے اس بابت لاعلمی کا اظہار کیا تھا کہ رانا صاحب کی طرف سے ان کو کوئی درخواست دی گئی ہے۔ رانا صاحب نے ایف آئی آر کے اندراج کے لئے 12۔تاریخ کو درخواست دی۔ میں بڑے واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس معاملے کو اپنی ego کا مسئلہ نہیں بنانا۔ یہاں میرے کسی بھائی نے تجویز دی تھی کہ ہم آپس میں مل بیٹھیں اور مل بیٹھ کر اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں تو میں اس کے لئے حاضر ہوں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب پھر اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کے ساتھ انصاف ہوگا۔ اب طریقہ کار کیا اختیار کرنا ہے یہ ہم اس ہاؤس سے باہر بیٹھ کر بھی طے کر سکتے ہیں۔ آپ کے ساتھ بیٹھ کر طے کر سکتے ہیں۔ آپ کو اعتماد میں لے کر ہم آگے چل سکتے ہیں۔ technically میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 12۔تاریخ کو درخواست دی گئی۔ اب اگر اسی کو لے لیا جائے' لودھی صاحب .Cr.P.C کے حوالے سے بات کر رہے تھے۔ تو میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات بالکل درست ہے۔ Cr.P.C کی دفعہ 154 میں لکھا ہے کہ:

"CHAPTER XIV

"**Information to the Police and their powers to investigate.**

154. Information in cognizable cases. Every information relating to the commission of a cognizable offence if given orally to an officer in charge of a police-station, shall be reduced to writing by him or under his direction and be read over to the informant, and every such information, whether given in writing or reduced to writing as aforesaid, shall be signed by the person giving it, and the substance thereof shall be entered in a book to be kept by such officer in such form as the Provincial Government may prescribe in this behalf."

مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص تھانے میں جا کر اطلاع دے گا تو پولیس bound ہے کہ اس کی ایف آئی آر درج کرے۔ اب ہوا یہ کہ 8 تاریخ کو وقوعہ ہوا لیکن رانا صاحب نے کوئی درخواست نہیں دی۔ 10/9 اور 11 تاریخ تک کوئی درخواست نہیں دی گئی۔ 12 تاریخ کو انھوں نے درخواست دی۔ اب اس میں چار دن کا delay آ گیا ہے۔ یہاں پر میں آپ کی اجازت سے superior court کے decisions میں سے صرف دو پڑھنا چاہتا ہوں۔ یہ صرف تین تین لائنوں کے ہیں۔ پہلا ہے کہ

"**FIR Lodging of:**. Delay of three "

صرف تین گھنٹے کی delay ہے۔

" three hours occurring therein Same has not been

explained at all "

اس کی وجہ نہیں بتائی گئی کہ تین گھنٹے کی delay کیوں ہوئی ہے؟

"It creates doubt about its authenticity Possibility of deliberations regarding the case cannot be ruled out "

یہ عدالت کا فیصلہ ہے۔ دوسرا decision عرض کرتا ہوں کہ،

"Delay in lodging FIR in the instant case goes a long way to show the story narrated therein is the outcome of an after thought showing that the same was lodged after due deliberations and consultation "

میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں---

رانا ثناء اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : رانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب سپیکر ! وزیر قانون صاحب نے Cr PC کا حوالہ دیا ہے۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ Cr.P.C میں کہیں یہ بات موجود نہیں ہے کہ جب کوئی آدمی جا کر first information report دے تو اس کے اوپر انکوائری کی جائے یا اس کے اوپر دیکھا جائے کہ Whether it is correct or not? سیکشن 154 کے تحت first information report کو درج کرنے پر پولیس آفیسر bound ہے۔ محترم وزیر قانون تو عدالتوں کے فیصلے پڑھ رہے ہیں۔ عدالتیں جب فیصلہ کرتی ہیں تو اس میں وہ دیکھتی ہیں کہ first information report پہلے دن ہوئی، دوسرے دن ہوئی، تین گھنٹے بعد ہوئی یا چار گھنٹے بعد ہوئی۔ یہ عدالت کا کام ہے کہ وہ during trial, at the

time of trial اس بات کو دیکھے۔ اس delay کی explanation ہوئی ہے یا نہیں ہوئی اس کے متعلق فیصلہ کرنے سے پہلے وہ اپنا view قائم کرے۔ لیکن ایف آئی آر کے اندراج میں اگر کوئی آدمی زخمی ہے تو اس نے سب سے پہلے ہسپتال میں جانا ہے۔ اس نے اپنے آپ کو save کرنا ہے۔ اس کے بعد اس نے report کرنے کے لئے جانا ہے۔ اب یہ واقعہ ایسا ہے کہ اس کا پورے شہر کو پتا چل گیا' اگلے دن پورے ملک کو اس بات آگاہی ہو گئی لیکن ایس ایچ او کو پتا نہیں چلا' ڈی پی او کو پتا نہیں چلا جبکہ ڈی آئی جی کو آپ نے بتایا۔ پنجابی کی کہاوت ہے کہ،

"ستے نوں تے کوئی جگا سکدا اے تے جاگدے نوں کوئی نئیں جگا سکدا"

جناب سپیکر ! ان کو سب پتا ہے۔ وقوعہ ہونے سے پہلے' بعد میں' ٹارچر کے دوران the man who was leading that team اس کو دو مرتبہ ایس ایس پی کا فون آیا۔ اس کے پاس وائرلیس تھی۔ اس نے دو مرتبہ ایس ایس پی کے ساتھ بات کی ہے۔ ان سب کو پتا تھا۔ میں تو کہتا ہوں کہ محترم وزیر قانون صاحب کو مجھے پورا اعتماد ہے کہ انھیں اس واقعے پر افسوس ہوا ہے۔ انھوں نے جو بات میرے ساتھ فون پر کی ہے میں اس کو دہرائے بغیر تسلیم کرتا ہوں۔ مجھے بھی انسانوں کا کچھ نہ کچھ علم ہے۔ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ میں ایک سیاسی کارکن ہوں۔ یہ ہماری struggle کا معاملہ ہے۔ ہم ایف آئی آرز کے محتاج نہیں ہیں۔ ہم ان چیزوں کے پیچھے بھاگنے والے نہیں ہیں۔ راجہ صاحب ! ان مصیبتوں میں نہ پڑیں' کسی بات کو غلط طریقے سے explain کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ سے ایف آئی آر درج ہوسکتی ہے تو کرا دیں۔ ہم نے آپ کو رپورٹ کر دیا ہے' اگر درج نہیں ہوسکتی تو کوئی ایسی بات نہیں۔ جب وقت آئے گا' جب باقی سب کچھ ہو گا تو یہ بھی ہو جائے گا۔ اگر یہ سب کچھ نہ بھی ہوا اور اس ملک میں جمہوریت بحال ہو جائے' اس ملک میں اس ایوان کا تقدس بحال ہو جائے' اس ملک میں جمہوریت کے خلاف ہر اٹھنے والا ہاتھ رک جائے تو میں یہ سمجھوں گا کہ میری ایف آئی آر درج ہو گئی ہے۔ میں یہ سمجھوں گا کہ میرے ساتھ انصاف ہو گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون : جناب سپیکر ! میں نے تو ابھی اپنی بات ختم ہی نہیں کی تھی۔میں تو ان کی ایف آئی آر میں جو delay ہوئی اس بابت بات کر رہا تھا۔ میں رانا صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ شہر میں ایک واقعہ ہو گیا اور ایس ایچ او متعلقہ کو پتا نہ چلے۔ مجھے راولپنڈی میں پتا چل گیا تو ایس ایچ او کو وہاں پر کیسے پتا نہیں چلا ہو گا؟ جب میں نے راولپنڈی سے ٹیلیفون کیا تو ڈی آئی جی نے مجھے کہا کہ میں پتا کر کے بتاتا ہوں کیونکہ انھوں نے بھی اخبار میں پڑھا تھا۔ اب بات یہ ہے کہ جب 9 تاریخ کو ایس ایچ او کو پتا چلا تو اس نے 9 تاریخ کو ایک رپٹ لکھی کہ میں نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ اس کے بعد 12 تاریخ کو رانا صاحب کی طرف سے درخواست چلی جاتی ہے لیکن in the mean time جب ان کا ہمارے ساتھ رابطہ ہوتا ہے' وزیراعلیٰ صاحب کی ان سے بات ہوتی ہے تو پولیس کو ہم یہ قطعاً نہیں کہتے کہ ایف آئی آر درج مت کریں۔ وزیراعلیٰ صاحب نے حکم دیا' ہماری طرف سے ان کو ہدایت تھی کہ آپ ایف آئی آر درج کریں۔ چونکہ ان کی درخواست اس وقت موجود نہیں تھی تو ایس ایچ او نے اسی رپٹ کو ایف آئی آر میں تبدیل کیا۔ اس ایف آئی آر کی نقل میرے پاس موجود ہے۔

(اس مرحلے پر وزیر قانون نے ایف آئی آر کی نقل ایوان میں لہرا کر دکھائی)

اب اس میں ایک legal course آتا ہے۔ ایک وقوعہ ہوا اس کی پولیس والے نے صحیح ایف آئی آر درج کی یا غلط ایف آئی آر درج کی یہ کاپی میرے پاس موجود ہے جو میں اس ایوان میں آپ کو پیش کروں گا۔ اب اس کے بعد legal course رہ جاتا ہے۔ رانا صاحب مجھ سے بہتر وکیل ہیں اور اس بات کو مجھ سے بہتر جانتے ہیں ---

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں تو پہلے ہی یہ بات کہہ چکا ہوں۔ محترم وزیر قانون نے جو یہ فرمایا ہے کہ ہم رانا صاحب سے انصاف کریں گے۔ راجہ صاحب! آپ اپنے آپ کو اسی تک محدود رکھیں۔ ہم آپ کی limitations کو سمجھتے ہیں۔ آپ ان باتوں میں کیوں پڑے ہوئے ہیں؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایس ایچ او نے 9 تاریخ کو رپٹ لکھ

لی۔ بات یہ ہے کہ خبر تو اخبارات میں آئی کہ ایک ایم پی اے کو' ایک پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کو اغوا کر لیا گیا۔ جو cognizable offence ہے اس کی کبھی رپٹ درج ہو سکتی ہے؟ اس کی رپٹ درج ہی نہیں ہو سکتی۔ اس کی جب بھی درج ہوتی ہے ایف آئی آر درج ہوتی ہے۔ دیکھیں کہ ایس ایچ او صاحب نے اخبار میں پڑھ لیا کہ یہ واقعہ ہوا۔ انہیں یہ نہیں پتا چلا کہ میں ہوں کہاں؟ جناب والا! آپ تو فیصل آباد کے رہنے والے ہیں سول ہسپتال اور کوتوالی تھانہ کتنی دور ہے؟ یعنی اس ایس ایچ او نے اتنی زحمت گوارا نہیں کہ سارا شہر' ہزاروں کی تعداد میں لوگ میری عیادت کے لئے ہسپتال میں آئے ہیں لیکن ایس ایچ او سول ہسپتال تک نہیں آ سکا۔ اس نے اخبار میں سے رپٹ لکھ لی۔

جناب سپیکر: ہاؤس کا ٹائم مزید دس منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جب کہ راجہ صاحب! cognizable offence کی رپٹ ہو نہیں سکتی۔ آپ اس امتحان میں نہ پڑیں۔ آپ نے جو بات فرمائی ہے کہ ہم اپنے بھائی کے ساتھ انصاف کریں گے۔ بات یہ ہے کہ آپ کی limitations اپنی جگہ لیکن آپ کے جسم کے اندر آپ کا دل تو ہے ناں۔ میں اس کے احساسات کو سمجھتا ہوں۔ آپ اس تفصیل کو جانے دیں۔ بس آپ نے جو کہہ دیا ہے' وہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! limitations کی بات نہیں ہے The law has to take its course یہ بات نہیں ہے۔ رانا صاحب نے خود فرمایا کہ اغوا کا پرچہ درج ہوا ہے۔ اب میں legal بات کر رہا تھا' ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ وہ میں نے پہلے کہا ہے کہ آپس میں علیحدہ بیٹھ کر deliberations کر لیتے ہیں اور اس بات کو آگے بڑھا لیتے ہیں۔ ایک پرچہ درج ہو جاتا ہے۔ اب 161 کا بیان رانا صاحب نے دینا ہے۔ بیان دیں اس پر آگے کارروائی نہ ہو تو پھر ہم اس کے ذمہ دار ہیں لیکن بات یہ ہے کہ اب ہمیں مل کر اس معاملے کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ پولیس کو ہم یہ directions دیں گے۔ وہ ان

سے رابطہ کرے گی۔ ان سے بیان لے گی اور ان کے بیان کی روشنی میں تفتیش کو آگے بڑھایا جائے گا۔ جناب سپیکر! آپ سے میرا وعدہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس سلسلے میں پوری کارروائی سے آپ کو آگاہ رکھیں گے۔ اس میں ہماری کوئی limitations نہیں ہیں۔ وزیراعلیٰ صاحب نے خود ان سے بات کی ہے اور انھوں نے انصاف کی بات کی۔ میں اس معزز ایوان میں انصاف کی بات کر رہا ہوں۔ یہ بات کوئی آج ختم ہونے والی نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے پانچ سال تک اس ایوان میں اکٹھے بیٹھنا ہے۔ جب ہم بات کیا کرتے ہیں کہ جس طرح میرے بھائیوں نے کہا کہ اگر اس ایوان میں کسی ایک رکن کا استحقاق مجروح ہو گا تو سب کا استحقاق مجروح ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب استحقاق کی بات آئے گی تو اس وقت میں علیحدہ بات کروں گا لیکن میں ایک دفعہ پھر آپ کے توسط سے معزز بھائی کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملے کی پوری چھان بین کی جائے گی' تحقیق کی جائے گی اور قانون کے مطابق اس کو آگے بڑھایا جائے گا۔ اپنے بھائی سے صرف میری یہ گزارش ہوگی کہ یہ تھوڑا سا میرے ساتھ رابطہ رکھیں' کسی اور کے ساتھ نہ رکھیں بلکہ میں ان سے رابطہ رکھوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس معاملے کو مزید آگے بڑھائیں گے۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس بات پر اپنے بھائی سے ایک دفعہ پھر افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ ٹھیک ہے ان کے ساتھ زیادتی ہوئی مجھے اس بات کا دکھ ہے' افسوس ہے۔ ہم اس میں برابر کے شریک ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی عزت' ان کا احترام مطلوب ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس میں ہمیں کبھی پیچھے نہیں پائیں گے۔ شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوتا ہے اور اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No. PAP-Legis-1(36)/2003/445. The following Order, made by the Speaker of the Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information.-

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I, **Ch. Muhammad Afzal Sahi**, *Speaker*, Provincial Assembly of the Punjab, do hereby prorogue the Assembly with immediate effect."

Dated Lahore, the **CH MUHAMMAD AFZAL SAHI**

21 March 2003 **Speaker**

	Issue Nr.	Page Nr.
S		
SAIRA SADIQ, MRS		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	60
SAEED AKBAR KHAN, MR		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	80
SAMIULLAH KHAN, MR		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	96
SANAULLAH KHAN, RANA		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	22
SIBGHATULLAH CHAUDHRY, MR ADVOCATE		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	72
SUMMON		
Notification regarding summoning of session	1	1
SUSPENSION		
Of rule 32 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 under rule 234 for discussion on Law and Order	1	12
T		
TAJAMMAL HUSSAIN, RANA		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	120
TALLAT YAQOOB, MISS		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	128
U		
UZMA ZAHID BOKHARI, MRS		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	71
W		
WASEEM AKHTAR, DR SYED		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	111
Z		
ZAHID PERVAIZ CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	135

	Issue Nr.	Page Nr.
MUHAMMAD ARSHAD KHAN LODHI, MR (Minister for Agriculture)		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	134
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR (Minister for Law & P.A.)		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	136
Motion regarding suspension of rule 32 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 under rule 234 for discussion on Law and Order	1	12
MUHAMMAD JAVED SIDDIQUI, DR		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	99
MUHAMMAD SHAFIQUE ANWAR, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	125
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	121
MUHAMMAD WAQAS, MR		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	131
N		
NASIM LODHI, MRS		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	35
NAZAR HUSSAIN GONDAL, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	106
O		
OFFICERS		
Of the House	1	8
P		
PANEL OF CHAIRMEN		
Announcement of	1	10
For the seventh session	1	5
PERVAIZ RAFIQUE, MR		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	108
PROROGATION		
Notification of	1	151
Q		
QASIM ZIA, MR (Leader of Opposition)		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	18
R		
RECITATION		
From the Holy Quran and its translation in the session held on 21-3-2003	1	9
RIAZ AHMAD, RAJA		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	56
RULE		
Suspension of rule 32 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 under rule 234 for discussion on Law and Order	1	12

	Issue Nr.	Page Nr.
FARZANA RAJA, MRS.		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	36
G		
GOVERNMENT BUSINESS		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	16
H		
HASSAN AKHTAR MOKAL, SARDAR		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	50
HOUSE		
Authorities of	1	5
Officers of	1	8
I		
IHSAN ULLAH WAQAS, SYED		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	53
IJAZ AHMAD, SHEIKH		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	16,87
J		
JAHANZEB IMTIAZ GILL, MR		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	110
JAWAID AHMED CHAUDHRY		
CONDOLENCE		
On the death of Rana Shahid Qayyum, father of Sardar Shaukat Ali Dogar M P A and brother-in-law of Arshad Mehmood Baggu, M P A	1	55
JAVED HASSAN GUJJAR, MR		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	86
K		
KHIZAR HAYAT VIRK, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	37
L		
LAW AND ORDER		
Discussion on-	1	16
Suspension of rule 32 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 under rule 234 for discussion on Law and Order	1	12
M		
MAJID NAWAZ, MIAN		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	95
MASHHOOD AHMED KHAN, RANA		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	75
MEMBERS PLEADING-		
Suspension of rule 32 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 under rule 234 for discussion on Law and Order	1	12

INDEX

	Issue Nr.	Page Nr.
A		
ABDUL GHAFOOR KHAN, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	104
AFTAB AHMAD KHAN, RANA		
MOTION regarding-		
Suspension of rule 32 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 under rule 234 for discussion on Law and Order	1	12
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	39
AGENDA		
For the session held on 21-03-2003	1	3
AMJAD AZIZ, SHEIKH		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	67
ARSHAD MEHMOOD BAGGU, MR		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	31
ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	83
ASGHAR ALI QAISER, MALIK		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	47
AUTHORITIES		
Of the House	1	4
C		
CABINET		
Of the Punjab	1	8
CHAIRMEN		
Panel of	1	5,10
CONDOLENCE		
On the death of Rana Shahid Qayyum, father of Sardar Shaukat Ali Dogar M.P.A and brother-in-law of Arshad Mehmood Baggu, M.P.A	1	55
D		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	16
E		
EMBESAT KHAN, MS		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	133
F		
FAZAL ULLAH KAMOKA, MR		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	77
FARZANA NAZIR, DR		
DISCUSSION ON-		
Law and Order	1	63